احکام
حیض ونفاس واستحاضہ
مع
حج وعمرہ
میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

مرتب

حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

رئیس دار الافتاء جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

تلمیذ رشید

حضرۃ اقدس مفتی اعظم

حضرۃ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

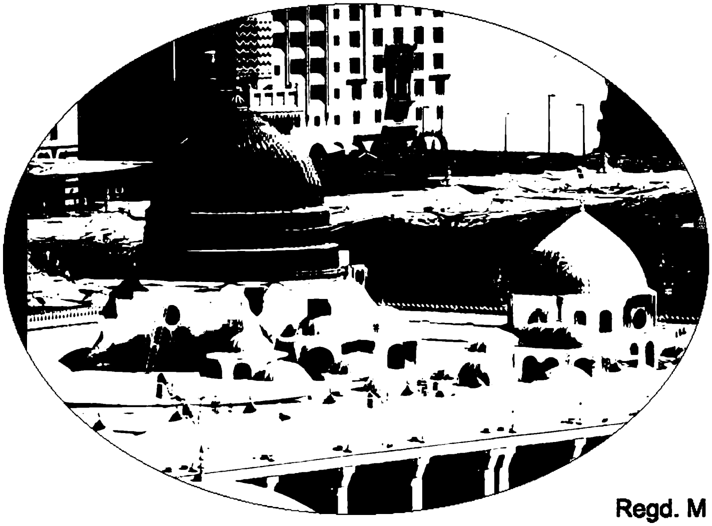
وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ترجمان

ماہنامہ

وفاق المدارس

ملتان

شمارہ نمبر ۳ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ اپریل 2007ء



Regd. M # 182

کتاب

احکام حیض ونفاس واستحاضہ مع حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

کے بارے میں

حضرت بقیۃ السلف شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے تاثرات

(۳)......مدارس بنات سے متعلق ایک گزارش یہ کرنی ہے جیسا کہ واضح مسئلہ ہے کہ خواتین کے لئے ماہانہ بیماری کے دوران قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں، اسی طرح معلمہ کے لئے ایک سانس کے اندر پوری آیت یا دو کلموں پر مشتمل آدھی آیت کی تعلیم جائز نہیں، البتہ ایک ایک کلمہ کر کے تعلیم دینے کی گنجائش ہے، قرآن کریم کی حرفاً حرفاً تہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے لیکن تسلسل کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت حرام ہے، ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض مدارس میں معلمات اور طالبات اس زمانے میں احتیاط نہیں کرتیں یہ انتہائی ضروری ہے کہ اربابِ مدارس اس کا اہتمام کریں اور معلمات وطالبات کو بتائیں اور پابند کریں کہ یہ کوتاہی اللہ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے، بعض طالبات امتحان اس حالت میں دے دیتی ہیں حالانکہ امتحان کے لئے کم از کم پندرہ دن تو ہوتے ہیں تو امتحان کو مقدم یا مؤخر کر کے پاکی کے زمانے میں دیا جائے۔

علاوہ ازیں عموماً حیض، استحاضہ اور نفاس کے مسائل سے مردوں، عورتوں میں ناواقفیت عام ہے، روز مرہ کی زندگی میں ان کو جاننے کی اشد ضرورت ہے، حج وعمرہ کے احکام سے بھی ان کا تعلق ہے، مرد ناواقف ہو تو وہ بیوی کو کیا بتائے گا، بیوی ناواقف ہو تو وہ عمل کیسے کرے گی۔ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دام فضلہم نے ایک رسالے میں ان مسائل کو سبق وار مرتب کیا ہے، ہماری پرزور درخواست ہے کہ علماء اور معلمات ضرور اس کا مطالعہ فرمائیں اور مدارس بنات میں یہ رسالہ طالبات کو سبقاً سبقاً پڑھایا جائے تاکہ خواتین کو ان مخصوص مسائل سے آگاہی حاصل ہو (☆)۔

(☆) یہ رسالہ اس پتے سے مل سکتا ہے۔ جامعہ خلفائے راشدین مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

نحمده و نصلي على رسوله الكريم:

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل اور احکام کی اہمیت اور ان کے سیکھنے اور معلوم کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس درجہ میں ہے صرف مستحب ہے یا سنت یا واجب اور فرض؟ آیئے حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ سے اس سوال کا جواب طلب کرتے ہیں وہ کیا فرماتے ہیں؟ ان حضرات کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مسائل کی شدید اہمیت ہے۔ خواتین اور ان کے ازواج اور اولیاء پر ان مسائل کا سیکھنا فرض ہے جب کہ اس فریضہ سے بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ نہ تو کوئی عورت اس کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور نہ ہی کسی کا شوہر اور ولی......عوام تو درکنار کوئی عالم بھی ان مسائل کی ضرورت کا قائل نظر نہیں آتا۔ الا ماشاء الله تعالیٰ

قَالَ الْعَلَّامَةُ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ بِيرْ عَلِي الْبِرْكِوِي وَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ عَابِدِيْنَ رحمهما الله تعالىٰ : (فَقَدِ اتَّفَقَ الْفُقَهآءُ) أَيِ الْمُجْتَهِدُوْنَ(عَلٰى فَرْضِيَّةِ عِلْمِ الْحَالِ عَلٰى كُلِّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ مِنْ نِسْوَةٍ وَّ رِجَالٍ فَمَعْرِفَةُ)أَحْكَامِ (الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسَاءِ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِنَّ وَ عَلَى الْأَزْوَاجِ وَ الْأَوْلِيَاءِ)جَمْعُ وَلِيٍّ وَّ هُوَ الْعَصَبَةُ فَيَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعَلُّمُ الْأَحْكَامِ وَ عَلٰى زَوْجِهَا أَن يُّعَلِّمَهَا مَا تَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنْهَا اِنْ عَلِمَ وَاِلَّا أَذِنَ لَهَا بِالْخُرُوْجِ وَ اِلَّا تَخْرُجُ بِلَا اِذْنِهٖ وَ عَلٰى مَن يَّلِي أَمْرَهَا كَالْأَبِ أَن يُّعَلِّمَهَا كَذٰلِكَ(وَ لٰكِنْ هٰذَا) أَيْ عِلْمُ الدِّمَاءِ الْمُخْتَصَّةِ بِالنِّسآءِ(كَانَ) أَيْ صَارَ فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا (فِيْ زَمَانِنَا)أَيْ فِيْ زَمَانِ الْمُصَنِّفِ وَ قَدْ تُوُفِّيَ سنہ ۹۸۱ (مَهْجُورًا) أَيْ مَتْرُوْكًا(بَلْ صَارَ كَأَن لَّمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا لَا يُفَرِّقُوْنَ)أَيْ اَهْلُ الزَّمَانِ(بَيْنَ

الْحَيْضِ وَ النِّفَاسِ وَ الِاسْتِحَاضَةِ) فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْمَسَائِلِ (وَ لَا يُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ الصَّحِيْحَةِ مِنَ الدِّمَاءِ وَ الْأَطْهَارِ وَ بَيْنَ الْفَاسِدَةِ مِنْهُمَا تَرٰى أَيْ تَبْصُرُ أَوْ تَعْلَمُ أَمْثَلَهُمْ) أَيْ أَفْضَلَهُمْ أَوْ أَعْلَمَهُمْ عِنْدَ نَفْسِهٖ (يَكْتَفِيْ بِالْمُتُوْنِ الْمَشْهُوْرَةِ وَ أَكْثَرُ مَسَائِلِ الدِّمَاءِ فِيْهَا مَفْقُوْدَةٌ وَ الْكُتُبُ الْمَبْسُوْطَةُ) الَّتِيْ فِيْهَا هٰذِهِ الْمَسَائِلُ (لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا قَلِيْلٌ) لِقِلَّةِ وُجُوْدِهَا وَغَلَاءِ أَثْمَانِهَا (وَالْمَالِكُوْنَ) لَهَا (أَكْثَرُهُمْ عَنْ مُطَالَعَتِهَا عَاجِزٌ وَّ عَلِيْلٌ وَ أَكْثَرُ نُسَخِهَا فِيْ بَابِ حَيْضِهَا تَحْرِيْفٌ) أَيْ تَغْيِيْرٌ (وَ تَبْدِيْلٌ لِعَدَمِ الِاشْتِغَالِ بِهٖ) أَيْ بِأَكْثَرِ نُسَخِهَا (مُذْ) أَيْ مِنْ (دَهْرٍ طَوِيْلٍ) فَكُلَّمَا نُسِخَتْ نُسْخَةٌ عَلٰى أُخْرٰى زَادَ التَّحْرِيْفُ (وَ فِيْ مَسَائِلِهٖ) أَيْ بَابِ الْحَيْضِ (كَثْرَةٌ وَّ صُعُوْبَةٌ) قَالَ فِي الْبَحْرِ : وَاعْلَمْ أَنَّ بَابَ الْحَيْضِ مِنْ غَوَامِضِ الْأَبْوَابِ خُصُوْصًا الْمُتَحَيِّرَةَ وَ تَفَارِيْعَهَا وَلِهٰذَا اعْتَنٰى بِهِ الْمُحَقِّقُوْنَ وَ أَفْرَدَهُ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابٍ مُّسْتَقِلٍّ وَمَعْرِفَةُ مَسَائِلِهٖ مِنْ أَعْظَمِ الْمُهِمَّاتِ لِمَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهَا مِمَّا لَا يُحْصٰى مِنَ الْأَحْكَامِ كَالطَّهَارَةِ وَ الصَّلَاةِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ الصَّوْمِ وَ الِاعْتِكَافِ وَ الْحَجِّ وَ الْبُلُوْغِ وَ الْوَطْيِ وَ الطَّلَاقِ وَ الْعِدَّةِ وَ الِاسْتِبْرَاءِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَحْكَامِ وَ كَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْوَاجِبَاتِ لِأَنَّ عِظَمَ مَنْزِلَةِ الْعِلْمِ بِالشَّيْءِ بِحَسَبِ مَنْزِلَةِ ضَرَرِ الْجَهْلِ بِهٖ وَ ضَرَرُ الْجَهْلِ بِمَسَائِلِ الْحَيْضِ أَشَدُّ مِنْ ضَرَرِ الْجَهْلِ بِغَيْرِهَا فَيَجِبُ الِاعْتِنَاءُ بِمَعْرِفَتِهَا وَ اِنْ كَانَ الْكَلَامُ فِيْهَا طَوِيْلًا فَإِنَّ الْمُحَصِّلَ يَتَشَوَّفُ اِلٰى ذٰلِكَ وَ لَا الْتِفَاتَ اِلٰى كَرَاهَةِ أَهْلِ الْبَطَالَةِ .اِنْتَهٰى.

(رسائل ابن عابدین ۱/ ۶۹، ۷۰،ط:سهیل اکیدمی)

ایسے حالات میں ان مسائل واحکام کا سیکھنا اور سکھانا مٹے ہوئے فریضہ کو زندہ کرنا ہے۔

جس زمانہ میں ان مسائل کی طرف اہلِ علم کی کچھ توجہ رہی ہے اس زمانے میں ان مسائل کی بہت اہمیت تھی اور ہر ایک ان کی ضرورت کو محسوس کرتا تھا جس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

خلف بن ایوب رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار درہم (۱۴۵۸۲٫۰۸۳ تولہ

چاندی) دے کر بلخ سے بغداد تحصیل علم کے لیے بھیجا تھا۔ جب وہ اس ساری رقم کو خرچ کر کے واپس آیا، تو والد محترم نے پوچھا: کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جواب میں بیٹے نے کہا: صرف ایک مسئلہ، وہ یہ کہ ''اگر حیض اکثر مدت یعنی دس دن پر منقطع ہو جائے تو زمانۂ غسل حیض میں داخل نہیں، دس سے کم میں منقطع ہو جائے تو حیض میں داخل ہے'' اس جواب کو سن کر اس کے والد محترم نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''**و اللہ ما ضیّعت سفرک**'' اللہ کی قسم! آپ نے اپنے سفر کو ضائع نہیں کیا (بلکہ انتہائی قیمتی بنایا)۔ (منحۃ الخالق علی البحر الرائق ۱/۳۵۴، ط: رشیدیہ)

ایک وقت وہ تھا کہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ کی خاطر دور دراز کے اسفار کی مشقتیں اٹھانے اور اس پر زرِ کثیر صرف کرنے کو غنیمت اور بہت بڑی کمائی سمجھا جاتا تھا جبکہ آج بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی کو یہ علم مفت میں بھی مل رہا ہو تو بھی اس کے حصول کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ **فالی اللہ المشتکی** ....!

زیرِ نظر رسالہ ان مسائل کی اہمیت اور ضرورت کے پیشِ نظر مرتب کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر عربی زبان میں ایک مفصل رسالہ، رسائل ابن عابدین میں بنامِ ''**منھل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتأھلین فی مسائل الحیض**'' موجود ہے، اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی مفصل رسالہ بندے کی نظر سے نہیں گزرا اس لیے اس عربی رسالے کو مدار اور اصل بنا کر بندہ نے فقہ کی متعدد کتب سے ان مسائل کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

بحمد اللہ تعالی یہ محنت غرۂ رمضان ۱۴۱۴ھ میں مکمل ہو کر طباعت کے زیور سے آراستہ ہوئی۔ اس کے بعد مسلسل یہ رسالہ چھپتا رہا اور استفادہ کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن اس میں تمرینات کی کمی محسوس ہوتی رہی۔

چونکہ ہمارے یہاں جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کراچی کے شعبۂ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ

کو ہر سال یہ رسالہ سبقاً سبقاً پڑھانے کا معمول ہے، جب ۱۴۲۷ھ کے طلبہ کو پڑھانا شروع کیا تو تمرینات کی ضرورت کا احساس مزید بڑھ گیا جس کو پورا کرنے کے لیے مشورہ میں یہ طے ہوا کہ سبق نمبر (۱) (۲) (۳) الخ کی ترتیب سے اس کے اسباق مقرر کیے جائیں اور ہر سبق کے آخر میں اس سبق سے متعلق اس انداز سے سوالات لکھے جائیں جن میں تمرین کے ساتھ ساتھ سبق کے ہر پہلو کی مزید وضاحت بھی ہو جائے۔

اس کے بعد یہ رسالہ تمرینات کے اضافے کے ساتھ مرتب ہوا اور شائع ہوتا رہا البتہ تمرینات کا حل اس میں نہیں تھا، پھر متعدد حضرات نے تمرینات کے حل کی جانب توجہ دلائی تاکہ مبتدی حضرات اپنے جوابات کا صحیح جواب سے موازنہ کرسکیں۔ نیز رسالے میں موجود احکام و مسائل کی تخریج کی ضرورت بھی محسوس ہوتی رہی............

کچھ اہلِ علم (اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو قبول فرمائیں) کی خصوصی توجہ اور محنتوں سے حلِ تمرینات اور تخریج کا کام بخیر وخوبی انجام پایا۔

بحمد اللہ تعالیٰ اب ۱۴۳۸ھ میں حلِ تمرینات کے ساتھ ساتھ تخریج کے کام کو بھی کتاب کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ حلِ تمرینات کو کتاب کے آخر میں جبکہ تخریج کو ہر ہر سبق کے آخر میں نمبر وار درج کیا گیا ہے۔

نیز حج وعمرہ میں حیض ونفاس کی حالت میں خواتین کو درپیش تمام مسائل کی تفصیل اردو زبان میں بندہ کی نظر سے کسی کتاب میں نہیں گزری اگرچہ حج کی اقسام کا تعارف اور تفصیلی مسائل اردو میں لکھی گئی بیشتر کتابوں میں حج وعمرہ کے عنوان سے موجود ہیں۔ اسی غرض سے بندہ نے ایک مختصر رسالہ بنام ''حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ'' مرتب کیا تھا جس کو کئی سال قبل کتب خانہ مظہری نے چھاپ کر نشر کیا تھا، اس میں بحالتِ حیض ونفاس مسائلِ حج وعمرہ کو جمع کرنے کی

کوشش کی گئی ہے نیز اس حالت میں پڑھی لکھی اور ان پڑھ خواتین جو غلطیاں کرتی ہیں ان کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ صحیح صورتیں بھی بتائی گئی ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ غلطی جنایت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس قسم کی؟ اوراس پر دم واجب ہے یا صدقہ یا اور کوئی چیز؟

مفاد عام وخاص کے پیشِ نظر اُس رسالے کو بھی اِس رسالے کے آخر میں عنوانِ سابق کے ساتھ لگایا گیا ہے۔

اہلِ علم حضرات سے التجا ہے کہ اس کوشش میں جس قسم کی کوتاہی محسوس کریں بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا ازالہ ہو سکے۔فجزاکم الله تعالی أحسن الجزاء

تنبیہ : بذریعہ تمرینات وحلِ تمرینات تسہیل کی کوشش کے باوجود موضوع کے دقیق ہونے کی وجہ سے ہر خاتون کا اس سے استفادہ بہت مشکل ہے لہٰذا کسی سمجھدار خاتون سے پورا رسالہ مع تمرینات سبقاً سبقاً پڑھنا ضروری ہے۔

مدارس دینیہ للبنات کے منتظمین حضرات کا درجہ عالیہ کی طالبات کے لیے اس رسالہ کے پڑھنے پڑھانے کا انتظام کرنا یقیناً ان پر بڑا احسان ہوگا۔بعض بنات کے مدارس میں اس وقت بھی اس کے نفع وضرورت کے پیش نظر باقاعدہ پڑھایا جاتا ہے جس سے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کو کافی حد تک مسائل میں بصیرت حاصل ہوئی ہے اور مشکل ترین مسائل بھی حل کر لیتی ہیں۔

نیز تخصص فی الفقہ کرنے والے علمائے کرام اور عالمات کے لیے بھی اس رسالہ کی تدریس تجربات کی بنیاد پر نہایت مفید ونفع بخش ثابت ہوئی ہے۔

اللہ تعالی اس سعی ناتمام کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔

احمد ممتاز عفی عنہ

۱۴/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

﴿ سبق نمبر ۱ ﴾

الفاظ مصطلحہ کی تعریفات

حیض: وہ خون ہے جو بغیر ولادت، رحم سے شروع ہوکر فرجِ داخل سے باہر آئے، حقیقۃً یا حکماً۔

''حکماً'' کا تعریف میں اضافہ کر کے طہرِ متخلل کو داخل کرنا مقصود ہے، کہ وہاں اگر چہ حقیقۃً دم نہیں لیکن یہ بھی بحکمِ دم ہے۔ [۱]

مثلاً: دو دن دم آیا پھر چار دن طہر رہا پھر دو دن دم آیا، تو یہ کل آٹھ دن حیض ہوگا اور درمیان میں جو چار دن طہر ہے یہ پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے بحکمِ دمِ متوالی ہے۔

فرج داخل وخارج: فرجِ داخل مدوّر حصہ سے شروع ہوکر اندر کی طرف، اور خارج اس سے پہلے باہر کی طرف۔ [۲]

استحاضہ: وہ خون جو غیرِ رحم سے شروع ہوکر فرجِ داخل سے خارج ہوجائے، خواہ وہ خون حقیقۃً ہو یا حکماً۔ استحاضہ کو دمِ فاسد بھی کہا جاتا ہے۔ [۳]

مثلاً: چھ دن کی معتادہ کو سات دن دم، پھر دو دن طہر، پھر دو دن دم آیا۔ یہ کل گیارہ دن ہوئے، ان میں سے شروع کے چھ دن حیض کے اور باقی پانچ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

استحاضہ کے درمیان دو دن جو حقیقۃً طہر کے تھے، پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے دمِ متوالی کے حکم میں ہیں اور ایسا سمجھا جائے گا گویا اس کو مسلسل خون آتا رہا۔

اقسام الدماء الفاسدہ: اس کی سات قسمیں ہیں:

(۱) نو سال سے کم عمر کی بچی کو آئے۔

(۲) آئسہ یعنی پچپن سال یا اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ سیاہ

یا خالص سرخ نہ ہو۔

(۳) حالتِ حمل میں آئے۔

(۴) مبتدأہ کا دم جو اکثر مدت حیض ونفاس سے گزر جائے۔

(۵) حیض کی اقل مدت یعنی تین دن سے کم آئے۔

(۶) معتادہ کا دم جو ایامِ عادت سے گزر کر حیض کی اکثر مدت سے بھی متجاوز ہو جائے تو ایامِ عادت سے زائد استحاضہ ہے۔

(۷) ایامِ عادت کے بعد یا ایامِ عادت سے پہلے گیارہ دن یا اس سے زیادہ آئے اور ایامِ عادت میں یا تو بالکل نہ آئے یا نصاب یعنی تین دن سے کم آئے تو ابتدائے دم سے بقدرِ عادت حیض ہوگا اور باقی استحاضہ۔ (اسی طرح ایامِ عادت میں نصاب آجائے تو نصاب سے قبل یا بعد استحاضہ ہوگا) [۴]

مثلاً: عادت یکم سے پانچ یوم ہے اب چار یا چھ تاریخ یا پچھلے مہینہ کی بیس یا بائیس تاریخ سے گیارہ دن خون آیا، تو شروع کے پانچ دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ، اور کہا جائے گا کہ صرف زمانہ کے اعتبار سے اس کی عادت بدل گئی، عدد کے اعتبار سے باقی ہے۔

تنبیہ: نفاس میں بھی اگر خون عادت سے گزر کر چالیس دن سے متجاوز ہو جائے تو یہ زائد علی العادۃ بھی دمِ فاسد اور استحاضہ ہوگا۔ [۵]

دمِ صحیح: جو حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ نہ ہو، خواہ عدمِ زیادتی حقیقی ہو یا حکمی۔

عدمِ زیادتی حقیقی سے مراد ہے کہ خون دس دن سے زیادہ نہ ہو جائے اور عدمِ زیادتی حکمی

سے مراد ہے کہ معتادہ کا خون دس دن سے گزر جائے۔

اس صورت میں اگر چہ خون دس دن سے حقیقۃً بڑھ گیا لیکن حکماً نہیں بڑھا، کیونکہ ایامِ عادت سے زائد کالمعدوم اور غیر معتبر ہے۔ پس گویا ایامِ عادت میں آکر رک گیا، مثلاً جس کی عادت مقرر نہیں اس کو دس دن یا اس سے کم خون آیا، تو یہ حقیقۃً زیادہ نہیں، اور معتادہ کی عادت سے بڑھ کر دس دن سے گزر جائے تو یہ حکماً زیادہ نہیں، گویا ایامِ عادت کے بعد رک گیا۔[۶]

اقسامِ طہر: طہر کی دو قسمیں ہیں: (۱) صحیح (۲) فاسد

طُہرِ صحیح: جس میں تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) پندرہ دن سے کم نہ ہو۔

(۲) ابتدا یا درمیان یا آخر میں دمِ فاسد نہ ہو۔

(۳) دمین صحیحین کے درمیان ہو یعنی دو حیضوں یا نفاس اور حیض کے درمیان ہو۔[۷]

تعریف کی شرطوں کی توضیح بالامثلہ طہرِ فاسد کی تعریف کے ضمن میں آرہی ہے۔

تنبیہ: طُہرِ صحیح ہمیشہ تام ہوتا ہے کبھی ناقص نہیں ہوتا۔

طُہرِ فاسد: جس میں صحیح کی کوئی ایک شرط مفقود ہو۔[۸]

مثال فقدانِ شرط اول: طہر پندرہ دن سے کم یعنی ۱۲، ۱۳ یا ۱۴ وغیرہ ہو۔[۹]

مثال فقدانِ شرط ثانی: اس کی تین مثالیں بنتی ہیں۔[۱۰]

(۱) شروع میں دمِ فاسد ہو۔ جیسے مبتدأہ کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر رہا، اس صورت میں ۱۰ دن حیض کے ہوں گے اور ۱۶ طہر کے جس کے پہلے دن میں دمِ فاسد ہے۔

(۲) وسط میں دمِ فاسد ہو۔ جیسے پانچ دن دم آیا، پھر پندرہ دن طہر رہا، پھر ایک دن دم آیا،

اس کے بعد پندرہ دن طہر رہا،اس صورت میں پانچ دن کوحیض قرار دیا جائے گا اور باقی ۳۱ کو طہرِ فاسد،اس لیے کہ درمیان میں دم کے ایک دن کو نصاب سے کم ہونے کی وجہ سے حیض شمار کرنا صحیح نہیں،لہٰذا یہ دمِ فاسد ہوگا اور اس کے اختلاط سے پورا طہر فاسد ہوجائے گا۔

(۳) آخر میں دمِ فاسد ہو۔جیسے ۲۴ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو ۱۸ دن طہر کے بعد ۱۱ دن دم آیا،پانچ دن ایامِ عادت میں اور چھ دن ایامِ عادت سے پہلے،اس صورت میں پانچ دن حیض کے ہوں گے اور چھ دن استحاضہ کے اور ان چھ دنوں کی وجہ سے اٹھارہ دن کا طہر جو بظاہر تام اور صحیح معلوم ہوتا ہے فاسد سمجھا جائے گا اور طہر میں پچھلی عادت یعنی چوبیس دن باقی رہے گی۔

مثال فقدان شرط ثالث: دم حیض یا نفاس کے بعد آئسہ ہوگئی،اس کے بعد دمِ استحاضہ شروع ہوگیا۔[۱]

حوالہ جات

[۱] : قال العلامة التمرتاشي رحمه الله تعالیٰ : هو دم من رحم لا لولادة.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ :(قوله :دم) شمل الدم الحقيقي والحكمي بحر: اى كالطهر المتخلل بين الدمين ، فلا يرد انه يلزم عليه ان لاتسمى المرأة حائضا في غير وقت درور الدم فافهم.(الشامية ۱/۲۸۳،ط:سعيد)

ـ (البحر الرائق ۱/۳۳۰، ۳۳۱،ط:رشيديه)

[۲] : أن للمرأة فرجين: فرج ظاهر وفرج باطن على صورة الفم وللفم شفتان وأسنان وجوف الفم.فالفرج الظاهر بمنزلة ما بين الشفتين، وموضع البكارة بمنزلة الاسنان والركنان بمنزلة الشفتين والفرج الباطن بمنزلة ما بين الأسنان وجوف الفم.

(الفتاویٰ التاتارخانية ،۱/۴۶۷،ط:مكتبه فاروقيه)

[۳] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : والاستحاضة۔ ويسمى دما فاسدـ : دم ، ولو (حكما، خارج من فرج داخل، لا عن رحم).(رسائل ابن عابدين ۱/۷۴،ط:سهيل اكيدمى)

[۴] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : (تنبيه) الدماء الفاسدة المسماة بالاستحاضة سبعة : الاول : ما تراه الصغيرة، أعنى من لم يتم له تسع سنين، والثانى : ماتراه الآئسة غير الأسود

والأحمر. والثالث : ماتراه الحامل بغير ولادة. والرابع : ماجاوز أكثر الحيض والنفاس الى الحيض الثاني. والخامس : ما نقص من الثلاثة فى مدة الحيض. والسادس : ما عدا العادة الى حيض غيرها، بشرط مجاوزة العشرة، ووقوع النصاب فيها. والسابع : ما بعد مقدار عدد العادة كذلك بشرط مجاوزة العشرة، وعدم وقوع النصاب فيها.(رسائل ابن عابدين ١/٩٨،ط:سهيل اكيدمى)

۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (فان جاوز الدم الأربعين فالعادة باقية ردت اليها والباقى) أى مازاد على العادة(استحاضة).(رسائل ابن عابدين ١/٨٧،ط:سهيل اكيدمى)

۔ (البحر الرائق ١/٣٦٨،ط:رشيديه)

٦ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والدم الصحيح مالا ينقص عن ثلا ثة، ولا يزيد على العشرة) اى اكثر المدة(فى الحيض)اما حقيقة او حكما ،بأن يزيد على عادتها. مص،. اى فانه اذا زاد على العادة حتى جاوز العشرة فانها ترد على عادتها ويكون مارأته فى ايام عادتها دما صحيحا، كأنه لم يزد على العشرة، ويكون الزائد على العادة استحاضة، وهو دم فاسد، والحاصل أن الدم اذا انقطع قبل مجاوزة العشرة فهو دم صحيح، لانه لم يزد عليها حقيقة، واذا جاوزها فما تراه فى ايام العادة حيض، ويجعل كأن الدم انقطع على العادة، ولم يجاوز العشرة حكما فليتأمل (ولا)على الاربعين(فى النفاس)اما حقيقة او حكما ،كما سبق.

(رسائل ابن عابدين ١/٧٤،ط:سهيل اكيدمى)

٧ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : والطهر الصحيح : مالايكون أقل من خمسة عشر يوما، ولا يشوبه دم.ويكون بين الدمين الصحيحين .(رسائل ابن عابدين ١/٧٥،ط:سهيل اكيدمى)

٨ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : والطهر الفاسد : ما خالفه فى واحد منه.

(والطهر الفاسد ما خالفه) أى خالف الصحيح(فى واحد منه)اى مماذكر فى تعريفه : بأن كان أقل من خمسة عشر، أو خالطه دم، أو لم يقع بين دمين صحيحين.

(رسائل ابن عابدين ١/٧٦،ط:سهيل اكيدمى)

٩ ، ١٠، ١١ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والطهر الصحيح) فى الظاهر والمعنى(ما) أى نقاء (لايكون أقل من خمسة عشر يوما)بأن يكون خمسة عشر فأكثر ،لأن مادون ذلك طهر فاسد يجعل كالدم المتوالى، كماذكرنا. وسيأتى تفصيله. (ولا يشوبه) اى يخالطه (دم) أصلا، لا فى أوله، ولا فى وسطه، ولا فى آخره ـــ مص .... (ويكون بين الدمين الصحيحين) احتراز عما يكون بين الاستحاضتين، أو بين حيض واستحاضة، أوبين نفاس واستحاضة، أوبين طرفى نفاس واحد ـــ مص ـــ وذلك كما لورأت آيسة طهرا تاما بين استحاضتين، وكما لو حاضت أو ولدت، ثم دخلت فى سن الياس ،ثم رأت دم استحاضة، والأخير ظاهر، ففى الكل : الطهر فاسد، لأنه لم يقع بين دمين صحيحين، وان لم ينقص عن خمسة عشر يوما، ولم يخالطه دم ـ فتأمل ـ (رسائل ابن عابدين ١/٧٥،ط:سهيل اكيدمى)

.... تمرین سبق نمبر ۱ ....

سوال ۱ : حیض کی تعریف کریں؟ نیز ''حکماً'' کے اضافہ کا فائدہ بھی بیان کریں؟

سوال ۲ : استحاضہ کی تعریف کریں؟ ''حقیقۃً وحکماً'' کی تین تین مثالیں قلمبند کریں؟

سوال ۳ : استحاضہ کی کل اقسام بیان کریں؟

سوال ٤ : قسم نمبر(٦)اور نمبر(۷) کی تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۵ : ۳۵ دنوں کی **معتادۃ النفاس** کو ۴۲ دن خون آیا تو نفاس واستحاضہ کے دنوں کی تعیین کریں؟

سوال ٦ : دمِ صحیح کی تعریف کریں، نیز دمِ صحیح کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں خون حکماً نہ بڑھا ہو؟

سوال ۷ : دمِ صحیح کی تین مثالیں بیان کریں جن میں دم نہ حقیقۃً بڑھا ہو نہ حکماً؟

سوال ۸ : طہرِ صحیح کی تعریف کریں؟

سوال ۹ : فقدانِ شرطِ ثانی کی تین مثالوں میں سے ہر ایک کی تین تین مثالیں لکھیں؟

﴿ سبق نمبر ٢ ﴾

طہرِ فاسد، حائضہ اور استحاضہ کے احکام

اقسامِ طہرِ فاسد: طہرِ فاسد کی دوقسمیں ہیں : (١) تام (٢) ناقص

تام: جو١٥ دن یا اس سے زیادہ ہو اور اس کے اول یا درمیان یا آخر میں دمِ فاسد ہو۔

ناقص: جو پندرہ دن سے کم ہو۔[١]

حکم الطهر المتخلل بين الدمين : دوخونوں کے درمیان آنے والا طہر اگر تام ہے یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہے تو یہ ان دوخونوں کے درمیان فاصل بنے گا، اگر ناقص ہے یعنی پندرہ دن سے کم ہے تو فاصل نہیں بنے گا بلکہ دمِ متوالی یعنی پے درپے خون آنے کے حکم میں ہوگا البتہ نفاس میں طہرِ متخلل اگرچہ پندرہ دن سے بڑھ جائے تب بھی فاصل نہ ہوگا بلکہ پے درپے خون آنے کے حکم میں ہوگا بشرطیکہ دوسرا دم مدتِ نفاس یعنی چالیس دنوں کے اندر ہو، ورنہ فاصل بنے گا۔[٢]

اقسامِ حائضہ: حائضہ کی دوقسمیں ہیں :

(١) مبتدأہ (٢) معتادہ

مبتدأہ: جس کو پہلی بار حیض آیا ہو۔

تنبیہ : جس کو پہلی بار نفاس آیا ہو اس کو ''مبتدأہ نُفساء'' کہا جاتا ہے۔

معتادہ: جس پر بلوغ کے وقت سے کوئی دم وطہر دونوں یا ان میں سے کوئی ایک صحیح گزرا ہو۔[٣]

تنبیہ : ''معتادۃ النفاس'' وہ عورت ہے جس پر بچہ پیدا ہونے کے بعد کوئی دمِ صحیح گزرا ہو، یعنی اس کا دم چالیس دن یا اس سے کم میں بند ہوجائے۔

اقسام مستحاضہ: مستحاضہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) مُضِلّہ

مبتدأہ مستحاضہ: جس کو پہلی بار حیض یا نفاس آیا ہو پھر دم مسلسل آرہا ہو، رُکتا نہ ہو۔

حکم: پہلے ۱۰ دن حیض پھر ۲۰ دن طہر، اسی طرح پہلے چالیس دن نفاس پھر ۲۰ دن طہر۔ [۴]

معتادہ مستحاضہ: جس پر بلوغ کے وقت سے کوئی دم وطہر دونوں یا ان میں سے کوئی ایک صحیح گزرا ہو پھر خون مسلسل جاری ہو گیا۔ [۵]

دم وطہر دونوں صحیح ہونے کی مثال: تین دن خون دیکھا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔

حکم: اس کی عادت تین دن حیض اور پندرہ دن طہر کی ہوگی۔ [۶] لہٰذا ابتدائے استمرار سے تین اور پندرہ کا دور چلتا رہے گا۔

صرف دم صحیح کی مثال: ۵ دن دم ۱۵ دن طہر ایک دن دم ۱۵ دن طہر پھر استمرار۔

حکم: اس کی عادت حیض میں پانچ دن اور مہینے کے بقیہ ایام یعنی ۲۴ یا ۲۵ دن طہر کے ہوں گے۔ [۷] لہٰذا ابتدائے استمرار سے پانچ اور چوبیس یا پچیس کا دور چلتا رہے گا۔

صرف طہرِ صحیح کی مثال: مراهقه بالغه بالحمل کا بچہ پیدا ہوا، نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا، اس کے بعد استمرار شروع ہوا۔

حکم: اس کی عادت طہر میں پندرہ دن ہوگی اور حیض دس دن رہے گا، لہٰذا ابتدائے استمرار سے دس دن حیض ہوگا پھر پندرہ دن طہر، اسی طرح دس، پندرہ کا حساب چلتا رہے گا۔ [۸]

مُضِلّہ: جو حیض یا نفاس کا عدد یا زمانہ یا دونوں بھول جائے۔ [۹]

نوٹ: مضلہ کی اقسام اور ان کے تفصیلی احکام سبق نمبر ۱۳ میں ملاحظہ ہوں۔

حوالہ جات

لے : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والطهر الصحيح : مالا يكون أقل من خمسة عشر يوما، ولا يشوبه) أي يخالطه(دم) أصلا، لا في اوله، ولا في وسطه ولا في آخره......(والطهر التام) صحيحاً او فاسداً(طهر خمسة عشر يوماً فصاعداً، والطهر الناقص) وهو قسم من الطهر الفاسد(مانقص منه) أي من التام.(رسائل ابن عابدين ۱/۷۵،۷۶ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : والطهر الناقص كالدم المتوالى لا يفصل بين الدمين مطلقاً......وكذا الطهر الفاسد) المتخلل بين الدمين(في النفاس) لا يفصل بينهما ويجعل كالدم المتوالى ، حتى لو ولدت فانقطع دمها ثم رأت آخر الأربعين : دما ،فكله نفاس ـ كما مر ـ وسيأتي في الفصل الثاني. ثم اعلم أن عدم فصله خاص بما اذا كان الدم الثاني في مدة الأربعين لا بعدها.(رسائل ابن عابدين ۱/۷۸،۷۹،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولو ولدت) اى المبتدأة(فانقطع دمها) بعد ساعة مثلا(ثم رأت آخر الأربعين) اى في آخر يوم منها(دما : فكله نفاس) لما مر في المقدمة : ان الطهر المتخلل في الأربعين قليلا كان او كثيرا كله نفاس، لأن الأربعين في النفاس كالعشرة في الحيض، وجميع ما تخلل في العشرة حيض، فكذا في الأربعين.

(رسائل ابن عابدين ۱/۸۶،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ (البحر الرائق ۱/۳۵۶،ط:رشيديه)

۳ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والمعتادة من سبق منها) من حين بلوغها(دم وطهر صحيحان......أو أحدهما) بأن رأت دما صحيحا وطهرا فاسدا.(والمبتدأة من كانت في أول حيض أو نفاس).(رسائل ابن عابدين ۱/۷۶،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ (الشامية ۱/۲۸۶،ط: سعيد)

۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ :(وان وقع) أي الاستمرار (في المبتدأة فحيضها من أول الاستمرار عشرة، وطهرها عشرون ثم ذلك دأبها، ونفاسها اربعون، ثم عشرون طهرها، اذلا يتوالى نفاس وحيض) بل لا بد من طهر تام بينهما.

(رسائل ابن عابدين ۱/۹۴،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ وقال العلامة ابن نجيم رحمه الله : (قوله : واكثره اربعون يوما والزائد استحاضه)......
ومراده المبتدأة وأما صاحبة العادة اذا زاد دمها على الاربعين فانها ترد الى ايام عادتها.
(البحر الرائق ١/٣٨٠، ٣٨١،ط:رشيديه)

۵ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : وان رأت مبتدأة دما وطهراً صحيحين ،ثم استمر الدم تكون معتادة.(رسائل ابن عابدين ١/٩٤ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ١/٢٨٦،ط: سعيد)

۶ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (مثاله : مراهقة رأت خمسة دما، وأربعين طهرا، ثم استمر الدم) فقد صارت معتادة، فترد في زمن الاستمرار الى عادتها، وحينئذ(فخمسة من أول الاستمرار حيض لا تصلى) فيها(ولا تصوم ولا توطأ ،وكذا سائر احكام الحيض) الآتية في الفصل السادس.(رسائل ابن عابدين ١/٩٤ ،ط:سهيل اكيدمى)

۷ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان كان الدم صحيحا والطهر فاسدا يعتبر الدم) في نصب العادة، فترد اليه في زمن الاستمرار(لا الطهر) بل يكون طهرها في زمن الاستمرار ما يتم به الشهر. (رسائل ابن عابدين ١/٩٦ ،ط:سهيل اكيدمى)

۸ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان رأت طهرا صحيحا،ثم استمر الدم، ولم ترقبل الطهر حيضا أصلا، كمراهقة بلغت بالحبل، فولدت، ورأت أربعين دما، ثم خمسة عشر طهرا ،ثم استمر الدم ،فحيضها عشرة من اول الاستمرار، وطهرها خمسة عشر) ردا الى عادتها فيه (وذلک دابها) ما دام الاستمرار. (رسائل ابن عابدين ١/٩٧،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتار خانية ١/٤٤٩،ط:مكتبه فاروقيه)

۹ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والمضلة ـ وتسمى : الضالة والمتحيرة من نسيت عادتها) عددا و مكانا في حيض او نفاس.(رسائل ابن عابدين ١/٦٧،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ وقال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : ومن نسيت عادتها وتسمى المحيرة والمضلة واضلالها اما بعدد او بمكان او بهما.(الشامية ١/٢٧٦،ط:سعيد)

.... تمرین سبق نمبر ۲ ....

سوال ۱ : طہرِ فاسد، تام اور ناقص کی تین تین مثالیں بیان کریں ؟

سوال ۲ : طہرِ متخلل کسے کہتے ہیں؟ اگر طہرِ متخلل سولہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا یا نہیں؟ اسی طرح اگر طہرِ متخلل چودہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال ۳ : کسی عورت کو ایک دن خون آیا پھر آٹھ دن طہر رہا پھر دسویں دن خون آیا اب بتائیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہوگا؟ اور یہ طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال ٤ : بچہ پیدا ہونے کے بعد دو دن دم رہا پھر بیس دن طہر رہا پھر ایک دن دم آیا، اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال ٥ : بعد الولادة ایک دن دم آیا پھر ۴۰ دن کے بعد دم آیا اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا یا نہیں؟

سوال ٦ : (الف) حائضہ کی کل کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟

(ب) مبتدأہ اور معتادہ کی تعریف کریں؟

(ج) معتادہ بالدم فقط کی تین مثالیں، معتادہ بالطہر فقط کی تین مثالیں اور معتادہ بالدم و الطہر کلیھما کی تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۷ : (الف) مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟

(ب) مبتدأہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟

(ج) معتادہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟

(د) مبتدأہ مستحاضہ کا حکم بیان کریں؟

(ہ) معتادہ مستحاضہ کی تین مثالوں میں سے ہر مثال کی مزید تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۸ : معتادہ مستحاضہ کی تینوں صورتوں کا حکم بیان کریں؟

سوال ۹ : مضلہ کی تعریف کریں؟

نوٹ : مضلہ سے متعلق مزید سوالات آگے آرہے ہیں۔

﴿سبق نمبر ۳﴾
تمہید برائے تسہیلِ فہم احکام

تبدیلیٔ عادت: معتادہ کی عادت بدل جانے کے لیے ایک مرتبہ خلاف عادت دمِ صحیح آجانا کافی ہے یا تکرار ضروری ہے؟

اس میں ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے، مفتی بہ قول ایک مرتبہ کا ہے، تکرار شرط نہیں۔ ۱

حیض کی ابتدا وانتہا: جب خون فرج داخل سے خارج ہوجاتا ہے تو حیض شروع ہوجاتا ہے اور جب تین اور دس دن کے درمیان حقیقۃً یا حکماً منقطع ہوجاتا ہے تو حیض ختم ہوجاتا ہے۔ ۲

حیض آنے کی عمر: نو سال کی عمر سے لے کر ۵۵ سال تک حیض آسکتا ہے نو سال سے پہلے اور ۵۵ سال کے بعد خون آئے تو وہ حیض نہیں ۳ البتہ ۵۵ سال کے بعد بالکل سرخ یا سیاہ رنگ کا خون آئے تو وہ حیض ہوگا۔ ۴

نفاس کی ابتدا وانتہا: پورا بچہ یا اس کے اکثر حصہ کے باہر آنے کے بعد جب خون فرج داخل سے خارج ہوجائے تو نفاس شروع ہوجاتا ہے ۵ اور چالیس دن پورے ہونے پر یا اس سے پہلے حقیقۃً یا حکماً خون بند ہونے پر ختم ہوجاتا ہے۔ ۶.۱

مثلاً: ۳۰ دن کی **معتادۃ النفاس** کو ۴۲ دن خون آیا تو پچھلی عادت کے مطابق ۳۰ دن نفاس کے ہوں گے اور باقی ۱۲ دن استحاضہ کے، حکماً یہ سمجھا جائے گا کہ ۳۰ دن پر نفاس کا خون بند ہوگیا تھا اگرچہ حقیقۃً بند نہیں ہوا۔

تنبیہ: راجح اور صحیح قول یہی ہے کہ اکثر بچے کی پیدائش کے بعد جب خون آئے تو نفاس کا حکم لگے گا اور اکثر کی حد یہ ہے کہ اگر سیدھا (سر کی طرف سے) نکلے تو سینے تک کا نکلنا اکثر ہے اور اگر الٹا (پاؤں کی طرف سے) نکلے تو ناف تک کا نکلنا اکثر ہے۔ ۶.۲

نفاس کے چند اہم مسائل

(۱) بچہ ہونے کے بعد اگر ایک قطرہ بھی خون نہ آیا تو بھی مفتی بہ قول کے مطابق اس پر غسل واجب ہے۔ کے

(۲) اگر پیٹ چاک کر کے (آپریشن سے) بچہ نکالا گیا تو جب تک فرج سے خون نہ آئے، نفاس شروع نہ ہوگا۔ فرج سے آنے کے بعد شروع ہوگا البتہ بچہ نکالنے سے عدت ختم ہو جائے گی اور اگر ولادت سے طلاق معلق کی ہو تو واقع ہو جائے گی۔ ۸

اسقاط کا حکم: سقط کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) مستبین الخلقة : جس کے کل اعضاء یا کوئی ایک عضو (جیسے بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) ظاہر ہو۔

حکم: اس کا حکم زندہ بچے جیسا ہے، یعنی اس کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا، اس سے عدت پوری ہو جائے گی، باندی ہو تو ام ولد بن جائے گی، اگر طلاق ولادت سے معلق ہے تو واقع ہو جائے گی۔ ۹

(۲) غیر مستبین الخلقة : کوئی ایک عضو بھی ظاہر نہ ہو، اس کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں بلکہ حیض یا استحاضہ ہے۔ اگر نصابِ حیض ہے اور طہرِ تام کے بعد ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ۔ ۱۰ نیز اس اسقاط سے پہلے اگر خون آیا ہے تو اس کو بھی اسقاط کے بعد والے خون سے ملا کر حیض یا استحاضہ بنایا جائے گا اور اسقاط سے پہلے آنے والا طہر اگر طہرِ صحیح ہے تو اس سے طہر کی پچھلی عادت بدل جائے گی، جیسے ایک عورت (جس کی حیض میں عادت ۷ دن اور طہر میں ۲۳ دن ہے) کو دو ماہ بعد اسقاط ہوا اور اسقاط سے قبل اس کو سات دن خون آیا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اسقاط سے قبل ۷ دن حیض اور ۵۳ دن طہر ہوگا، گویا طہر میں اس کی عادت بدل گئی۔ ۱.۹

(۳) الاشتباہ فی الخلقۃ :یعنی اعضاء کے ظہور وعدم ظہور کا علم نہ ہو۔

حکم :اس کا حکم یہ ہے کہ اگر حمل چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسقاط کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا اس سے کم مدت کا ہو تو حیض یا استحاضہ۔

اگر مدت حمل کا علم نہ ہو تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ جس عورت کی عادت حیض میں دس طہر میں بیس اور نفاس میں چالیس دن ہے اگر اس کا اسقاط مذکور ایامِ حیض کے پہلے دن ہو کر خون جاری ہو جائے تو دس دن نماز چھوڑے گی ، کیونکہ ان دنوں میں صرف دو ہی احتمال ہیں حیض یا نفاس کا ، کیونکہ اگر بچہ **مستبین الخلقۃ** ہوتا تو یہ دن نفاس کے ہوتے اور اگر **غیر مستبین الخلقۃ** ہوتا تو یہ دن حیض کے ہوتے ،ان دونوں حالتوں (حیض ،نفاس) میں عورت پر نماز فرض نہیں ۔پھر غسل (**لاحتمال الخروج من الحیض**) کر کے بیس دن شک کے ساتھ صرف وضو سے نماز پڑھے گی ، کیونکہ ان دنوں میں طہر ونفاس دونوں کا احتمال موجود ہے ۔ پھر دس دن یقیناً نماز چھوڑے گی ، کیونکہ یہ دن حیض یا نفاس کے ہیں ۔پھر غسل (**لتمام مدۃ الحیض و النفاس**) کر کے بیس دن نماز پڑھے گی ،اگر خون جاری رہا تو یونہی دس بیس کا حساب چلے گا...اگر ایامِ حیض گزرنے کے بعد اسقاط ہوا تو اسقاط کے بعد شک کے ساتھ بیس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی ، کیونکہ ان دنوں میں طہر یا نفاس کا احتمال ہے، پھر دس دن یقیناً نماز چھوڑے گی ،حیض یا نفاس کے احتمال کی وجہ سے ۔پھر غسل (**لاحتمال الخروج من الحیض**) کر کے شک کے ساتھ دس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی ،طہر یا نفاس کے تردد کی بناء پر ۔پھر غسل (**لاحتمال خروجھا من النفاس بتمام الاربعین**) کر کے یقیناً دس دن صرف وضو سے نماز پڑھے گی (**لتیقن الطھر**)اس کے بعد دس دن شک کے ساتھ نماز پڑھے گی ...حاصل یہ ہے کہ جن دنوں میں نفاس یا حیض کا یقین ہو ان میں نماز نہیں پڑھے گی اور جن میں حیض وطہر یا نفاس وطہر میں شک ہو ان میں شک کے ساتھ نماز پڑھے گی ،اور طہر کے یقین کی صورت میں یقین کے ساتھ پڑھے گی ۔[۱۱]

جڑواں بچوں کی پیدائش کی صورت میں نفاس کی صورتیں:

(۱) دونوں بچوں میں فاصلہ چھ ماہ سے زائد ہو۔

حکم : ہر بچے کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا، کیوں کہ دونوں مستقل حمل ہیں۔ ۱.!!

(۲) دونوں بچوں میں فاصلہ چالیس دن سے کم ہو۔

حکم : اگر عورت مبتدأہ ہوتو پہلے بچے سے نفاس شمار ہوگا اور دوسرے بچے کے بعد آنے والے خون کو ملا کر چالیس دن مکمل ہونے تک نفاس ہوگا اور باقی استحاضہ اور اگر معتادہ ہوتو بھی پہلے بچے سے نفاس شروع ہوگا اور عادت کے مطابق ہوگا، البتہ اگر دونوں کو ملا کر مدت چالیس سے زیادہ بنتی ہوتو معتادۃ النفاس کی سابقہ عادت کے بقدر نفاس ہوگا اور باقی استحاضہ۔ ۲.!!

(۳) دونوں بچوں میں فاصلہ چالیس دن سے زیادہ اور چھ ماہ سے کم ہو۔

حکم : پہلے بچے کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا۔ ۳.!!

(۴) جڑواں بچے تین ہوں اور پہلے دوسرے...... اور دوسرے تیسرے کے درمیان فاصلہ چھ ماہ سے کم ہو لیکن پہلے اور تیسرے کے درمیان فاصلہ چھ ماہ سے زیادہ ہو۔

حکم : تینوں کو ایک حمل شمار کیا جائے گا اور پہلے بچے کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا۔ ۴.!!

دمِ نفاس سے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب

ولادت کے بعد اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عورت مبتدأہ ہو یا معتادہ اور عادت یاد ہو یا بھول چکی ہو ہر صورت میں اس کا نفاس چالیس دن ہوگا۔ ۵.!!

ضالۃ العادۃ فی النفاس کے مسئلہ کا حل مذہب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مطابق :

جس عورت کا دوسرا یا تیسرا بچہ ہو اور وہ پہلے بچے میں نفاس کی عادت بھول چکی ہو تو اگر چالیس دن یا اس کے اندر اندر خون بند ہوا تو یہ سارا نفاس ہوگا اور یہی آئندہ کے لیے اس کی

عادت ہوگی اور اگر چالیس دن سے خون بڑھ گیا تو حضرات احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذہب میں اس کا مسئلہ مشکل ہے اس لیے بوقتِ ضرورت حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق عمل کی گنجائش معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ پورے چالیس دن نفاس شمار ہوگا اور زائد استحاضہ ہوگا اور چالیس دن کے بعد پہلی عادت کے مطابق طہر ہوگا پھر حیض اور یہی سلسلہ استمرار کی حالت میں چلتا رہے گا۔

کرسف: لغت میں روئی کو اور فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی اصطلاح میں **ما یوضع علی فم الفرج** کو کہتے ہیں یعنی وہ شے جو فرج داخل کے ابتدائی حصہ پر رکھی جاتی ہے۔ ۱۲

باکرہ (یعنی جس کا پردۂ بکارت ابھی تک زائل نہیں ہوا) کے لیے صرف حالتِ حیض میں ''کرسف'' کا استعمال مستحب ہے۔ ۱۳

ثیبہ (یعنی جس کا پردۂ بکارت زائل ہو چکا ہے) کے لیے حالتِ حیض میں سنت ہے اور حالتِ طہر میں مستحب ہے۔ ۱۴

تنبیہ نمبر ۱: پورا کرسف فرج داخل میں رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۵

تنبیہ نمبر ۲: جب خون کرسف کے اس حصہ تک پہنچ جائے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے تو اس کو خارج سمجھ کر تمام احکام (ابتدائے حیض، نقضِ وضو وغیرہ) جاری ہوں گے۔ ۱۶

عادت یاد رکھنا: دوسرے حیض کے اختتام تک پہلے حیض کی ابتدا وانتہا کی تاریخ اور صحیح وقت، گھنٹہ مع منٹ کا یاد رکھنا واجب ہے۔ ۱۷

ابتدا وانتہائے حیض طہر سے: معتادہ کے حیض کی ابتدا وانتہا دونوں طہر سے ہوسکتی ہیں۔ مبتدأہ کی انتہا ہوسکتی ہے ابتدا نہیں۔ مثلاً دو تا چار عادت ہے، اب پہلی تاریخ کو خون آ کر تین دن رُکا رہا پھر پانچ سے گیارہ تاریخ تک آیا تو دو تا چار تین دن حیض ہوگا اور ایک دن پہلے اور سات

دن بعد کے آٹھ دن استحاضہ، یہاں ابتدا اور انتہا دونوں طہر سے ہیں۔ ۱۸

حیض، نفاس اور طہر کی اقل و اکثر مدت: حیض کی اقل مدت تین دن اور اکثر دس دن ہے۔ تین سے کم اور دس سے زیادہ حیض نہیں ہوسکتا، لہٰذا استحاضہ ہوگا۔ ۱۹

نفاس کی اقل مدت کی کوئی حد متعین نہیں، ایک لمحہ بھی ہوسکتا ہے اور اکثر چالیس دن ہے۔ چالیس سے زیادہ نفاس نہیں ہوسکتا لہٰذا استحاضہ ہوگا۔ ۲۰ طہر تام کی اقل مدت پندرہ دن ہے اور اکثر کی کوئی حد متعین نہیں، سال اور اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔ ۲۱

حوالہ جات

۱ : قال العلامة شيخي زاده رحمه الله تعالىٰ : والعادة تثبت وتنتقل بمرة في الحيض والنفاس عند أبي يوسف وبه يفتي وعندهما لا بد من المعاودة.

(مجمع الانهر ١ /٨٢، ط:دار الكتب العلمية)

ـــ وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والعادة تثبت بمرة واحدة في الحيض والنفاس) هذا قول أبي يوسف وأبي حنيفة آخرا، قال في "المحيط" وبه يفتي۔ وفي موضع آخر : وعليه الفتوىٰ۔ هذا في الحيض، أما في النفاس فمتفق عليه۔ مص.

(رسائل ابن عابدين ١ / ٧٩، الرسالة الرابعة : منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (الفصل الاول) في بيان(ابتداء ثبوت الدماء الثلاثة) الحيض والنفاس والاستحاضة(و) بيان(انتهائه)......(أما الاول فعند ظهور الدم،بأن خرج من الفرج الداخل) الى الفرج الخارج.(رسائل ابن عابدين ١ /٨٠،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وأما انتهاء الحيض) معطوف على قوله : أما الاول (فببلوغها سن الاياس) أي انتهاء مدته التي يوجد فيها ولا يتعداها غالبا وليس المراد انتهاء نفس الحيض، لأنه يكون بانقطاعه حقيقة فيما بين الثلاث والعشرة، أو حكما اذا جاوز العشرة.(رسائل ابن عابدين ١ /٨٣،ط:سهيل اكيدمى)

۳ :في الهندية: ويتوقف كونه حيضا على أمور منها الوقت وهو من تسع سنين إلى الإياس هكذا في البدائع الإياس مقدر بخمس وخمسين سنة وهو المختار كذا في الخلاصة وهو أعدل الأقوال كذا في المحيط وعليه الاعتماد كذا في النهاية والسراج الوهاج وعليه الفتوى هكذا في معراج الدراية فما رأت بعدها لا يكون حيضا في ظاهر المذهب والمختار أن ما رأته إن كان دما

قويا كان حيضا كذا فى شرح المجمع لابن الملك.(الفتاوىٰ الهندية ١/٣٦،ط:رشيدية)

ـــ (الشامية ١/٢٨٥،ط:سعيد)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٤٧٣،ط:مكتبه فاروقيه)

٤ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ : (وما رأته بعدها) اى المدة المذكورة (فليس بحيض فى ظاهر المذهب الا اذا كان دما خالصا فحيض.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله : دما خالصاً) أى كالأ سود والأحمر القانى درر.(الشامية ١/٣٠٤،ط:سعيد)

ـ (رسائل ابن عابدين ١/٨٣،٨٤،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٤٧٣،ط:مكتبه فاروقيه)

٥ :قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ: (والنفاس دم ويخرج)من رحم (عقب ولد) أو اكثره.(الشامية ١/٢٩٩،ط:سعيد)

ـ قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ : والنفاس دم يعقب الولد ......والدم الخارج عقب خروج اكثر الولد كالخارج عقب كله ويكون نفاسان وان خرج الاقل لا يكون حكمها حكم النفساء.(البحر الرائق ١/٣٧٧،ط:رشيديه)

ـــ (رسائل ابن عابدين ١/٧٤،ط:سهيل اكيدمى)

٦.١ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ :(وأكثره أربعون يوما والزائد) على أكثره(استحاضة) لو مبتدأة،أما المعتادة فترد لعادتها.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (قوله لو مبتدأة) يعنى انما يعتبر الزائد على الأكثر استحاضة فى حق المبتداة التى لم تثبت لها عادة، أما المعتادة فترد لعادتها أى ويكون مازاد على العادة استحاضة،لا مازاد على الاكثر فقط.(الدر مع الرد ١/٣٠٠،ط:سعيد)

ـــ (رسائل ابن عابدين ١/٧٧،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٥٣٨،ط:مكتبه فاروقيه)

٦.٢ :وقال العلامة محمد امين ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (قوله : بعد خروج اكثره) متعلق بوجد ، فلو خرج رأسه وهو يصيح ثم مات لم يرث،ولم يصل عليه ما لم يخرج اكثر بدنه حيا، بحر عن المبتغىٰ. وحد الاكثر من قبل الرجل سرته، ومن قبل الرأس صدره، نهر عن منية المفتى.(الشامية ٣/١٣٠ ،ط:امداديه)

ـــ (الطحطاوى على الدر ١/٣٧٨،ط:العربية)

ـــ (النهر الفائق ١/٣٩٧،ط:رشيديه)

٧ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (فان ولدت ولم تر دما فعليها الغسل) هذا قول ابى حنيفة وقول ابى يوسف اولا ثم رجع ابو يوسف وقال : هى طاهرة لا غسل عليها، واكثر المشايخ اخذوابقول ابى حنيفة وبه يفتى الصدر الشهيد. كذا فى "المحيط" وصححه فى

"الظهيرية"، "والسراج" فكان هو المذهب. بحر ـ (لأن الولد لا ينفك عن بلة) بالكسر والتشديد أى رطوبة(دم). (رسائل ابن عابدين ۱/۷۷،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۸۰،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۵۳۸،ط:مكتبه فاروقيه)

۸: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (ولو خرج الولد من غير الفرج) كجرح ببطنها(ان خرج الدم من الفرج فنفاس، والا فلا) لكن تنقضى به العدة، وتصير الامة أم ولد، ولو علق طلاقها بولادتها، وقع لو جود الشرط بحر. (رسائل ابن عابدين ۱/۸۲،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۸،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۵۳۷،ط:مكتبه فاروقيه)

ـــ (الشامية ۱/۲۹۹،ط:سعيد)

۹: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (والسقط...... ان استبان بعض خلقه كالشعر والظفر) واليد والرجل والاصبع: (فولد) أى فهو ولد تصير به نفساء، وتثبت لها بقية الأحكام من انقضاء العدة ونحوها مما علمته آنفا. (رسائل ابن عابدين ۱/۸۲،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ و قال العلامة المرغينانى رحمه الله تعالى: والسقط الذى استبان بعض خلقهٖ ولد حتى تصير بهٖ نفساء وتصير الامة ام ولد به وكذاالعدة تنقضى به. (الهداية ۱/۶۷،ط:رحمانيه)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۹،ط:رشيديه)

۱۹: قال المحقق ابن الهمام رحمه الله تعالىٰ: وفى الفتاوى: طهرت شهرين فظنت أن بها حبلا ثم أسقطت بعد شهرين سقطا لم يستبن خلقه وقد رأت قبل الإسقاط عشرة دما يكون حيضا لأنه بعد طهر صحيح وهى لما أسقطت سقطا لم يستبن شىء من خلقه لم تعط حكم الولادة فى شىء من الأحكام. (فتح القدير ۱/۱۸۹،ط:رشيديه)

ـــ و قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (والا) يستبن شئ من خلقه (فلا) يكون ولدا ولاتثبت به هذه الاحكام (ولكن ما رأته من الدم) بعد اسقاطه (حيض ان بلغ نصابا) ثلاثة ايام فاكثر(وتقدمه طهر تام) ليكون فاصلا بين هذا الحيض و حيض قبله (والا) يوجد واحد من هذين الشرطين او فقد احدهما فقط(فاستحاضة). (رسائل ابن عابدين ۱/۸۲،ط:سهيل اكيدمى)

۱۰: (والا) يستبين شئ من خلقه(فلا ولكن مارأته من الدم) بعد اسقاطه(حيض ان بلغ نصابا) ثلاثة ايام فاكثر(وتقدمه طهر تام) ليكون فاصلابين هذا الحيض و حيض قبله(والا)يوجد واحد من هذين الشرطين او فقد احد هما فقط(فاستحاضة). (رسائل ابن عابدين ۸۲/۱،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۵۴۲،ط:مكتبه فاروقيه)

۱۱: قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ: ولو لم يدر حاله ولا عدد أيام حملها ودام الدم تدع الصلاة أيام حيضها بيقين ثم تغتسل ثم تصلى كمعذور.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله ولو لم يدر حاله الخ) أى لا يدرى أمستبين

هو أم لا بأن أسقطت في المخرج واستمر بها الدم فإذا كان مثلا حيضها عشرة وطهرها عشرين ونفاسها أربعين فإن أسقطت من أول أيام حيضها تترک الصلاة عشرة بيقين لأنها إما حائض أو نفساء ثم تغتسل وتصلي عشرين بالشک لاحتمال كونها نفساء أو طاهرة ثم تترک الصلاة عشرة بيقين لأنها إنما نفساء أو حائض ثم تغتسل وتصلي عشرين بيقين لاستيفاء الأربعين ثم بعد ذلک دأبها حيضها عشرة وطهرها عشرون وإن أسقطت بعد أيام حيضها فإنها تصلي من ذلک الوقت قدر عادتها في الطهر بالشک ثم تترک قدر عادتها في الحيض بيقين وحاصل هذا كله أن لا حکم للشک ويجب الاحتياط اهـ، من البحر وغيره وتمام تفاريع المسألة في التاترخانية ونبه في الفتح على أن في كثير من نسخ الخلاصة غلطا في التصوير من النساخ (قوله : ولا عدد أيام حملها) هذا زاده في النهر بقوله وكان ينبغي أن يقال ولم تعلم عدد أيام حملها بانقطاع الحيض عنها أما لو لم تره مائة وعشرين يوما ثم أسقطته في المخرج كان مستبين الخلق اهـ (قوله: تدع الصلاة أيام حيضها بيقين) أي في الأيام التي لا تتيقن فيها بالطهر فيشمل ما يحتمل المرئي فيها أنه حيض أو نفاس كالعشرة الأولى من الأربعين والعشرة الأخيرة وما تتيقن أنه حيض فقط وقوله ثم تغتسل الخ أي في الأيام التي تتردد فيها بين النفاس والطهر أو تتيقن فيها بالطهر فقط فلله در هذا الشارح فقد أدى جميع ما قدمناه عن البحر وغيره مع زيادة في النهر وأن صلاتها صلاة المعذور بأوجز عبارة فافهم .(الشامية ١/٣٠٣،ط:سعيد)

ــــ (النهر الفائق ١/١٤١،ط:رشيدية)

ــــ (رسائل ابن عابدين ١/١٠٨،١٠٩،ط:سهيل اكيدمى)

﴿مسئله استبانۂ خلقۃ﴾

قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : ولو لم يدر حاله ولا عدد أيام حملها ودام الدم تدع الصلاة أيام حيضها بيقين ثم تغتسل ثم تصلي كمعذور.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله : ولا عدد أيام حملها) هذا زاده في النهر بقوله وكان ينبغي أن يقال ولم تعلم عدد أيام حملها بانقطاع الحيض عنها أما لو لم تره مائة وعشرين يوما ثم أسقطته في المخرج كان مستبين الخلق اهـ . (الدر مع الرد ١/٣٠٣،ط:سعيد)

ــــ (النهر الفائق ١/١٤١،ط:رشيدية)

تنبیہ: ان عبارات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ چار ماہ کا حمل مستبین الخلقۃ ہوتا ہے یعنی اس کے اعضاء بن جاتے ہیں۔

شبہہ: بعض حضرات کو یہاں یہ شبہہ ہوتا ہے کہ حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ

حمل جب چار ماہ کا ہوتا ہے تو وہ مستبین الخلقۃ ہوجاتا ہے، درست نہیں ...... کیونکہ بچے کے اعضاء بسا اوقات چار ماہ سے پہلے بھی بن جاتے ہیں جیسا کہ اطباء کی تحقیق ہے، اسی لیے جن حضرات نے چار ماہ کے بعد اعضاء بننے کی بات کی ہے...... صاحبِ بحر علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ توجیہ کی ہے کہ اس سے مراد نفخِ روح ہے اور علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس توجیہ کو پسند بھی کیا ہے، لہٰذا مشتبہ الخلقۃ حمل (خواہ چار ماہ کا ہو یا اس سے کم ہو) کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے۔

قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ : ولا يستبين خلقه إلا في مائة وعشرين يوما كذا ذكره الشارح الزيلعي في باب ثبوت النسب. والمراد نفخ الروح وإلا فالمشاهد ظهور خلقته قبلها. (البحر الرائق ١/ ٣٧٩،ط:رشيديه)

وقال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : ولايستبين خلقه الا بعد مائة وعشرين يوما.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (قوله: ولا يستبين خلقه الخ) قال في البحر: المراد نفخ الروح وإلا فالمشاهد ظهور خلقه قبلها اهـ. وكون المراد به ما ذكر ممنوع. وقد وجهه في البدائع وغيرها بأنه يكون أربعين يوما نطفة وأربعين علقة وأربعين مضغة. وعبارته في عقد الفرائد قالوا: يباح لها أن تعالج في استنزال الدم ما دام الحمل مضغة أو علقة ولم يخلق له عضو وقدروا تلك المدة بمائة وعشرين يوما وإنما أباحوا ذلك لانه ليس بآدمي اهـ. كذا في النهر.

أقول: لكن يشكل على ذلك قول البحر: إن المشاهد ظهور خلقه قبل هذه المدة وهو موافق لما في بعض روايات الصحيح إذا مر بالنطفة ثنتان وأربعون ليلة بعث الله إليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها وأيضا هو موافق لما ذكره الاطباء.

فقد ذكر الشيخ داود في تذكرته أنه يتحول عظاما مخططة في اثنين وثلاثين يوما إلى خمسين ثم يجتذب الغذاء ويكتسي اللحم إلى خمس وسبعين ثم تظهر فيه الغاذية والنامية ويكون كالنبات إلى نحو المائة ثم يكون كالحيوان النائم إلى عشرين بعدها فتنفخ فيه الروح الحقيقية الانسانية اهـ. ملخصا. نعم نقل بعضهم أنه اتفق العلماء على أن نفخ الروح لا يكون إلا بعد أربعة أشهر: أى عقبها كما صرح به جماعة. وعن ابن عباس أنه بعد أربعة أشهر وعشرة أيام وبه أخذ أحمد ولا ينافي ذلك ظهور الخلق قبل ذلك لان نفخ الروح إنما يكون بعد الخلق وتمام الكلام في ذلك مبسوط في شرح الحديث

الرابع من الاربعين النووية فراجعه. (الشامية ۱/۵۴۹، ط: رشيديه)

جواب: صاحبِ بحر کی تاویل اور اس پر علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مثبت انداز میں بحث کی بنیاد پر مندرجہ بالا اشکال وشبہہ درج ذیل وجوہ سے درست نہیں:

(۱) خود علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے متن وشرح کے اس مسئلہ (کہ جس صورت میں عورت کو عدد بھی یاد نہ ہو اور حمل بھی مشتبہ الخلقۃ ہو) کی تفصیل کرتے ہوئے مسئلہ مبحوث عنہا (کہ حمل مشتبہ الخلقۃ ہو اور ایام کی گنتی یاد ہو) کا حکم ''نہر'' کے حوالے سے بدوں اختلاف اور بدوں رد یہ لکھا ہے کہ اگر اسقاط چار ماہ (۱۲۰دن) کے بعد ہے تو اس مشتبہ حمل کو مستبین الخلقۃ سمجھا جائے گا۔

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله: ولا عدد أيام حملها) هذا زاده في النهر بقوله وكان ينبغي أن يقال ولم تعلم عدد أيام حملها بانقطاع الحيض عنها أما لو لم تره مائة وعشرين يوما ثم أسقطته في المخرج كان مستبين الخلق اهـ.

(الشامية ۱/۳۰۳، ط: سعيد)

اور یہ معلوم ہے کہ حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی قیود احترازی ہوتی ہیں لہٰذا اس عبارت کا یہی مطلب ہوگا کہ چار ماہ بعد اسقاط اور چار ماہ سے قبل اسقاط دونوں کا حکم الگ الگ ہے، اگر سقط مشتبہ الخلقۃ ہے اور گنتی یاد ہے تو اس صورت میں چار ماہ سے کم کوئی متعین مدت مستبین الخلقۃ کی ہوتی تو اس کی تعیین فرماتے، لیکن نہیں فرمائی۔

(۲) علامہ رافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس تاویل (نفخِ روح) کو رد فرما کر علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کو صحیح قرار دیتے ہوئے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ ایک ہے مبدأِ استبانتِ اعضاء جو چار ماہ سے پہلے ہوتا ہے اور ایک ہے تکمیلِ اعضاء جو چار ماہ کے بعد ہوتا ہے اور علامہ حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا مقصد تکمیلِ اعضاء ہے نہ کہ مبدأِ استبانتِ اعضاء، لہٰذا نفخ روح کی تاویل کی کوئی ضرورت نہیں۔

قال العلامة الرافعي رحمه الله تعالىٰ في حاشيته على رد المحتار: قوله (لكن يشكل على ذلك قول البحر الخ) يمكن ان يقال ان مراد الفقهاء انما هو تمام استبانة الخلق، ولاينافي هذا ان مبدأ الاستبانة يكون في اقل من ذلك وعلى هذا يكون لفظ الخلق المضاف للضمير مفردا مضافا فيعم تأمل. (الشامية ۱/۵۵۰، ط: رشيديه)

(۳) علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''بحر'' کی عبارت کو لے کر جو تفصیل کی ہے وہ صرف بطور بحث ذکر فرمائی ہے نہ کہ بطور استنباط حکم، ورنہ اس کے بعد خود ''نہر'' کے حوالے سے صراحۃً جو ۱۲۰ دن نقل

فرمائے ہیں اس پر اس بحث کی بنیاد پر رد فرماتے لیکن رد نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ یہ بحث برائے بحث ہے نہ کہ برائے استنباط حکم کہ اس پر کسی حکم کا مدار رکھا جائے۔

(۴) جن مسائل میں حکم کا مدار تیقن پر ہے ان میں بدوں اختلاف اتفاقاً چار ماہ کو مستبین الخلقۃ کا معیار بنایا گیا ہے۔

دیکھیے! علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل مسائل میں بدوں اختلاف صراحۃً چار ماہ کو معیار قرار دیا ہے:

(الف) جس عورت کے ساتھ کسی نے نکاح کیا اور اس کو چھ ماہ گزرنے سے پہلے ایسا اسقاط ہوا جس کا کوئی ایک عضو بن چکا تھا تو اگر یہ اسقاط چار ماہ دس دن کے بعد ہوا تو یہ نکاح غیر حالتِ حمل میں ہوا ہے جو درست اور جائز ہے اور اگر چار ماہ (۱۲۰ دن) سے پہلے اس قسم کا اسقاط ہوا تو یہ نکاح درست نہیں ہوگا کیونکہ چار ماہ سے قبل اس قسم کے اسقاط سے معلوم ہوا کہ یہ پہلے سے حاملہ تھی اور نکاح استبراء سے پہلے ہوا ہے۔

دیکھیے! اس مسئلہ میں ایسا سقط جس کا کوئی ایک عضو بنا ہو، تیقن حاصل کرنے کے لیے اس کا مدار ۱۲۰ دنوں پر رکھا گیا ہے۔ ہمارے مسئلہ میں نفاس کے حکم کا مدار بھی اس تیقن پر رکھا گیا ہے کہ سقط کا کم سے کم کوئی ایک عضو بنا ہو اور اس تیقن کی دو صورتیں ہیں:

(۱) مشاہدہ (۲) انقطاعِ حیض کے بعد ۱۲۰ دنوں کا گزر جانا

(ب) اگر کسی مطلقہ کا نکاحِ ثانی کے بعد چار ماہ سے ایک دن بھی پہلے ایسا بچہ پیدا ہوا جس کا کوئی ایک اندام بنا ہوا تھا تو اس کو بوقتِ نکاح زوجِ اول سے حاملہ سمجھا جائے گا اور نکاحِ ثانی درست نہ ہوگا، اس مسئلہ سے بھی معلوم ہوا کہ چار ماہ سے پہلے کوئی ایسی مدت نہیں جس کے متعلق تحدید وتعیین کر کے یہ کہا جا سکے کہ یہ اندام کتنی مدت میں بنا ہے ورنہ نکاحِ ثانی کی صحت کے لیے اس مدت کا ذکر کیا جاتا۔ اذ لیس فلیس۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ فى حاشيته على البحر: (قوله ولا يستبين خلقه إلا فى مائة وعشرين يوما إلخ)قال فى النهر أقول : إنما ذكر الشارح هذا فى نكاح الرقيق وكون المراد به ما ذكر ممنوع فقد وجه فى البدائع وغيرها ذلك بأنه يكون أربعين يوما نطفة وأربعين علقة وأربعين مضغة وعبارته فى عقد الفرائد قالوا يباح لها إن تعالج فى استنزال الدم ما دام الحمل مضغة أو علقة ولم يخلق له عضو وقدروا تلك المدة بمائة وعشرين يوما وإنما أباحوا ذلك ؛ لأنه ليس بآدمى .ا ھ .ولا مانع أنه بعد

هـذه الـمدة تخلق أعضاؤه وتنفخ فيه الروح .اهـ .ويدل على ما قاله ما فى شرح الوهبانية لابـن الشحنة عن المنتقى عن هشام عن محمد تزوج امرأة لم يكن قبله لها زوج وبنى بها فجائت بولد لأقل من ستة من النكاح فالنكاح فاسد عندى وعند أبى يوسف ؛ لأنه تزوجها وهى حامل وإن جائت به وقد استبان بعض خلقه لأكثر من أربعة أشهر وعشر فالنكاح جائز وإن جائت به لأقل ففاسد .ا هـ .وهذا ؛ لأنه تزوجها وهى حامل ؛ لأن الخلق لا يستبين إلا فى مائة وعشرين يوما وزيادة العشرة التى هى أكثر مدة الحيض لاحتمال مقارنة النكاح للحيض ثم قال والذى يفهم من ذلك أن استبانة بعض الخلق لا تكون أقل من أربعة أشهر ولهذا قال فى الواقعات لو جاء ت به لأربعة أشهر إلا يوما كان من الزوج الأول . (البحر الرائق مع منحة الخالق ۱/۳۷۹،ط:رشيديه)

۱.لے : قال العلامة الزيلعى رحمه الله تعالىٰ : ثم شرط التوأمين أن يكون بين الولدين أقل من ستة أشهر حتى لا يمكن علوق الثانى من وطء حادث وان كان بينهما ستة أشهر أو أكثر فهما حملان ونفاسان.(تبيين الحقائق، ۱/۶۹،ط:سعيد)

ـــــ وقال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ : لو كان بينهما ستة أشهر فأكثر فهما حملان ونفاسان.(البحر الرائق ۱/۲۳۱،ط:دار الكتاب الاسلامية)

۲.لے : وفى الباب : قال فى الدر : وهو الأصح فنفاسها ما خرج من الدم عقيب الولد الأول عند أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله تعالىٰ ؛ لأنه ظهر انفتاح الرحم فكان المرئى عقيبه نفاسا ثم تراه عقيب الثانى ان كان قبل الأربعين فهو نفاس للأول لتمامها واستحاضة بعدها ؛ فتغتسل وتصلى وهو الصحيح. بحر عن النهاية وقال محمد وزفر رحمهما الله نفاسها ما خرج من الدم عقيب الولد الثانى ؛ لأن حكم النفاس عندهما تعلق بالولادة كانقضاء العدة وهى بالأخير اتفاقا؛ قال فى التصحيح: والصحيح هو القول الأول واعتمده الأئمة المصححون.(اللباب ۱/۴۸،ط:المكتبة العلمية)

۳.لے : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ :والمرئى عقيب الثانى ان كان فى الاربعين فمن نفاس الاول والا فاستحاضة وقيل اذا كان بينهما أربعون يجب عليها نفاس من الثانى والصحيح هو الاول . نهاية وبحر.(الشامية ۱/۳۰۱،ط:سعيد)

۴.لے : قال العلامة الزيلعى رحمه الله تعالىٰ : وان ولدت ثلاثة اولاد وبين الاول والثانى اقل من ستة اشهر وكذلك بين الثانى والثالث ولكن بين الاول والثالث اكثر من ستة اشهر فالصحيح أنه يجعل حملا واحدا.(تبيين الحقائق ۱/۶۹،ط:سعيد)

ـــ (البحر الرائق ۱/۲۳۱،ط:دار الكتاب الاسلامية)

۵.لے : مَتـى جَـاوَزَ الـدَّمُ أَكثَرَ النِّفَاسِ فَمَا فِي مُدَّةِ النِّفَاسِ نِفَاسٌ وَلَا يَكُونُ استِحَاضَةً فِي مُدَّةِ النِّفَاسِ وَمَا زَادَ عَلَى الأَربَعِينَ إن أَمكَنَ أَن يَكُونَ حَيضًا بِأَن يُصَادِفَ عَادَةَ الحَيضِ أَو أَن يَتَّصِلَ بِعَادَةِ الـحَيـضِ وَيَتَكَرَّرَ أَو يَكُونَ بَينَهُ وَبَينَ عَادَةِ الحَيضِ طُهرٌ كَامِلٌ أَو يَتَكَرَّرُ فَهُوَ حَيضٌ وَإِلَّا فَهُوَ

استِحَاضَةٌ وَهَذَا بِخِلَافِ الحَيضِ فَإِنَّهُ إِذَا جَاوَزَ الأَكثَرَ ثَبَتَ حُكمُ المُستَحَاضَةِ فِيهِ كُلِّهِ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النُّفَسَاءَ أَن تَقعُدَ أَربَعِينَ يَومًا إِلَّا أَن تَرَى الطُّهرَ قَبلَ ذَلِكَ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا إِذَا لَم تَرَ الطُّهرَ تَقعُدُ الأَربَعِينَ دُونَ مَا بَعدَهُ مِن غَيرِ التِفَاتٍ إِلَى عَادَةٍ أَو تَمييزٍ وَلِأَنَّ العِبرَةَ بِكَونِهِ نِفَاسًا وَوُجُودِهِ فِي مُدَّةِ الأَربَعِينَ فَقَط سَوَاءٌ تَكَرَّرَ أَو لَم يَتَكَرَّر وَسَوَاءٌ تَغَيَّرَ لَونُهُ أَو لَم يَتَغَيَّر؛ لِأَنَّ دَمَ النِّفَاسِ هُوَ مَا فَضَلَ عَن غِذَاءِ الوَلَدِ وَذَلِكَ يَختَلِفُ بِاختِلَافِ الوَلَدِ فِي خَلقِهِ وَمُكثِهِ وَلِأَنَّ الحَيضَ يَتَكَرَّرُ كَثِيرًا وَتَقصُرُ مُدَّتُهُ بِخِلَافِ النِّفَاسِ فَإِنَّ اعتِبَارَ العَادَةِ فِيهِ يُؤَدِّي إِلَى حَرَجٍ عَظِيمٍ وَمَشَقَّةٍ.(شرح العمدة فى الفقه، كتاب الطهارة لتقى الدين أبى العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبى القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانى الحنبلى الدمشقى المتوفى:٧٢٨ هد :(ص :٥١٨)، مكتبة العبيكان الرياض)

قوله رحمه الله: فَإِن عَاوَدَها الدّمُ فَمشكُوكٌ فيه: يعنى إذا عاود الدّمُ المرأة النفساء بعد أن طهرت وقبل تمام الأربعين فمشكوك فيه بمعنى: أنه يحتمل أنه: نِفَاسٌ إستصحاباً للأصل ويحتمل أنه: إستحاضة ومشى المصنف رحمه الله على كونه مشكوكاً فيه والأصل يقتضى إلحاقه بالنفاس؛ لأنه فى أمده ووقته وهو الراجح لكن يُعتذر للقول المرجوح بأنها رأت علامة الطهر قبله فتنازعه الأصلان؛ فهذا هو وجه إعتباره مشكوكاً فيه......وقد قدمنا أن الراجح أنه نفاس إن عاد قبل تمام أكثره.(شرح زاد المستقنع فى اختصار المقنع كتاب الطهارة لمحمد بن محمد المختار الشنقيطى :(١/٤٤٣) ، الناشر: الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء الإدارة العامة لمراجعة المطبوعات الدينية الرياض المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى ١٤٢٨هـ ٢٠٠٧ م)

۱۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (واما الكرسف) ......القطن ـ وفى اصطلاح الفقهاء : ما يوضع على فم الفرج.(رسائل ابن عابدين ١/٨٤،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ (الشامية ١/٢٨٩،ط:سعيد)

۱۳ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ :(وأما الكرسف فسنة) أى استحب وضعه ـ كما فى الفتح وشرح الوقاية-(للبكر) أى من لم تزل عذرتها (عند الحيض فقط) أى دون حالة الطهر.(رسائل ابن عابدين ١/٨٤،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : وفى شرح الوقاية وضع الكرسف مستحب للبكر فى الحيض.(الشامية ١/٢٨٩،ط:سعيد) ـــــ (البحر الرائق ١/٣٣٥،ط:رشيديه)

۱۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وأما الكرسف فسنة للبكر عند الحيض فقط وللثيب) من زالت بكارتها(مطلقا) لأنها لا تأمن عن خروج شيئ منها، فتحتاط فى ذلك، خصوصا فى حالة الصلاة، بخلاف البكر كما فى المحيط. ونقل فى البحر ما ذكره المصنف عن "شرح الوقاية" ثم قال : "وفى غيره أنه سنة للثيب حالة الحيض، مستحب حالة الطهر، ولو صلتا بغير كرسف جاز" انتهى.(رسائل ابن عابدين ١/٨٤،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ١/٢٨٩،ط:سعيد)۔ (البحر الرائق ١/٣٣٥،ط:رشيديه)

۱۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ويكره وضعه) أى وضع جميعه (فى الفرج الداخل) لأنه يشبه النكاح بيدها. محيط.(رسائل ابن عابدين ١/٨٤،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (المحيط البرهانى ١/٤٠١،ط:ادارة القرآن)

۱۶ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ثم ان الكرسف اما أن يوضع فى الفرج الخارج أو الداخل وفى الأول : ان ابتل شيئ منه) أى الكرسف ولو الجانب الداخل منه فى الفرج الخارج (يثبت الحيض) فى الحائض(ونقض الوضوء فى المستحاضة، لأن الشرط فيهما خروج الدم الى الفرج الخارج أو الى ما يحاذى حرف الداخل۔ كما مر وقد وجد بذلك.(وفى الثانى) اى وضعه فى الفرج الداخل(ان ابتل الجانب الداخل ولم تنفذ البلة الى ما يحاذى حرف الفرج الداخل لا يثبت شيئ الا أن يخرج الكرسف وان نفذ) أى البلة، وذكر ضميرها،لأنها بمعنى الدم،أى وان خرجت الى مايحاذى حرف الفرج الداخل.(فيثبت) حكمه من الحيض أو نقض الوضوء.(رسائل ابن عابدين ١/٨٥،ط:سهيل اكيدمى)

۱۷ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : اعلم أنه يجب(على كل امرأة حفظ عادتها فى الحيض والنفاس والطهر عددا ومكانا) ككونه خمسة۔ مثلاًمن أول الشهر، أو آخره۔ مثلاً۔ وأطلق المكان على الزمان تجوزا.(رسائل ابن عابدين ١/٩٩،ط:سهيل اكيدمى)

﴿مسئلہ اعتبارِ ساعات﴾

بعض حضرات نے فتاوی تاتارخانیہ وغیرہ کی درج ذیل عبارت کی بنیاد پر یہ شبہہ ظاہر کیا ہے کہ عورت سے ایامِ حیض کی گنتی کے بارے میں گھنٹے اورمنٹوں کانہیں پوچھنا چاہیے،بس مکمل ایام کو لے کر حکم بتانا چاہیے کیونکہ گھنٹہ منٹ کاحساب عام عورتوں کے لیے مشکل ہوجاتا ہے۔

قال العلامة عالم بن العلاء الانصارى رحمه الله تعالىٰ : المرأة إذا أخبرت أنها طهرت عشرة أيام ينبغى للمفتى أن يسألها إنك طهرت اليوم العاشر أو اليوم الحادى عشر؟ فإن قالت: اليوم العاشر أخذ تسعة وإن قالت اليوم الحادى عشر أخذ عشراً واعلم بأن تمام العشرة الأيام فى اليوم الحادى عشر قبل الساعة التى رأت الدم فيه فى اليوم الأول بلا فصل الا انا لو استقصينا فى الساعات فى مثل هذا يتعسّر عليها الأمر فلا يستقصى ولكن يسألها على نحو ما بيّنا.(الفتاوى التتارخانية ١/٥١٥،ط:فاروقيه)

جواب: یہ عبارت اس پرمحمول ہے جس کوابتداءِدم کے گھنٹے منٹ یاد نہ ہوں توایسی عورت کے لیے ابتداءاورآخری دن کے درمیان کے دنوں کومکمل اورابتداءوانتہاء کے ناقص دنوں کوملا کرایک دن شمار کیا جائے گا۔اس تاویل پربعض کی یہ بات بھی درست ہوگئی جس نے یہ کہا ہے کہ خواتین جہالت کی

وجہ سے شروع اور آخری ہر ناقص دن کو مستقل اور کامل سمجھ کر ایک دن بڑھا دیتی ہیں اس لیے مفتی کو چاہیے کہ ان کی جہالت کا اعتبار نہ کرے بلکہ ایک دن کم کر کے حیض کے دنوں کی مقدار کو بتائیں۔

تاتارخانیہ وغیرہ کی یہ عبارت اسی عورت کے ساتھ خاص ہے تمام خواتین کے لیے نہیں ہے، لہٰذا جن کو ساعات یاد ہیں اور مسئلہ معلوم ہے ان پر ساعات کا حساب لگانا اور اپنی عادت کو یاد رکھنا دن، گھنٹہ اور منٹ کے ساتھ واجب ہے۔

اس کی نظیر کہ دو ناقص دنوں کو ملا کر ایک سمجھا جاتا ہے بعض دوسری ان صورتوں میں موجود ہے جن کا تعلق عدد سے ہے مثلاً تحویلِ قبلہ کے واقعے میں کہ تحویل قبلہ کا حکم آپ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے کتنے عرصے بعد نازل ہوا؟

اس بارے میں دو اقوال موجود ہیں: (۱) سولہ ماہ بعد (۲) سترہ ماہ بعد

ان اقوال میں تطبیق کی یہ صورت بیان کی گئی ہے کہ جن حضرات نے سولہ ماہ کا قول لیا ہے انہوں نے کسر کو جمع کر کے ایک ماہ بنایا ہے اس لیے انہوں نے سولہ ماہ کا قول اختیار ہے اور جن حضرات نے ہر کسر کو مستقلاً ماہ بنایا ہے انہوں نے سترہ ماہ کا قول لیا ہے۔

قال العلامة البنوری رحمه الله تعالیٰ : ....وجمع البدر والشهاب بان من جزم بستة عشر اخذ من شهر القدوم وشهر التحويل شهرا ولغى الايام الزائدة فيه ومن جزم بسبعة عشر عدهما معا ومن شك تردد فى ذلك وذلك ان القدوم كان فى ربيع الاول بلا خلاف وكان التحويل فى منتصف رجب من السنة الثانية على الصحيح عند الجمهور وذلك قبل بدر بشهرين لان بدرا كانت فى رمضان من السنة الثانية.

(معارف السنن ۳/ ۳۶۹،ط:مجلس الدعوة والتحقیق بنوری تاؤن)

۱۸ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : فيجوز بدؤ المعتادة وختمها بالطهر) تفريع على ما علم من القاعدة والتمثيل،كالمثال الرابع من أمثلة الحيض، وقيد بالمعتادة، لأن المبتدأة لا يجوز بدؤها بالطهر، كما قدمناه أول الفصل ،وهذا كله على قول أبي يوسف أيضا،كما بيناه في النوع الثاني والله تعالیٰ اعلم.(رسائل ابن عابدين ۱ /۹۰ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (وفيه ايضا : ۱/ ۷۸،ط:سهيل اكيدمى) ـــ (الشامية ۱/ ۲۹۰،ط:سعيد).

۱۹ : قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالیٰ : و(أقله ثلاثة أيام بلياليها......وأكثره عشرة...... والناقص) عن أقله(والزائد) على أكثره ...... (استحاضة).(الشامية ۱/ ۲۸۴،ط:سعيد)

ـــ (البحر الرائق ۱/ ۳۳۳،ط:رشيديه) ـــ (رسائل ابن عابدين ۱/ ۹۸،ط:سهيل اكيدمى)

۲۰ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : (وأقل النفاس لا حد له) بل هو ما يوجد ولو

ساعة...... (واکثره) أی النفاس(أربعون یوما) وقد علم اجمالا مما مر من بیان اکثر الحیض والنفاس، وأن الزائد علیه لا یکون حیضا ولا نفاسا.(رسائل ابن عابدین ۱/۷۷،ط:سهیل اکیدمی)

ـــ وقال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالیٰ : (والنفاس...... لا حد لأقله وأکثره أربعون یوما ......والزائد) علی اکثره(استحاضة).(الشامیة ۱/۲۹۹،۳۰۰،ط:سعید)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانیة ۱/۵۳۸،ط:مکتبه فاروقیه)

۲۱ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (وأقل الطهر فی حق النفاسین ستة أشهر وفی) حق(غیرهما) من حیضین أو حیض و نفاس (خمسة عشر یوما) وان کان أقل من ذلک فالثانی استحاضة۔ مص .فاذا وقع ذلک الطهر التام بین دمین(فالدمان المحیطان به حیضان).

(رسائل ابن عابدین ۱/۷۸،ط:سهیل اکیدمی)

ـــ وقال العلامة ابن نجیم رحمه الله تعالیٰ :(قوله : أقل الطهر خمسة عشرة یوما) باجماع الصحابة ﷺ ولانه مدة اللزوم فصار کمدة الاقامة (قوله ولا حد لا کثره الا عند نصب العادة فی زمن الاستمرار) لانه قد یمتد الی سنة والی سنتین وقد لا تحیض أصلا فلا یمکن تقدیر أکثره الا عند الضرورة.(البحر الرائق ۱/۳۶۰،۳۶۱،ط:رشیدیه)

ـــ (الشامیة ۱/۲۸۵،ط:سعید)

.... تمرین سبق نمبر ۳ ....

سوال ۱ :(الف) عادت بدل جانے کے لیے تکرار شرط ہے یا نہیں؟

(ب) عادت دمِ صحیح کے آنے سے بدل جاتی ہے یا دمِ فاسد سے؟

سوال ۲ :(الف) حیض کی ابتدا وانتہا کا وقت بتائیں؟

(ب) حیض کی انتہا میں خون کے حکماً منقطع ہونے کی کم از کم تین مثالیں بتایئے؟

سوال ۳ :(الف) حیض آنے کی عمر بتایئے؟

(ب) آئسہ کا حکم کب لگتا ہے؟

(ج) آئسہ کا حکم لگنے کے بعد اگر حیض کی کوئی صورت ممکن ہے تو اسے بیان کریں؟

سوال ٤ : نفاس کی ابتدا وانتہا بتائیں؟

سوال ۵ :(الف) آپریشن سے بچہ نکالا تو نفاس کب شروع ہوگا؟

(ب) بچہ پیدا ہوا نہ اس پر خون کا دھبہ ہے اور نہ اس کے بعد خون آیا تو اس

پر نفاس کا غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال ٦ : (الف) اسقاط کی صورتیں بتائیں؟

(ب) **مستبین الخلقة** کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(ج) **غیر مستبین الخلقة** کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(د) چار یا سوا چار ماہ کے حمل کا اسقاط ہو جائے اور اعضاء کی بناوٹ محسوس نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(ہ) تین یا سوا تین ماہ کا اسقاط ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(و) حمل کے مہینے یاد نہیں اور اسقاط کے بعد بچے کے اعضاء کی بناوٹ و عدمِ بناوٹ کا پتہ بھی نہ چلے تو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال ٧ : (الف) ''کرسف'' کی تعریف کر کے اس کا حکم بتائیں؟ باکرہ اور ثیبہ کا فرق ہو تو اس کی وضاحت کریں؟

(ب) کرسف رکھنے کا جائز اور ناجائز طریقہ واضح کیجیے؟

(ج) کرسف کے کس حصہ پر خون پہنچنے سے حیض شروع ہوگا؟

سوال ٨ : عادت یاد رکھنے سے کیا مراد ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال ٩ : (الف) معتادہ کے حیض کی ابتدا وانتہا دونوں طہر سے ممکن ہیں یا نہیں؟ اگر ہے تو تین مثالیں بیان کریں؟

(ب) مبتدأہ کے حیض کی ابتدا وانتہا دونوں طہر سے ممکن ہیں یا نہیں؟ تین مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال ١٠ : حیض ونفاس کی اقل واکثر مدت بتائیں؟

﴿ سبق نمبر ٤ ﴾

ایامِ عادت سے قبل خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم

قاعدہ: طہرِ صحیح کے بعد اگر ایامِ عادت میں خون نظر آئے تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دینا ضروری ہے، [1] اگر ایامِ عادت سے پہلے نظر آئے تو ایامِ قبلیہ اور ایامِ عادت کا مجموعہ دس دن سے بڑھے گا یا نہیں، اگر نہ بڑھے تو نماز روزہ چھوڑ دے، اگر بڑھ گیا تو ایامِ قبلیہ کے خون کو حیض بنا کر ایامِ عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا ممکن ہوگا یا نہیں، اگر ممکن ہے تو نماز روزہ چھوڑ دے، اگر ممکن نہیں تو نماز روزہ نہ چھوڑے۔

قاعدہ مذکورہ کا حاصل: اس کی کل تین صورتیں بنتی ہیں:

﴿۱﴾ ایامِ عادت سے اتنے دن پہلے خون نظر آئے کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے بڑھ جائے:

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ایامِ عادت سے قبل تک نماز پڑھے گی، مثلاً عادت حیض میں آٹھ دن اور طہر میں ۲۲ دن ہے۔ پندرہ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو ۲۲ تاریخ تک نماز پڑھے گی، چھوڑنا جائز نہیں۔ [2]

﴿۲﴾ مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے:

اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے، جیسے مثال مذکور میں ۲۰ دن طہر کے بعد خون نظر آیا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی۔ [3]

﴿۳﴾ مجموعہ دس دن سے اتنا بڑھے کہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا درست ہو، یعنی ایامِ عادت سے کم از کم ۱۸ دن پہلے آئے:

اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے۔ [4]

مثلاً: عادت حیض میں سات دن اور طہر میں ۴۰ دن ہے پھر ۲۲ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو

نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، کیونکہ شروع کے تین دن اگر مسلسل خون آ کر رک جائے پھر دوبارہ ایامِ عادت میں آئے تو شروع کے تین دن کو مستقل اور ایامِ عادت کو مستقل حیض بنانا درست ہے، اس لیے کہ دونوں کے درمیان ۱۵ دن طہرِ صحیح موجود ہے۔

قاعدہ کا حاصل: ایامِ عادت کو حیض بنا کر ان سے قبل و بعد جن ایام کو حیض بنانا ممکن ہے ان میں نماز وغیرہ چھوڑنا ضروری ہے اور جن کو حیض بنانا ممکن نہیں ان میں چھوڑنا جائز نہیں۔

حوالہ جات

۱: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكما) الكاف للمفاجات أى أول ما (رأت الدم تترك الصلاة مبتدأة كانت أو معتادة). (رسائل ابن عابدين ١/١١٠، الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

۲-۳-۴: [۲]قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكما) الكاف للمفاجات أى أول ما (رأت الدم تترك الصلاة مبتدأة كانت أو معتادة وكذا اذا جاوز عادتها فى عشرة أو ابتدأ) الدم(قبلها) أى قبل العادة، فانها تترك الصلاة كما رأته لا حتمال انتقال العادة(الا اذا كان الباقى من ايام طهرها مالو ضم الى حيضها جاوز العشرة، مثلا : امرأة عادتها فى الحيض سبعة وفى الطهر عشرون، رأت بعد خمسة عشر من طهرها دما : تؤمر بالصلاة الى عشرين) لأن الظاهر أنها ترى أيضا فى السبعة أيام عادتها، فاذا رأت قبل عادتها خمسة يزيد الدم على العشرة، واذا زاد عليها ترد الى عادتها، فلا يجوز لها ترك الصلاة قبل ايام عادتها.

[۴]هذا ما ظهر لى ـ وقال المصنف : هكذا أطلقوا،لكن ينبغى أن يقيد بما اذا لم يسع الباقى من الطهر أقل الحيض والطهر، والا فلاشك فى أن من عادتها ثلاثة فى الحيض، وأربعون فى الطهر اذا رأت بعد العشرين : تؤمر بترك الصلاة ـ انتهى أى ـ لأن ماتراه بعد العشرين لو استمر حتى بلغ ثلاثا يكون حيضا قطعا، لأنه تقدمه طهر صحيح، وما بعد هذا الثلاث الى ايام العادة طهر صحيح أيضا، فيكون فاصلا بين الدمين، ولا يضم الى الدم الثانى، وحينئذ فلا يكون الثانى مجاوزا للعشرة حتى ترد لعادتها.

[۳](ولو رأت بعد سبعة عشر تؤمر بتركها) من حين رأت، لأن عادتها سبعة، وقد رأت قبلها ثلاثة، فلم يزد على العشرة ،فيحكم بانتقال العادة، ولا ينظر الى احتمال أن ترى ايضا بعد ايام عادتها، فترد الى عادتها، وتكون الثلاثة استحاضه، لانه احتمال بعيد، فلذا تترك الصلاة فيها ـ تأمل.(رسائل ابن عابدين ١/١١٠، ١١١،ط:سهيل اكيدمى)

.... تمرین سبق نمبر ٤ ....

سوال ۱ : طہر میں ۲۰، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۷ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲ : طہر میں ۲۱، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۵ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۳ : طہر میں ۴۳، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۷ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٤ : طہر میں ۲۲، حیض میں چھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۹ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۵ : طہر میں ۲۵، حیض میں چار دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۸ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٦ : طہر میں ۴۵، حیض میں چھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۷ : طہر میں ۳۰، حیض میں سات دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۸ : طہر میں ۵۰، حیض میں نو دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۰ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۹ : طہر میں ۲۲، حیض میں تین دن کی معتادہ کو خلاف معمول پندرہ دن طہر کے بعد دم

نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۰ : طہر میں ۲۶، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۱ : طہر میں ۳۵، حیض میں سات دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۶ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۲ : طہر میں ۳۶، حیض میں آٹھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۳ : ۳۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۲۵ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۴ : ۳۵ط ــ ۸ح کی معتادہ کو ۲۲ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۵ : ۲۵ط ــ ۷ح کی معتادہ کو ۲۰ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۶ : ۳۳ط ــ ۹ح کی معتادہ کو ۲۷ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۷ : ۳۶ط ــ ۱۰ح کی معتادہ کو ۲۵ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۸ : ۳۵ط ــ ۷ح کی معتادہ کو ۲۹ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۱۹ : ۳۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۱۸ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲۰ : ۴۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۱۹ط پھر دم، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲۱ : ۲۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ ط ــ ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ ح کی معتادہ کو

۲۱ دن ۲۱ گھنٹے ۲۱ منٹ ط کے بعد دم نظر آیا، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲۲ : ۳۰دن ۵ گھنٹے ۴منٹ ط۔ ۵دن ۷ گھنٹے ۳منٹ ح کی معتادہ کو ۱۹دن ۲۰ گھنٹے ۳۰منٹ ط کے بعد دم نظر آیا، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲۳ : ۳۷دن ۲۳ گھنٹے ۵۹منٹ ط۔ ۸دن ۲۳ گھنٹے ۵۰منٹ ح کی معتادہ کو ۳۳دن ۲۲ گھنٹے ۵۵منٹ ط کے بعد دم نظر آیا، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲۴ : ۴۵دن ۵ گھنٹے ۳منٹ ط۔ ۵دن ۵ گھنٹے ۵منٹ ح کی معتادہ کو ۲۰دن ۲۰ گھنٹے ۲۰منٹ ط کے بعد دم نظر آیا، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲۵ : ۲۵دن ۱۵ گھنٹے ۶منٹ ط۔ ۴دن ۲۳ گھنٹے ۱۴ح کی معتادہ کو ۲۳دن ۱۴ گھنٹے ۱۵منٹ ط کے بعد دم نظر آیا، نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

﴿ سبق نمبر ۵ ﴾

نفاس سے متصل استحاضہ کا حکم

معتادۃ الحیض اگر نفاس کے متصل مستحاضہ بن جائے تو اس کا حیض اور طہر ہر ایک عادت کے مطابق ہوگا۔ مثلاً طہر ۲۵ دن تھا اور حیض پانچ دن تو نفاس کے بعد متصل ۲۵ دن طہر کے اور پھر پانچ دن حیض کے ہوں گے۔ غیر معتادہ اور بالغہ بالحمل کا طہر ۲۰ دن اور حیض دس دن ہوگا۔ [۱]

سیلانِ رحم

سیلانِ رحم: وہ رطوبت اور پانی جو ایام طہر میں اختتام حیض پر رحم سے بہہ کر فرج داخل سے باہر آئے [۲]، انگریزی میں اس کو ''لیکوریا'' کہا جاتا ہے۔ [۳]

سیلان رحم کے رنگ: اس کے مختلف رنگ ہیں:

(۱) خالص سفید۔

(۲) پیلا خواہ سرخی مائل سنہری یا بالکل زرد بھوسے کی طرح۔

(۳) مٹیالہ یعنی گدلے پانی کی طرح۔

(۴) خاکی یعنی خاک رنگ کا رقیق پانی۔

(۵) سبز۔ [۴]

تنبیہ: عام کتب میں آخری چار کو ''الوان الدماء'' کہا گیا ہے۔

سیلانِ رحم کے متفرق مسائل

(۱) جس کو ایام حیض میں سرخ یا سیاہ رنگ آتا ہو اور ایام طہر میں ان کے سوا دوسرے رنگ آتے ہوں تو ان میں سے معمول کے مطابق جو بھی رنگ آئے اس سے حیض ختم ہو جائے گا اور طہر شروع ہو جائے گا۔ [۵]

(۲) بیاضِ خالص کے سوا سبز، زرد، مٹیالا اور خاکی رنگ ایام حیض ونفاس میں حیض ونفاس ہوں گے۔ ۶

(۳) بہشتی زیور میں آئسہ سے متعلق یہ لکھا ہے کہ سرخ، سیاہ کے علاوہ دوسرے رنگ جو آئسہ بننے سے پہلے حیض میں آتے تھے اگر آجائیں تو حیض ہوگا ۷ یہ قول غیر مفتی بہ ہے۔ مفتی بہ قول یہ ہے کہ آئسہ صرف سرخ اور سیاہ دم سے حائضہ بن سکتی ہے اور بس۔ ۸

(۴) سیلان کا تر ہونے کی حالت میں جو رنگ ہو اسی کا اعتبار ہے۔ لہٰذا اگر ابتدا میں سرخ معلوم ہو رہا ہو اور سوکھنے کے بعد سفید، تو اس کو سرخ سمجھا جائے گا۔ ۹

(۵) سیلان نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ سے زیادہ کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو اس کے دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ ۱۰ (مزید تفصیل صفحہ ۱۴۱ پر)

(۶) بعض کو سیلان معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے آتا ہے جس کی وجہ سے اس کو نماز کے درمیان وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، ایسی مریضۂ سیلانِ رحم کے لیے حفاظتِ وضو کی تدبیر یہ ہے کہ نماز شروع کرنے سے قبل فرج داخل کے اندر کرسف اس طرح رکھے کہ اس کا کچھ حصہ فرج خارج میں بھی ہو۔ رطوبت جب تک کرسف کے اس حصہ تک نہ آئے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے اس وقت تک اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ ۱۱

حوالہ جات

لے :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : (الفصل الرابع) فی أحكام(الاستمرار) أی استمرار الدم وزيادته علی اكثر المدة (هو ان وقع فی المعتادة فطهرها وحيضها ما اعتادت) فترد اليها فيهما (فی جميع الأحكام)....(وان وقع)أی الاستمرار (فی المبتدأة)فلا يخلو اما أن تبلغ بالحيض أو بالحبل فحيضها من أول الاستمرار عشرة، وطهرها عشرون.

(رسائل ابن عابدين ۱/ ۹۴ ،الرسالة الرابعة : منهل الواردين من بحار الفيض علی ذخر المتأهلين فی مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمی)

ـــ (البحر الرائق ۱/ ۳۸۱،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانية ۱/ ۴۹۹،۵۳۸،ط:مكتبه فاروقيه)

۲ :امداد الفتاوی ۱/ ۱۱۲ ،ط:مكتبه دار العلوم

۳ : فيروز اللغات ص :۱۲۳۶

۴ : (الفتاویٰ التاترخانية ۱/ ۴۷۴،۴۷۵،ط:مكتبه فاروقيه)

۵ :قال العلامة عالم بن العلاء الانصاری رحمه الله تعالیٰ : وكان الشيخ ابو منصور الماتريدی رحمه الله ......يقول : إذا اعتادت المرأة أن تری أيام الطهر صفرة و أيام الحيض حمرة فحكم صفرتها يكون حكم الطهر حتی لو امتدت هی بها لم يحكم لها بالحيض فی شیء من هذه الصفرة.(الفتاوی التاتارخانية ۱/ ۴۷۴،ط:مكتبه فاروقيه)

ـــ (المحيط البرهانی ۱/ ۳۹۸،ط:ادارة القرآن)

ـــ (البنايه ۱/ ۶۲۶ ،ط:رشيديه)

۶ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ: (وفی غير الآيسة ما عدا البياض الخالص من الألوان) كالخضرة وغيرها من الخمسة السابقة (فی حكم الدم) فی مدة الحيض والنفاس.(رسائل ابن عابدين ۱/ ۸۴،ط:سهيل اكيدمی)

۷ :بهشتی زيور ۲/ ۵۷،ط:مير محمد كتب خانه

۸ : قال العلامة الحصكفی رحمه الله تعالیٰ : (ولا يحد اياس بمدة، بل هو ان تبلغ من السن مالا تحيض مثلها فيه) فاذا بلغته وانقطع دمها حكم باياسها(فما رأته بعد الانقطاع حيض ......(وقيل يحد بخمسين سنة وعليه المعول) والفتوی فی زماننا مجتبی وغيره(تيسيراً) ......(ومارأته بعدها) أی المدة المذكورة(فليس بحيض فی ظاهرا المذهب الا اذا كان دمًا خالصا فحيض.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ تحت قوله (وانقطع دمها): ......وقيدوه بأن يكون أحمر أو أسود فلو أصفر أو أخضر أو تربية لا يكون حيضا ومنهم من لم يتصرف فيه فقال : إذا رأته علی العادة الجارية وهو يفيد أنها إذا كانت عادتها قبل الإياس أصفر فرأته كذلک أو علقا فرأته كذلک كان حيضا .اهـ .فتح من العدة .والذی يظهر هو الثانی. رحمتی.............. (قوله :

دما خالصا): أى كالأسود والأحمر القانى. درر. (الشامية ۱/۳۰۳،۳۰۴،ط :سعيد)

۹ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : تحت قوله (قوله ككدرة وتربية) ثم المعتبر حالة الرؤية لا حالة التغير كما لو رأت بياضا فاصفر باليبس أو رأت حمرة أو صفرة فابيضت باليبس. (الشامية ۱/۲۸۹،ط:سعيد)

ـ وكذا لورأت حمرة أو صفرة فاذا يبست ابيضت يعتبر حالة الرؤية لا حالة التغير بعد ذلك. (البحر الرائق ۱/۳۳۴،ط:رشيديه)

۱۰ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : تحت قوله (قوله برطوبة الفرج) ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعا ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد أو قبيله .

(الشامية ۱/۳۱۳،ط:سعيد)

ـ قال العلامة المرغيناني رحمه الله تعالىٰ : والمستحاضة ومن به سلس البول والرعاف الدائم والجرح الذى لا يرقأ يتوضئون لوقت كل صلاة فيصلون بذلك الوضوء فى الوقت ما شاء وا من الفرائض والنوافل. (الهداية ۱/۶۵،ط:رحمانيه)

۱۱ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالى : (كما) ينقض (لو حشا إحليله بقطنة وابتل الطرف الظاهر) هذا لو القطنة عالية أو محاذية لرأس الإحليل وإن متسفلة عنه لا ينقض وكذا الحكم فى الدبر والفرج الداخل (وإن ابتل) الطرف (الداخل لا) ينقض .

(الشامية ۱/۱۴۸،۱۴۹،ط:سعيد)

.... تمرین سبق نمبر ۵ ....

سوال ۱ : سیلانِ رحم کی تعریف کیجیے؟

سوال ۲ : سیلانِ رحم کے کتنے رنگ ہیں اور کیا کیا ہیں؟

سوال ۳ : ایک عورت کو ایام حیض میں سرخ اور ایام طہر میں سیلان رحم سبز یا زرد رنگ آنے کا معمول ہے تو اس کے حیض اور طہر کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ٤ : آٹھ دن کی معتادہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا اس کے بعد ۱۴ دن پیلا رنگ آتا رہا پھر سفید رنگ آنے لگا (یہ بھی یاد رہے کہ اس عورت کا گزشتہ معمول سیلان رحم میں پیلا رنگ تھا) پوچھنا یہ ہے کہ اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال ٥ : بعض عورتوں کو معمول سے ہٹ کر کثرت سے سیلان آتا ہے۔ ایسی عورت نماز کے لیے حفاظتِ وضو کی کیا تدبیر اختیار کرے؟

سوال ٦ : مبتدأہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا پھر چار دن سبز رنگ کا آیا پھر سفید رنگ شروع ہو گیا جبکہ سیلان رحم میں کسی رنگ کا کوئی معمول نہیں ہے یہ معتادہ بن گئی یا نہیں؟

سوال ۷ : سات دن کی معتادہ کو پانچ دن تک سرخ رنگ آیا پھر چار دن ایسا رنگ آیا کہ دیکھنے میں سرخ لگ رہا تھا لیکن جب کپڑے پر سوکھ گیا تو پیلے رنگ کا ہو گیا اس کے بعد سفید سیلان شروع ہو گیا تو اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال ۸ : رنگ کا اعتبار تری کی حالت میں کیا جائے گا یا سوکھنے کی حالت میں؟

سوال ۹ : آئسہ کس رنگ کے خون سے دوبارہ حائضہ بن سکتی ہے؟

سوال ۱۰ : معتادۃ الحیض، غیر معتادہ، بالغہ بالحمل اگر نفاس کے متصل مستحاضہ بن جائیں تو ان کے حیض اور طہر کا حکم بتائیں۔

﴿سبق نمبر ٦﴾

احکام مبتدأہ حائضہ

(۱) مبتدأہ کو جب دس دن یا اس سے کم خون (دمِ صحیح) آئے تو یہ اس کا حیض ہوگا اس کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ جتنے دن پاک رہے وہ طہر ہوگا۔ [۱]

(۲) اگر اس کا دم دس دن سے گزر گیا تو دس دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔ [۲]

(۳) طہرِ متخلّل کا حکم یہاں بھی وہی ہے کہ پندرہ سے کم دمِ متوالی کے حکم میں ہے اور پندرہ یا اس سے زائد فاصل ہے، لہٰذا اگر مبتدأہ کو پہلی تاریخ سے چار دن دم آیا پھر ۵ سے ۱۸ تک طہر رہا اس کے بعد ۱۹ کو پھر دم آیا تو اس صورت میں یکم تا دس دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ اور ابتداء دم سے ہوگی اور انتہا طہر سے۔ [۳]

(۴) اس کے نفاس کا بھی یہی حکم ہے چالیس تک جتنے دن خون آئے وہ نفاس کا ہوگا البتہ جب چالیس سے بڑھ جائے تو زائد استحاضہ ہوگا اور طہرِ متخلّل یہاں بھی ممکن ہے، جیسے ولادت کے ایک دن کے بعد خون بند ہوا اور ۳۸ دن تک بند رہا پھر ایک دن یعنی چالیسویں دن خون آیا تو طہرِ متخلّل کو دمِ متوالی کی طرح سمجھ کر چالیس دن نفاس ہوگا، طہر کے دنوں میں اگر روزے رکھ چکی ہے تو ان کی قضا بھی ضروری ہوگی۔ [۴]

حوالہ جات

[۱] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان رأت مبتدأة دما وطهرا صحيحين، ثم استمر الدم: تكون معتادة، وقد سبق حكمها) قريبا (مثاله : مراهقة رأت خمسة دما وأربعين طهرا،ثم استمر الدم) فقد صارت معتادة، فترد في زمن الاستمرار الى عادتها.

(رسائل ابن عابدين ١ /٩٤ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمی)

[۲] : قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : (والناقص) عن أقله (والزائد) على

أكثره......(استحاضة).

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله والزائد على أكثره) أى فى حق المبتدأة.
(الشامية ١/٢٨٤، ٢٨٥،ط:سعيد)

ـ (رسائل ابن عابدين ١/٩٤،ط:سهيل اكيدمى)

۳-۴: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولا تنس كون الطهر الناقص) عن خمسة عشر يوما(كالمتوالى) أى كالدم المتصل بماقبله وبما بعده، فلا يفصل بين الدمين مطلقا، ويجعل كله أو بعضه حيضا......(فان رأت المبتدأة ساعة) أى حصة من الزمان(دما ثم أربعة عشر يوما طهرا، ثم ساعة دما) فهذا طهر ناقص، وقد وقع بين دمين، فلا يفصل بينهما بل يكون كالدم المتوالى ،وحينئذ (فالعشرة من أوله) اى مارأت : (حيض فتغتسل) عند تمام العشرة، وان كان على طهر(وتقضى صومها) ان كانت فى رمضان (فيجوز ختم حيضها) أى المبتدأة (بالطهر) كما فى هذا المثال(لا بدؤها) لأن الطهر الذى يجعل كالدم المتوالى لا بد أن يقع بين دمين، فيلزم فى المبتدأة جعل الأول منهما حيضا بالضرورة، بخلاف المعتادة، فان الدم الأول قد يكون قبل ايام عادتها، فيجعل الطهر الواقع فى أيام عادتها هو الحيض وحده، ولذا جاز بدؤ حيضها وختمه بالطهر.(ولو ولدت) أى المبتدأة(فانقطع دمها) بعد ساعة مثلا(ثم رأت آخر الأربعين) اى فى آخر يوم منها(دما : فكله نفاس) لما مر فى المقدمة : أن الطهر المتخلل فى الاربعين قليلا كان أو كثيرا كله نفاس، لأن الأربعين فى النفاس كالعشرة فى الحيض، وجميع ما تخلل فى العشرة حيض، فكذا فى الاربعين.(رسائل ابن عابدين ١/٨٦،ط:سهيل اكيدمى)

ـ وقال رحمه الله تعالىٰ ايضاً : (والطهر الناقص) عن أقله(كالدم المتوالى) لأنه طهر فاسد. كما فى "الهداية"(لا يفصل بين الدمين) بل يجعل الكل حيضا ان لم يزد على العشرة والا فالزائد عليها أو على العادة استحاضة(مطلقا)......(وكذا الطهر الفاسد) المتخلل بين الدمين(فى النفاس) لا يفصل بينهما ويجعل كالدم المتوالى، حتى لو ولدت فانقطع دمها ثم رأت آخر الأربعين : دما ، فكله نفاس.(رسائل ابن عابدين ١/٧٨، ٧٩،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ(البحر الرائق ١/٣٥٦،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٤٨٦، ٥٣٨،ط:مكتبه فاروقيه)

.... تمرین سبق نمبر ٦ ....

سوال ۱ : مبتدأہ کو پانچ دن خون آیا، چھ سات کو بند ہو گیا آٹھ کو پھر خون آ کر ۱۸ دن طہر رہا، حیض وطہر متعین کریں؟

سوال ۲ : مبتدأہ کو ۲ دن خون آیا پھر تین دن پاک رہ کر دو دن خون آیا پھر ایک دن پاک رہنے کے بعد سات دن خون آیا اس کے بعد پچیس دن پاک رہی، حیض وطہر متعین کریں؟

سوال ۳ : مبتدأہ آٹھ دن خون آنے کے بعد تین دن پاک رہی پھر پانچ دن خون آیا پھر سات دن پاک رہی پھر چار دن خون آ کر سولہ دن پاک رہی۔ حیض وطہر متعین کریں؟

سوال ٤ : مبتدأہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بج کر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور گیارہ دن کے بعد آئندہ منگل کو صبح سات بج کر بیس منٹ پر بند ہوا، ایامِ حیض کی تعیین کریں؟

سوال ۵ : مبتدأہ کو اتوار کے دن شام چھ بج کر پانچ منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح نو بج کر چالیس منٹ پر بند ہوا، ایامِ حیض کی تعیین کریں؟

سوال ٦ : مبتدأہ بالنفاس کو پانچ دن خون آیا پھر ۲۰ دن بند رہا پھر ۱۳ دن خون آیا پھر ایک دن خون بند ہو کر پندرہ دن خون آیا، پھر پاک ہو گئی، نفاس اور استحاضہ متعین کریں؟

سوال ۷ : مبتدأہ بالنفاس کو ایک گھنٹہ خون آنے کے بعد ۳۵ دن ۲۰ گھنٹے خون بند رہنے کے بعد ۱٦ گھنٹے ۱۵ منٹ خون آیا، نفاس متعین کریں؟

سوال ۸ : مبتدأہ بالنفاس کو ۳۹ دن طہر کے بعد ایک گھنٹہ خون آیا پھر چار گھنٹے پاک رہی اس

کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۹ : مبتدأہ بالنفاس کو ۳۵ دن طہر کے بعد تین گھنٹے خون آیا پھر آٹھ گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۱۰ : مبتدأہ بالنفاس کو بیس دن طہر کے بعد چار گھنٹے خون آیا پھر پانچ دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۱۱ : مبتدأہ بالنفاس کو دو دن طہر کے بعد ۳۵ دن خون آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۱۲ : مبتدأہ بالنفاس کو ۳۳ دن طہر کے بعد ایک دن خون آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

﴿سبق نمبر ۷﴾

مبتدأہ کے انقطاعِ حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام

اس کی کل تین صورتیں ہیں:

﴿۱﴾ مبتدأہ کا خون تین دن پورا ہونے سے پہلے بند ہو گیا۔ اس کے احکام یہ ہیں:

(الف) بدوں غسل نماز شروع کردے البتہ دس دن تک نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر واجب ہے۔ [۱]

(ب) نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو ورنہ تشبہ بالصائمین کرے۔ [۲]

(ج) اس صورت میں انقطاع کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں ہے۔ [۳]

(د) دس دن تک خون نظر آیا خواہ معمولی ایک قطرہ کیوں نہ ہو تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دے۔ [۴]

(ہ) دس دن تک شوہر کے لیے اس سے وطء حرام ہے۔ [۵]

﴿۲﴾ مبتدأہ کا خون تین دن کے بعد اکثر مدت سے پہلے بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(الف) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ اس پر اکثر مدتِ حیض (دس دن) پورا ہونے تک نماز کے مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر مستحب ہے، واجب نہیں۔ [۶]

(ب) اگر نماز کے وقت کے آخر میں خون بند ہوا تو غسل اور لفظِ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگی جس کی قضا ضروری ہے، اس مقدار سے کم باقی ہے تو ضروری نہیں۔ [۷]

(ج) اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے پاک ہوگئی جس میں غسل اور لفظ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظِ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے درست ہے اس سے کم وقت باقی تھا یا صبح صادق کے بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔ [۸]

(د) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔[۹]

(ہ) دس دن تک اگر خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو نماز، روزہ، وطء سب چھوڑ دے۔[۱۰]

(و) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لیے وطء جائز ہے۔[۱۱]

(ز) اگر عورت مسلمان ہے تو جوازِ وطء کے لیے ان امور ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کا پایا جانا ضروری ہے:

(الف) غسل کرے اگر چہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

(ب) پانی سے عجز کی صورت میں تیمّم کرے، تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں، پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا اصح ہے۔

(ج) کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہوجائے (یعنی جب پاک ہوئی تو نماز کا صرف اتنا وقت باقی تھا جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام ہوسکیں جب یہ وقت گزر جائے تو وطء حلال ہے اگر چہ غسل نہ کیا ہو)۔[۱۲]

تنبیہ نمبر ۱: امرِ ثالث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کا طلوع شمس کے بعد یا اس سے اتنا تھوڑا پہلے جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام نہ ہوسکیں خون رک گیا تو غسل یا تیمّم سے پہلے اس کے ساتھ عصر کا وقت آنے سے قبل وطء جائز نہیں اسی طرح عشاء کے بعد یا اس سے معمولی پہلے خون رکنے کی صورت میں صبح صادق سے پہلے غسل اور تیمّم کے بغیر وطء جائز نہیں۔[۱۳]

تنبیہ نمبر ۲: امور ثلاثہ میں سے کوئی امر نہیں پایا گیا لیکن اکثر مدت گزر گئی تو ان امور کے بغیر بھی وطء جائز ہے جیسے حیض میں دس دن پورے ہونے سے ایک گھنٹہ قبل خون بند ہوگیا اور وقتِ انقطاع طلوعِ شمس کے بعد متصل تھا تو ایک گھنٹہ گزرنے پر اس کے ساتھ وطء جائز ہے اگر چہ امور ثلاثہ میں سے یہاں کوئی امر موجود نہ ہو۔[۱۴]

تنبیہ نمبر۳: یہاں غسل سے فرض غسل مراد ہے اور وقتِ غسل میں پانی بھرنا، کپڑے اتارنا اور نہانے کی جگہ پردہ وغیرہ لگانا سب داخل ہیں۔[۱۵]

﴿۳﴾ مبتدأہ کا خون دس دن مکمل ہونے پر بند ہوگیا۔ اس کے احکام یہ ہیں:

(الف) غسل کر کے فوراً نماز شروع کردے۔[۱۶]

(ب) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ''اللّٰہ'' کہنے کی مقدار باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضا ضروری ہے اس سے کم باقی ہے تو نہیں۔[۱۷]

(ج) صبح صادق سے ایک لحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے صبح صادق کے ساتھ یا بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔[۱۸]

(د) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔[۱۹]

(ہ) بدوں غسل وطء جائز ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔[۲۰]

تنبیہ نمبر۱: نفاس میں پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس کا خون اگر چالیس دن سے پہلے بند ہوگیا تو اس کا حکم بھی مبتدأہ کی دوسری صورت کی طرح ہے۔

تنبیہ نمبر۲: نفاس میں پہلا بچہ پیدا ہونے کے بعد اگر خون چالیس دن پر بند ہوگیا تو اس کا حکم مبتدأہ کی تیسری صورت کی طرح ہے۔

اوقات مستحبہ غیر مکروہہ

(۱)	فجر	طلوع سے پندرہ منٹ قبل تک[۲۱]
(۲)	ظہر	مثلِ اول کے ختم تک[۲۲]
(۳)	عصر	غروب سے پندرہ منٹ قبل تک[۲۳]
(۴)	مغرب	شفقِ احمر کے ختم تک[۲۴]
(۵)	عشاء	نصف لیل کے ختم تک[۲۵]

حوالہ جات

لے : قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : فالحائض ان رأت ثلاثة ايام غسلت والا لا؛لعدم كونها حيضاً.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (قوله : والا لا)أى، وان لم تره ثلاثة ايام لا تغسل بالاجماع كما نقلناه آنفا عن السراج والمعراج.(الشامية ۲/۲۴۷،ط:سعيد)

ــ قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ :(وان) انقطع لدون أقله تتوضا وتصلى فى آخر الوقت .

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ :(قوله لدون أقله) أى أقل الحيض وهو ثلاثة ايام(قوله فى آخر الوقت) أى وجوبا بركوى، والمراد آخر الوقت المستحب دون المكروه كما هو ظاهر سياق كلام الدرو وصدر الشريعة.(الشامية ۱/۲۹۴،ط:سعيد)

ﷺ : قال العلامة الموصلى رحمه الله تعالى : واقل الحيض ثلاثة ايام ولياليها واكثره عشرة بلياليهاوما نقص عن اقله وما زاد على اكثره استحاضة، وهو لا يمنع الصوم ولا الصلاة.

(الاختيار لتعليل المختار ۱/۲۶،۲۷،ط:دار الكتب العلمية)

ـــ وفى الهندية :جاز صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية ذلك اليوم أو بنية مطلق الصوم أو بنية النفل من الليل إلى ما قبل نصف النهار وهو المذكور فى الجامع الصغير وذكر القدورى ما بينه وبين الزوال والصحيح الأول .... وإنما تجوز النية قبل الزوال إذا لم يوجد قبل ذلك بعد طلوع الفجر ما ينافى الصوم وإذا وجد قبله ما ينافيه من الأكل والشرب والجماع عامدا أو ناسيا فلا تجوز النية بعد ذلك هكذا فى شرح الطحاوى .

(الفتاوى الهندية ۱/۱۹۵،ط:رشيديه)

ـــ وقال العلامة العينى رحمه الله تعالىٰ : قال فى الجامع الصغير أجزأته النية : (قبل نصف النهار) : أى النهار الشرعى، وهو من طلوع الفجر الى الغروب، ونصف النهار من ذلك وقت الضحوة الكبرى (وهو) : أى الذى ذكره فى الجامع.(الأصح) لأنه لا بد من وجود النية فى اكثر النهار، ونصفه من وقت طلوع الفجر الى وقت الضحوة(الكبرى) ،فتشترط النية قبلها : أى قبل الضحوة الكبرى(ليتحقق) أى النية(فى الاكثر) أى فى اكثر النهار.

(البناية شرح الهداية ۳/۲۰۷،ط:رشيديه)

ـــ وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (وتصوم) ان انقطع ليلا، (أوتشبه) بالصائم، أى تمسك عن المفطرات بقية اليوم ان انقطع نهارا لحرمة الشهر.

(رسائل ابن عابدين ۱/۹۳،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (مجمع الانهر ۱/۳۷۳،ط:دار الكتب العلمية)

۳ :قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ: روى عن مولاة عائشة قالت كان النساء يبعثن إلى عائشة بالدرجة التى فيها الكرسف فيه الصفرة من دم الحيض لتنظر إليه فتقول لا تعجلن حتى ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيض رواه مالك فى الموطإ..........وفى فتح القدير ومقتضى المروى فى الموطإ والبخارى أن مجرد الانقطاع دون رؤية القصة لا يجب معه أحكام الطاهرات وكلام الأصحاب فيما يأتى كله بلفظ الانقطاع حيث يقولون وإذا انقطع دمها فكذا مع أنه قد يكون انقطاع بجفاف من وقت إلى وقت ثم ترى القصة فإن كانت الغاية القصة لم تجب تلك الصلاة وإن كان الانقطاع على سائر الألوان وجبت وأنا متردد فيما هو الحكم عندهم بالنظر إلى دليلهم وعباراتهم فى إعطاء الأحكام .والله أعلم .ورأيت فى مروى عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد عن ريطة مولاة عمرة عن عمرة أنها كانت تقول للنساء إذا أدخلت إحداكن الكرسف فخرجت متغيرة فلا تصلى حتى لا ترى شيئا وهذا يقتضى أن الغاية الانقطاع..........فقد علمت أن القصة مجاز عن الانقطاع وأن تفسيرها بأنها شيء كالخيط ذكره بصيغة يقال الدالة على التمريض ويدل على أن المراد بها الانقطاع آخر الحديث وهو قوله تريد بذلك الطهر من الحيض فثبت بهذا أن دليلهم موافق لعباراتهم كما لا يخفى.

(البحر الرائق ۱/۳۳۴، ۳۳۵،ط:رشيدية)

ـــ (الشامية ۱/۲۸۹،ط:سعيد)

۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان عاد) فى الوقت او بعده فى العشرة، كما يأتى(بطل الحكم بطهارتها فتقعد) عن الصلاة والصوم.

(رسائل ابن عابدين ۱/۹۳،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۴۸۵،ط:مكتبه فاروقيه)

۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : واختلفوا فى المبتدأة أيضا .والصحيح أنها تترك بمجرد رؤيتها الدم كما فى الزيلعى والاحتياط أن لا يأتيها زوجها حتى يتيقن حالها نوح أفندى.(الشامية ۱/۳۰۱،ط:سعيد)

ـــ قال العلامة الطحطاوى رحمه الله تعالى : وأهمل الشارح حكم الجماع ويظهر عدم حله بدليل مسألة انقطاعه على الأقل وهو دون العادة .

(حاشية الطحطاوى على الدر المختار ۱/۱۵۱،ط:المكتبة العربية)

ـــ (الشامية ۱/۲۹۴،ط:سعيد)

۶ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ :(ويحل وطؤها إذا انقطع حيضها لأكثره......وان......لأقله) فان لدون عادتها لم يحل......وان لعادتها......(لا) يحل(حتى تغتسل).

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله وإن لأقله) اللام بمعنى بعد ط(قوله وإن لعادتها) وكذا لو كانت مبتدأة درر .(قوله حتى تغتسل) قد علمت أنه يستحب لها تأخيره إلى آخر الوقت المستحب دون المكروه .قال في المسبوط : نص عليه محمد في الأصل .قال : إذا انقطع في وقت العشاء تؤخر إلى وقت يمكنها أن تغتسل فيه وتصلي قبل انتصاف الليل وما بعد نصف الليل مكروه بحر.(الشامية ١/٢٩٤،ط:سعيد)

ے۔ ٨ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (فحكمها في حق الصلاة انها يلزمها القضاء ان بقى من الوقت قدر التحريمة، وقدر الغسل أو التيمم عند العجز عن الماء فزمان الغسل أو التيمم حيض و نفاس حتى اذا لم يبق بعد) اى بعد زمان الغسل أو التيمم(من الوقت مقدار التحريمة لا يجب القضاء و) حتى (لا يجزيها الصوم ان لم يسعهما) أى الغسل والتحريمة(الباقى من الليل قبل الفجر).(رسائل ابن عابدين ١/٩١،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (قوله والتحريمة) وهى "الله" عند أبى حنيفة و "الله اكبر" عند ابى يوسف، والفتوىٰ على الاول كما فى المضمرات قهستانى.

(الشامية ١/٢٩٥،ط:سعيد)

ـــ وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (وتصوم) ان انقطع ليلا، (أوتشبه) بالصائم، أى تمسك عن المفطرات بقية اليوم ان انقطع نهارا لحرمة الشهر.

(رسائل ابن عابدين ١/٩٣،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (مجمع الانهر ١/٣٧٣،ط:دار الكتب العلمية)

٩ : انظر رقم الحاشية : ٣

١٠ : انظر رقم الحاشية : ٤

١١ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان انقطع قبل اكثر المدة فهى ان كانت كتابية تطهر بمجرد انقطاع الدم) فللزوج المسلم وطؤها فى الحال.

(رسائل ابن عابدين ١/٩١،ط:سهيل اكيدمى)

١٢ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان كانت مسلمة فحكمها فى حق الصلاة أنها يلزمها القضاء .... ولا يجوز وطؤها) أى وطئ من انقطع دمها قبل أكثر المدة......(الا أن تغتسل) وان لم تصل به (أو تتيمم) عند العجز عن الماء(فتصلى) بالتيمم، وهو الصحيح من المذهب.......... وقيل : لا تشترط الصلاة بالتيمم ،ونقل فى "السراج" أنه الأصح.(أو أن تصير صلاة دينا فى ذمتها) وذلک بأن يبقى من الوقت بعد الانقطاع مقدار الغسل والتحريمة، فانه

یحکم بطهارتها بمضی ذلک الوقت، ویجب علیها القضاء و ان لم تغتسل، ولزوجها وطؤها بعده، ولو قبل الغسل.(رسائل ابن عابدین ۱/۹۲،ط:سہیل اکیڈمی)

۱۳ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (حتی لو انقطع قبیل طلوع الشمس) بزمان یسیر لا یسع الغسل ومقدماته والتحریمة : (لا یجوز وطؤها حتی یدخل وقت العصر، وکذا لو انقطع قبیل العشاء حتی یطلع الفجر ان لم تغتسل، أو تتیمم فتصلی) الشرطیة قید للصورتین.(رسائل ابن عابدین ۱/۹۲،ط:سہیل اکیڈمی)

۱۴ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (الا أن یتم اکثر المدة) ای مدة الحیض أو النفاس(قبلهما) أی قبل الغسل والتیمم؛ فانه بعد تمام اکثر المدة یحل الوطئ بلا شرط کما مر.(رسائل ابن عابدین ۱/۹۲،ط:سہیل اکیڈمی)

۱۵ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : المراد بالغسل ما یشمل مقدماته، کالاستقاء، وخلع الثوب، والتستر عن الأعین ــ وفی شرح البزدوی : ولم یذکروا أن المراد به الغسل المسنون أو الفرض، والظاهر الفرض؛ لأنه یثبت به رجحان جانب الطهارة.

(رسائل ابن عابدین ۱/۹۲،ط:سہیل اکیڈمی)

ــ (الشامیة ۱/۲۹۵،ط:سعید)

۱۶ : وإذا انقطع لعشرة أو أکثر فبمضی العشرة یحکم بطهارتها ویجب علیها الاغتسال.

(دررالحکام شرح غرر الاحکام ۱/۴۲،ط:دار احیاء الکتب العربیة)

ــ (الشامیة ۱/۲۳۸،ط:سعید)

ــ (الفتاویٰ الهندیة ۱/۳۹،ط:رشیدیة)

۱۷ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (ولو بقی من وقت فرض مقدار أن تقول"الله" یجب قضاؤه، والا)أی و ان لم یبق منه هذا المقدار فلا قضاء ولا أداء.
(رسائل ابن عابدین ۱/۹۰،۹۱،ط:سہیل اکیڈمی)

۱۸ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (فان انقطع) ای مضت مدة الاکثر(قبل الفجر) بساعة ولو قلت سراج(فی رمضان یجزیها صومه).(رسائل ابن عابدین ۱/۹۱،ط:سہیل اکیڈمی)

ــــ وقال رحمه الله تعالیٰ ایضاً : (وتصوم) ان انقطع لیلا، (أوتشبه) بالصائم، أی تمسک عن المفطرات بقیة الیوم ان انقطع نهارا لحرمة الشهر.

(رسائل ابن عابدین ۱/۹۳،ط:سہیل اکیڈمی)

ــ (مجمع الانهر ۱/۳۷۳،ط:دار الکتب العلمیة)

۱۹ : انظر رقم الحاشیة : ۳ تحت الدرس.

۲۰ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ان انقطع الدم على اكثر المدة فى الحيض وفى النفاس يحكم بطهارتها، حتى يجوز وطؤها بدون الغسل، لكن لا يستحب)بل يستحب تأخيره لما بعد الغسل.(رسائل ابن عابدين ١/٩٠،ط:سهيل اكيدمى)

۲۱ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ : (وقت) صلاة (الفجر)...... ...... (من) أول (طلوع الفجر الثانى) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (إلى قبيل (طلوع ذكاء) بالضم غير منصرف اسم الشمس .(الشامية ١/٣٥٧،٣٥٩،ط:سعيد)

ـ فتاویٰ محمودیہ ۲۱/۴۴۵، ط: فاروقیہ

۲۲ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ :(ووقت الظهر من زواله) أى ميل ذكاء عن كبد السماء (إلى بلوغ الظل مثليه) وعنه مثله وهو قولهما وزفر والأئمة الثلاثة .قال الإمام الطحاوى : وبه نأخذ .وفى غرر الأذكار : وهو المأخوذ به .وفى البرهان : وهو الأظهر .لبيان جبريل .وهو نص فى الباب .وفى الفيض : وعليه عمل الناس اليوم وبه يفتى.(سوى فىء).

(الشامية ١/٣٥٩،ط:سعيد)

۲۳ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ :(ووقت العصر منه الى) قبيل(الغروب) .

(الشامية ١/٣٦٠،ط:سعيد)

۲۴ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ : (و) وقت (المغرب منه إلى) غروب (الشفق وهو الحمرة) عندهما وبه قالت الثلاثة وإليه رجع الإمام كما فى شروح المجمع وغيرها فكان هو المذهب .(الشامية ١/٣٦١،ط:سعيد)

۲۵ : قال الامام السرخسى رحمه الله تعالىٰ : وانما تؤخر الى آخر الوقت المستحب دون المكروه ، نص عليه محمد رحمه الله تعالىٰ فى آخر الكتاب فقال: اذا انقطع الدم عنها فى وقت العشاء فانها تؤخر الصلاة الى وقت يمكنها ان تغتسل فيه و تصلى قبل انتصاف الليل ووقت العشاء يبقى الى طلوع الفجر ولكن التاخير الى ما بعد نصف الليل مكروه.

(المبسوط للسرخسى ٣/٢٢٠،ط:رشيديه)

...... تمرین سبق نمبر ۷ ....

سوال ۱ : مبتدأہ کا خون ۵ دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ۲ : رمضان کے مہینے میں صبح صادق سے پانچ منٹ قبل مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا خون ایک دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟؟

سوال ۳ : مسلمان، مبتدأہ کا خون ۹ دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ٤ : ۱۵ محرم کو عصر کا وقت ختم ہونے سے ایک منٹ قبل مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا خون ۱۱ دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ۵ : ماہِ رمضان میں صبح صادق سے ۱۵ منٹ قبل مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا خون پونے دو دن آکر بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ٦ : مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا خون ماہِ صفر میں عصر کی نماز سے آدھا گھنٹہ پہلے ۱۳ دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ۷ : مسلمان، مبتدأہ کا خون ۷ دن کے بعد صبح صادق کے وقت بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ۸ : مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا خون ماہِ محرم میں ۱۲ دن کے بعد نمازِ عصر کا وقت ختم ہونے سے دس منٹ پہلے بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ۹ : مبتدأہ کا خون ۸ دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۰ : مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا خون دو رمضان کو صبح صادق سے بیس منٹ پہلے شروع ہوا اور ایک دن کے بعد بند ہوگیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ١١ : ہندہ جو کہ غیر شادی شدہ، مسلمہ ہے کو زندگی میں پہلی بار ماہِ شوال میں خون آنا شروع ہوا اور دو دن پانچ گھنٹے کے بعد دوپہر بارہ بج کر پانچ منٹ پر بند ہو گیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ١٢ : ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آیا اور چار دن دس گھنٹے کے بعد بند ہو گیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ١٣ : مسلمان، شادی شدہ، مبتدأہ کا دم ماہِ صفر میں ۱۴ دن جاری رہنے کے بعد عصر کی نماز سے پانچ منٹ پہلے بند ہوا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ١٤ : مبتدأہ کو پانچ دن کے بعد خون بند ہو گیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ١٥ : ہندہ جو کہ مسلمان، شادی شدہ، عورت ہے، کو یکم رمضان عصر کا وقت کے ختم ہونے سے پندرہ منٹ پہلے خون شروع ہوا دو دن کے بعد پانچ بجے بند ہو گیا، پھر دو دن طہر کے بعد خون آنا شروع ہوا، یہ خون دو دن رہا، پھر پاک ہو گئی، اس کے بعد تین دن پاک رہی، پھر خون نظر آیا، پھر یہ خون تین دن تک جاری رہا پھر بند ہو گیا، اس کے احکام بتائیں؟

سوال ١٦ : عصر اور فجر کا وقت مستحب غیر مکروہ تحریر کریں؟

سوال ١٧ : مبتدأہ کتابیہ کا خون ۸ دن کے بعد بند ہو گیا اس کے احکام بتائیں؟

﴿سبق نمبر ۸﴾

احکام معتادہ حائضہ

معتادہ کا حیض اگر معمول کے مطابق آرہا ہے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ ایامِ عادت میں حیض ہوگا اور باقی طہر ہوگا۔[۱] البتہ جب معمول کے خلاف آنے لگے تو پھر اس کے احکام کا سمجھنا انتہائی ضروری اور دشوار ہے لہٰذا پہلے اس کے لیے ایک قاعدہ ذکر کیا جاتا ہے پھر امثالِ مختلفہ سے اس کی وضاحت کی جائے گی۔

قاعدہ: معتادۃ الحیض کو اگر خلافِ عادت دم آیا تو یہ دو حال سے خالی نہ ہوگا، دس دن سے متجاوز ہوگا یا نہ ہوگا، اگر ہے تو ایامِ عادت کا دم نصاب حیض ہوگا یا نہ ہوگا، اگر ہے تو ایامِ عادت کے موافق ہوگا یا نہیں، اگر ہے تو عادت باقی رہے گی، اور نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی اور زمان کے اعتبار سے باقی رہے گی، اگر نصابِ حیض نہیں تو زمان کے اعتبار سے عادت بدل گئی عدد کے اعتبار سے باقی ہے، اور اس صورت میں ابتدائے دم سے عددِ عادت کی مقدار حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اگر دم دس دن سے متجاوز نہیں تو تمام دم حیض ہوگا پھر اگر عددِ عادت کے موافق ہو تو عدد کے اعتبار سے عادت باقی رہے گی، موافق نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، زمان کے اعتبار سے بدلے یا نہ بدلے۔[۲]

قاعدہ مذکورہ کا حاصل: اس کی کل پانچ صورتیں بنتی ہیں۔

﴿۱﴾ ایامِ عادت کا خون نصاب حیض ہو اور عدد ایامِ عادت کے مساوی ہو....

.اس کا حکم یہ ہے کہ عادتِ سابقہ باقی رہے گی عدد، زمان دونوں اعتبار سے۔ جیسے عادت پانچ

دن پہلی تاریخ سے ہے اب خلافِ معمول پہلی تاریخ سے گیارہ دن خون آیا لٰہذا سابق عادت کے موافق پہلی تاریخ تا پانچ، پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ، اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے، اب ۵۵ دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا تو شروعِ دم سے پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔ ۳؎

﴿۲﴾ ایامِ عادت کا خون نصابِ حیض ہو لیکن عدد، ایامِ عادت سے کم ہو.....

اس صورت کا حکم یہ ہے کہ عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی اور زمان کے اعتبار سے باقی رہے گی جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ دن ہے اب خلافِ معمول تین تاریخ سے ۱۳ تک گیارہ دن خون آیا، لٰہذا تین سے پانچ تک تین دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اس طرح پانچ دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی عادت ہے اب ۵۷ دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا تو شروع کے تین دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔ ۴؎

﴿۳﴾ ایامِ عادت کا خون نصابِ حیض نہ ہو.....

اس کا حکم یہ ہے کہ زمان کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، عدد کے اعتبار سے باقی رہے گی جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ تک ہے اب خلاف معمول چار یا چھ تاریخ سے ۱۴ یا ۱۶ تک گیارہ دن خون آیا، لٰہذا چار سے آٹھ یا چھ سے دس تک پانچ دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے اب خلاف عادت ۵۸ دن یا ۶۰ دن طہر کے بعد گیارہ دن خون آیا تو شروع کے پانچ دن حیض ہوں گے، باقی استحاضہ۔ ۵؎

﴿۴﴾ ایامِ عادت کا خون عدد کے اعتبار سے عادت کے مطابق ہو اور زمان کے اعتبار سے نہ ہو.....اس کا حکم یہ کہ زمان کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی، عدد کے اعتبار سے باقی

رہے گی۔ جیسے عادت پہلی سے پانچ دن ہے اب خلاف عادت تین سے سات تک خون آیا یا چار سے آٹھ تک آیا لہٰذا یہ تمام پانچ دن حیض ہوگا ،اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے اب ۵۷ یا ۵۸ دن طہر کے بعد پانچ دن خون آیا تو یہ سب پانچ دن حیض ہوگا۔ ۶

﴿۵﴾ ایامِ عادت کا خون عدد کے اعتبار سے عادت کے مساوی نہ ہو....

.اس کا حکم یہ کہ عدد کے اعتبار سے عادت بدل جائے گی ،زمان کے اعتبار سے کبھی بدلے گی کبھی نہ بدلے گی۔ جیسے عادت پہلی تاریخ سے پانچ دن ہے اب خلاف معمول دوتا پانچ یا چارتا سات دن دم آیا ،تو یہ سب حیض ہوگا اور دوتا پانچ کی صورت میں عادت صرف عدد کے اعتبار سے اور چارتا سات کی صورت میں دونوں اعتبار سے بدل گئی اسی طرح عادت پانچ دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے اب ۵۷ یا ۵۸ دن طہر کے بعد تین دن دم آیا تو یہ تین دن حیض ہوگا اور عادت صرف عدد یا دونوں کے اعتبار سے بدل گئی۔ ۷

حوالہ جات

۱ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وأما المعتادة : فان رأت ما يوافقها) أى يوافق عادتها زمانا وعددا(فظاهر) أى كله حيض و نفاس.

(رسائل ابن عابدين ۱/ ۸۶ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

ـــ وقال رحمه الله تعالىٰ ايضا :(فان كان الواقع) فى زمان العادة (مساويا لعادتها عددا فالعادة باقية) فى حق العدد والزمان معًا.(رسائل ابن عابدين ۱/ ۸۷،ط:سهيل اكيدمى)

۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان رأت ما يخالفها) فى الزمان أو العدد أوفيهما فحينئذ قد تنتقل العادة، وقد لا تنتقل، ويختلف حكم ما رأت......(وان كانت) أى المخالفة(فى الحيض) فلا يخلو اما أن يجاوز الدم العشرة أولا، ......(فان جاوز الدم العشرة ، فان لم يقع فى زمانها) أى العادة (نصاب) ثلاثة أيام فاكثر، بان لم ترشيئا، أورات اقل من ثلاثة(انتقلت) أى العا دة(زمانا، والعدد بحاله، يعتبر من أول مارأت ، وان وقع) نصاب الدم فى زمان العادة

(فالواقع فی زمانها فقط حیض، والباقی استحاضة، فان کان الواقع) فی زمان العادة(مساویا لعادتها عدداً فالعادة باقیة) فی حق العدد والزمان معًا......(والا) أی ان لم یکن الواقع فی زمان العادة مساویا لها(انتقلت) ای العادة(عدداً الی مارأته)...... وان لم یجاوز) الدم العشرة (فالکل حیض، فان لم یتساویا) أی العادة والمخالفة(عددا صار الثانی عادة، والا) أی وان تساویا(فالعدد بحاله).(رسائل ابن عابدین ۱/۸۷،ط:سهیل اکیدمی)

۳ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (وان وقع) نصاب الدم فی زمان العادة (فالواقع فی زمانها فقط حیض، والباقی استحاضة، فان کان الواقع) فی زمان العادة(مساویا لعادتها عددا فالعادة باقیة) فی حق العدد والزمان معا،کما لو طهرت خمستها ورأت قبلها خمسة دما، وبعدها یوما دما،فخمستها حیض لوقوعها بین دمین ،ولا انتقال أصلا.

(رسائل ابن عابدین ۱/۸۷،ط:سهیل اکیدمی)

۴ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (والا) أی ان لم یکن الواقع فی زمان العادة مساویا لها (انتقلت) أی العا دة(عددا الی مارأته)......و ذلک کما لو طهرت یومین من أول خمستها، ثم رأت أحد عشر دما، فالثلاثة الباقیة من خمستها : حیض لأنها نصاب فی زمان العادة، لکنه اقل عددا منها، فقد انتقلت عددا لا زمانا.(رسائل ابن عابدین ۱/۸۷،ط:سهیل اکیدمی)

۵ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (فان جاوز الدم العشرة ، فان لم یقع فی زمانها) أی العادة (نصاب) ثلاثة ایام فاکثر بأن لم ترشیئا أو رأت اقل من ثلاثة (انتقلت) أی العادة (زمانا والعدد بحاله، یعتبر من اول مارأت)،کما اذا کانت عادتها خمسة فی أول الشهر، فطهرت خمستها، أو ثلاثة من اولها، ثم رات احد عشر دما، ففی الاول لم یقع فی زمان العادة شیئ وفی الثانی وقع یومان ، فحیضها خمسة من اول ما رات لمجاوزة الدم العشرة فترد الی عادتها من حیث العدد وتنتقل من حیث الزمان لانه طهر لم یقع قبله دم فلا یمکن جعله حیضا.

(رسائل ابن عابدین ۱/۸۷،ط:سهیل اکیدمی)

۶ ـ ۷ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (فان لم یتساویا) أی العادة والمخالفة(عددا صار الثانی عادة والا) أی وان تساویا(فالعدد بحاله) ....لکن ان وافق زمانا وعددا فلا انتقال اصلا ،والا فالانتقال ثابت علی حسب المخالف.

(رسائل ابن عابدین ۱/۸۸،ط:سهیل اکیدمی)

.... تمرین سبق نمبر ۸ ....

سوال ۱ :۳۵ط ــ ۵ح ــ ۳۲ط ــ ۱۲د ــ حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

حلِ سوال نمبر (۱)

۱۲

ق ــ ع ــ ب

۳ ۵ ۴

شروع کے تین اور آخر کے چار کل سات دن استحاضہ کے ہیں اور درمیان کے پانچ دن حیض کے ہیں اور پچھلی عادت (۳۵ ــ ۵) کی برقرار ہے۔

تنبیہ: '' ق '' سے مراد وہ دن ہیں جن میں ایام عادت سے پہلے دم آیا ہے، اور '' ع '' سے ایام عادت اور '' ب '' سے ایام عادت کے بعد کے وہ دن مراد ہیں جن میں خون آیا ہے۔

سوال ۲ :۳۰ ط ۵ ح ۲۸ ط ۱۲ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۳ : ۲۱ ط ٦ ح ۲۰ ط ۱۲ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ٤ : ۲٦ ط ۷ ح ۱۸ ط ۱۳ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۵ :۳۳ ط ۹ ح ۳٦ ط ۱۴ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ٦ : ۳۵ ط ۵ ح ۲۸ ط ۱۲ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۷ : ۲۸ ط ۴ ح ۲۹ ط ۱۱ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۸ : ۴۰ ط ۵ ح ۲۸ ط ۱۲ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۹ : ۵۵ ط ۹ ح ٦۰ ط ۱۳ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۱۰ :۴۵ ط ۳ ح ۴۸ ط ۱۱ د ۔حیض، استحاضہ کی تعین کیجیے؟

سوال ۱۱ : ۳۰ ط ۵ ح ۳۳ ط ۱۵ د ۔حیض،استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۲ : ۳۸ دن طہر ۷ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد ۱۳ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۳ : ۳۵ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۷ دن طہر کے بعد ۱۲ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۴ : ۳۶ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو ۳۶ دن طہر کے بعد ۱۳ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۵ : ۴۵ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۴۱ دن طہر کے بعد ۴ دن دم، پھر ۶ دن طہر پھر ۴ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۶ : ۲۵ دن ۵ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر، ۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۳ دن ۲۳ گھنٹے ۲۳ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۱۱ گھنٹے ۱۱ منٹ دم آیا۔حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

(اس قسم کے سوال کے حل کا طریقہ کتاب کے آخر میں جواب کے ساتھ دیکھا جائے)

سوال ۱۷ : ۲۰ دن ۲۰ گھنٹے ۲۰ منٹ طہر، ۴ دن ۴ گھنٹے ۴۰ منٹ حیض کی معتادہ کو ۱۸ دن ۱۸ گھنٹے ۱۸ منٹ طہر کے بعد ۱۳ دن ۱۳ گھنٹے ۱۳ منٹ دم آیا۔حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۱۸ : ۳۰ دن ۳ گھنٹے ۳۰ منٹ طہر، ۶ دن ۵ گھنٹے ۵۰ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۳ دن ۲۱ گھنٹے طہر کے بعد ۱۲ دن ۱۲ گھنٹے ۲۰ منٹ دم آیا۔حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۱۹ : ۳۵ دن ۲۰ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر، ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۶ دن ۲۰ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر کے بعد ۱۳ دن ۱۳ گھنٹے ۱۳ منٹ دم آیا۔حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

(اس قسم کے سوال کے حل کا طریقہ کتاب کے آخر میں جواب کے ساتھ دیکھا جائے)

سوال ٢٠ : ۳۵ دن ۱۰ گھنٹے ۶ منٹ طہر، ۹ دن ۲۰ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۰ دن ۵ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۲۲ گھنٹے ۲۲ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢١ : ۴۵ دن ۲۰ گھنٹے ۲۰ منٹ طہر، ۸ دن ۸ گھنٹے ۱۰ منٹ حیض کی معتادہ کو ۴۷ دن ۲۲ گھنٹے ۳۰ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۱۲ گھنٹے ۲۰ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٢ : ۴۰ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ طہر، ۶ دن ۷ گھنٹے ۷ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۰ دن ۱۰ گھنٹے ۵ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۱۲ گھنٹے ۱۲ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٣ : ۲۴ دن ۲۱ گھنٹے ۱۵ منٹ طہر، ۳ دن ۳ گھنٹے ۳۰ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۶ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ طہر کے بعد ۱۳ دن ۱۳ گھنٹے ۱۵ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٤ : ۲۵ دن ۱۲ گھنٹے ۷ منٹ طہر، ۴ دن ۵ گھنٹے ۶ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۰ دن ۲۰ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۲ گھنٹے ۲ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٥ : ۳۰ دن ۴ گھنٹے ۲۵ منٹ طہر، ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۸ دن ۲ گھنٹے ۲۳ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۱۲ گھنٹے ۱۲ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٦ : ۴۰ دن ۲۰ گھنٹے ۲۰ منٹ طہر، ۳ دن ۴ گھنٹے ۴ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۰ دن ۲۰ گھنٹے ۱۹ منٹ طہر کے بعد ۱۳ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٧ : ۲۸ دن ۲۲ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر، ۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۲ دن ۱۶ گھنٹے ۳۴ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۱۱ گھنٹے ۱۱ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ٢٨ : ۳۵ دن ۲۳ گھنٹے ۴ منٹ طہر، ۴ دن ۴ گھنٹے ۴ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۵ دن ۲۳ گھنٹے ۴ منٹ طہر کے بعد ۱۰ دن ۱ گھنٹہ ۱ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۲۹ : ۴۰ دن ۲۰ گھنٹے ۲ منٹ طہر، ۳ دن ۳ گھنٹے ۳ منٹ حیض کی معتادہ کو ۴۰ دن ۲۰ گھنٹے ۲ منٹ طہر کے بعد ۱۳ دن ۱۳ گھنٹے ۱۳ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۰ : ۳۲ دن ۲۰ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر، ۷ دن ۷ گھنٹے ۷ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۶ دن ۱۵ گھنٹے ۵ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۱۰ گھنٹے ۱۰ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۱ : ۲۸ دن ۱۵ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر، ۵ دن ۱۱ گھنٹے ۸ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۲ دن ۵ گھنٹے ۳ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۵ گھنٹے ۱۵ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۲ : ۴۵ دن ۲۱ گھنٹے ۵ منٹ طہر، ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ حیض کی معتادہ کو ۴۷ دن ۲ گھنٹے ۵ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۱۱ گھنٹے ۱۰ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۳ : ۲۵ دن ۳ گھنٹے ۷ منٹ طہر، ۴ دن ۲۰ گھنٹے ۵۳ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۶ دن ۴ گھنٹے ۸ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۳ گھنٹے ۴ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۴ : ۴۰ دن ۵ گھنٹے ۳ منٹ طہر، ۵ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۰ دن ۴ گھنٹے ۳ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۱۲ گھنٹے ۱۲ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۵ : ۲۷ دن ۴ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر، ۳ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی معتادہ کو ۱۸ دن ۳ گھنٹے ۲۰ منٹ طہر کے بعد ۱۱ دن ۵ گھنٹے ۳ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۶ : ۵۰ دن ۵ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر، ۹ دن ۲۲ گھنٹے ۵۸ منٹ حیض کی معتادہ کو ۵۸ دن ۵ گھنٹے ۳۰ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۴ گھنٹے ۴ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۷ : ۳۲ دن ۱۰ گھنٹے ۱۲ منٹ طہر، ۴ دن ۲۰ گھنٹے ۱۲ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۵ دن ۴ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر کے بعد ۱۳ دن ۷ گھنٹے ۸ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۸ : ۴۰ دن ۲ گھنٹے ۵ منٹ طہر، ۵ دن ۳ گھنٹے ۲ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۸ دن ۲ گھنٹے ۳ منٹ طہر کے بعد ۱۰ دن ۲ گھنٹے ۱ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۳۹ : ۳۰ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ طہر، ۵ دن ۴ گھنٹے ۳ منٹ حیض کی معتادہ کو ۳۶ دن ۲ گھنٹے ۵۰ منٹ طہر کے بعد ۱۲ دن ۱۰ گھنٹے ۵ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۴۰ : ۲۰ دن ۵ گھنٹے ۲۵ منٹ طہر، ۴ دن ۱۸ گھنٹے ۳۵ منٹ حیض کی معتادہ کو ۲۵ دن طہر کے بعد ۱۲ دن ۲۰ گھنٹے ۴۰ منٹ دم آیا۔ حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے۔

سوال ۴۱ : ۲۲ ط ۶ ح ۲۰ ط ۱۲ د ۲۱ ط ۱۴ د ۱۸ ط ۱۳ د ۱۵ ط ۱۲ د
حیض واستحاضہ کی تعین کیجیے نیز آئندہ کی عادت بھی بتلائیے۔

﴿سبق نمبر ۹﴾

معتادة النفاس کے احکام

(۱) اگر خون عادت کے موافق آرہا ہے تو عادت برقرار رہے گی۔ [۱]

(۲) اگر خون معمول کے خلاف آیا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) خون چالیس دن سے بڑھ جائے۔

(ب) عادت سے کم یا زیادہ ہو جائے لیکن چالیس سے نہ بڑھے۔

پہلی صورت میں عادت باقی رہے گی اور عادت سے زائد استحاضہ ہوگا دوسری صورت میں عادت بدل جائے گی۔ [۲]

مثال نمبر ۱: عادت ۲۵ دن تھی، اب خلاف عادت ۴۵ دن خون آیا، لہٰذا صورتِ اولیٰ کے مطابق اس کا نفاس ۲۵ دن ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔

مثال نمبر ۲: عادت بیس دن ہے اب تیس دن خون آیا، اس صورت میں تیس دن نفاس ہوگا اور اس کی عادت بدل جائے گی۔

مثال نمبر ۳: اسی طرح اگر عادت بیس دن ہو اور خون پندرہ دن پر بند ہو گیا، تو بھی عادت بدل جائے گی اور اب پندرہ دن نفاس کی عادت ہوگی۔

حوالہ جات

[۱]: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وأما المعتادة : فان رأت ما يوافقها) اى يوافق عادتها زمانا وعددا (فظاهر) أى كله حيض ونفاس.

(رسائل ابن عابدين ۱/۸٦، الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

[۲] وقال رحمه الله تعالىٰ ايضا : (فان كان الواقع) فى زمان العادة(مساويا لعادتها عددًا فالعادة باقيه) فى حق العدد والزمان معًا.(رسائل ابن عابدين ۱/۸۷،ط:سهيل اكيدمى)

۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (المخالفة) أى للعادة(ان كانت فى النفاس فان جاوز الـدم الأربعين فالعادة باقية، ردت اليها، والباقى استحاضة وان لم يجاوز) اى الدم الأربعين (انتقلت) أى العادة(الى مارأته) وحيئنذ(فالكل نفاس).

(رسائل ابن عابدين ۱ /۸۷،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ (الشامية ۱ /۲۸۵،ط:سعيد)

ــــ (الفتاوىٰ التاتارخانية، ۱ /۵۳۹، ۵۴۰،ط:مكتبه فاروقيه)

.... تمرین سبق نمبر ۹ ....

سوال ۱ : ۳۰ دن کی معتادۃ النفاس کو ۳۵ دن دم آیا پھر ۱۴ دن طہر رہا پھر تین دن دم آیا نفاس کتنا ہوگا ؟

سوال ۲ : ۱۵ دن کی معتادۃ النفاس کو ۲۰ دن دم پھر ۱۷ دن طہر پھر ۳ دن دم، نفاس کتنا ہوگا ؟

﴿سبق نمبر ۱۰﴾

معتادہ کے انقطاعِ حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام

اس کی کل چار صورتیں ہیں :

﴿۱﴾ عادت حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تھی اور خون عادت کے مطابق دس اور چالیس دن گزرنے پر بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(الف) غسل کر کے فوراً نماز شروع کر دے، اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا نہ واجب ہے نہ مستحب ۔ [۱]

(ب) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی۔ اس کی قضا لازم ہے، ورنہ نہیں ۔ [۲]

(ج) صبح صادق سے ایک لمحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے اگر صبح صادق کے ساتھ یا اس کے بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے ۔ [۳]

(د) بدوں غسل وطء جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو ۔ [۴]

(ھ) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروری نہیں۔ (صرف بند ہو جانا کافی ہے)۔ [۵]

﴿۲﴾ عادت اکثر مدت سے کم تھی اور دم عادت کے مطابق یا اس کے بعد اکثر مدت سے قبل بند ہو گیا تو اس کے احکام درج ذیل ہیں :

(الف) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا دس دن پورا ہونے تک صرف مستحب ہے واجب نہیں ۔ [۶]

(ب) نماز کے وقت میں سے مقدار غسل ولفظ ''اللہ'' کہنے اور پانی کے استعمال سے عاجز

ہونے کی صورت میں تیمّم ولفظ ''اللہ'' کہنے کا یا اس سے زیادہ وقت ہے تو یہ نماز اس پر قرض ہوگئی جس کی قضا ضروری ہے اگر اس سے کم وقت ہے تو قضا ضروری نہیں۔ ۷

(ج) صبح صادق سے پہلے اگر اتنا وقت ملے جس میں غسل ولفظ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم ولفظ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیے۔ ۸

(د) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔ ۹

(ھ) حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن پورا ہونے سے قبل اگر خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔ ۱۰

(و) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لیے وطء جائز ہے۔ ۱۱

(ز) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز وطء کے لیے ان امور ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کا پایا جانا ضروری ہے:

☆ غسل کرے اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

☆ پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم کرے، تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا اصح ہے۔

☆ کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہوجائے۔ ۱۲

﴿۳﴾ خون ایامِ عادت سے پہلے تین دن کے بعد رک گیا، اس کے احکام یہ ہیں:

(الف) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ اس پر ایامِ عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا واجب ہے اور عادت کے بعد دس دن پورا ہونے

تک مستحب ہے۔ ۱۳؎

(ب) وقت کے آخر میں اگر غسل اور لفظِ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت پالیا تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضا لازم ہے ورنہ نہیں۔ ۱۴؎

(ج) صبح صادق سے پہلے اگر غسل اور لفظِ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے۔ ۱۵؎

(د) ایامِ عادت ختم ہونے تک وطء حرام ہے اس کے بعد جائز ہے۔ ۱۶؎

(ھ) حیض میں دس دن کے اندر اور نفاس میں چالیس دن کے اندر خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔ ۱۷؎

(و) انقطاعِ حیض ونفاس کے لیے سفید سیلان ضروری ہے (یعنی ضرورت کے موقع پر دم کے بند ہونے کے بعد جب سفید سیلان آنے لگے تو حیض ونفاس کے اختتام کا حکم لگایا جائے گا مثلاً جن کا معمول یہ ہے کہ ایک دن دم آتا ہے دوسرے دن بند ہو جاتا ہے وہ اس پر عمل کریں) ۱۸؎

﴿ ٤ ﴾ معتادۃ الحیض کا خون تین دن سے پہلے بند ہوگیا: اس کے احکام یہ ہیں :

(الف) بغیر غسل کے نماز شروع کردے البتہ اس پر ایامِ عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک انتظار کرنا واجب ہے اور دس دن پورے ہونے تک صرف مستحب ہے۔ ۱۹؎

(ب) اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی اور ابھی تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو نیت کر کے روزہ رکھے ورنہ (یعنی اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک نہیں ہوئی یا کچھ کھا پی لیا تو)

تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیے۔ ۲۰

(ج) ایامِ عادت کے اختتام تک وطء حرام ہے اس کے بعد حلال ہے۔ ۲۱

(د) دس دن گزرنے سے قبل خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔ ۲۲

(ہ) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔ ۲۳

حوالہ جات

۱ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : والحائض يصح تيممها عند فقد الماء إذا طهرت لتمام العشرة أو لدونها ويجب عليها أن تغتسل أو تتيمم عند فقد الماء سواء انقطع لتمام عادتها أو لدون عادتها كما سيأتى فى بابه ويأتى فيه أنه إذا انقطع لتمام العادة يحل لزوجها قربانها كما لو انقطع لتمام العشرة وإن لدون عادتها لا يحل له قربانها فالتقييد بالعادة فى كلام الشارح إنما يفيد بالنظر إلى القربان فقط فكان الواجب إسقاطه لايهامه أنه لو كان لدون العادة لا يصح تيممها مع أنه يجب عليها إذا فقدت الماء لوجود الصلاة عليها كما علمت.

(الشامية ۱/۲۳۸،ط:سعيد)

ـــ (درر الحكام شرح غرر الاحكام ۱/۴۲،ط:دار احياء الكتب العربية)

ـــ (الفتاوىٰ الهندية ۱/۳۹،ط:رشيدية)

۲۔ ۳ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى :(ان انقطع الدم على اكثر المدة فى الحيض وفى الناس يحكم بطهارتها) ...... حتى (لو بقى من وقت) صلاة(فرض مقدار) ما يمكن فيه الشروع بالصلاة وهو (أن تقول : الله يجب قضاء ه والا) أى وان لم يبق منه هذا المقدار فلا قضاء ولا اداء. وحتى يجب عليها الصوم (فان انقطع) أى مضت مدة الاكثر (بل الفجر) بساعة ولو قلت. سراج (فى رمضان يجزيها صومها). (رسائل ابن عابدين ۱/۹۰،۹۱، الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

ـــ وقال رحمه الله تعالى ايضاً: (وتصوم) ان انقطع ليلاً، (أوتشبه) بالصائم، أى تمسك عن المفطرات بقية اليوم ان انقطع نهارا لحرمة الشهر.

(رسائل ابن عابدين ۱/۹۳ ، ط: سهيل اكيدمى)

ـــ (مجمع الانهر ۱/۳۷۳،ط:دار الكتب العلمية)

۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ان انقطع الدم على اكثر المدة فى الحيض

وفي النفاس يحكم بطهارتها، حتى يجوز وطؤها بدون الغسل، لكن لا يستحب)بل يستحب تأخيره لما بعد الغسل.(رسائل ابن عابدين ۱/۹۰،ط:سهيل اكيدمي)

۵ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۳

٦ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ٦

۷ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۷

۸ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۸

۹ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۳

۱۰ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۴

۱۱ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۱۱

۱۲ : انظرتحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۱۲

۱۳ : قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالى : (وإن.....لأقله) فإن لدون عادتها لم يحل وتغتسل وتصلي وتصوم احتياطا.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : (قوله وإن ولأقله) اللام بمعنى بعد ط ...... (قوله وتغتسل وتصلي) أي في آخر الوقت المستحب وتأخيره إليه واجب هنا أما في صورة الانقطاع لتمام العادة فإنه مستحب كما في النهاية والبدائع وغيرهما .(الشامية ۱/۲۹۴،ط:سعيد)

ـــــقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ثم ان المرأة كلما انقطع دمها في الحيض قبل ثلاثة أيام) تصلي لكن (تنتظر الى آخر الوقت) أي المستحب (وجوباًفان لم يعد) في الوقت (توضأ فتصلي) اذا خافت فوت الوقت......(وبعد الثلاثة ان انقطع قبل العادة : فكذلك الحكم......أو بعد العادة كذلك ،لكن) هنا (التاخير مستحب لا واجب) لأن عود الدم بعد العادة لا يغلب، بخلاف ما قبلها، فلذا وجب التاخير.(رسائل ابن عابدين ۱/۹۳،ط:سهيل اكيدمي)

﴿مسئلہ تاخیر صلاۃ﴾

تنبیہ نمبر ۱ : جب حیض کا خون بند ہو جائے تو جس نماز کے وقت میں بند ہوا ہے اس وقت میں اور دوسرے ایام کی نمازوں کے اوقات میں کوئی فرق نہیں۔ اگر دوسرے اوقات میں خون کے عود اور واپس آنے کا ظنِ غالب ہو تو وقتِ انقطاع میں بھی عود کا ظنِ غالب ہوگا، اسی طرح اگر وقتِ انقطاع میں عود کا ظنِ غالب ہے تو دوسرے اوقات میں بھی عود کا ظنِ غالب ہوگا۔ اگر دوسرے اوقات میں عود کا ظنِ غالب نہیں بلکہ صرف احتمال ہے تو وقتِ انقطاع میں بھی عود کا صرف احتمال ہوگا، اسی طرح اگر وقتِ انقطاع میں عود کا احتمال یا ظنِ غالب ہے تو دوسرے اوقات میں بھی عود کا احتمال یا ظنِ غالب

ہوگا، جیسے کسی کی عادت چھ دن ہے اور حیض بھی چھ دن مکمل ہونے پر مثلاً عشاء کے ابتدائی وقت میں بند ہوا...... تو اس صورت میں وقتِ انقطاع (یعنی عشاء) کے علاوہ اکثر مدتِ حیض یعنی دس دن مکمل ہونے تک کے اوقات میں خون کے واپس آنے کا صرف احتمال ہے، اسی وجہ سے وقتِ انقطاع میں بھی عود کے محض احتمال کا اعتبار کیا گیا ہے اور غسل وعشاء کی نماز کو نصف اللیل تک مؤخر کرنے کو صرف مستحب اور احتیاط کہا گیا ہے.......... اسی طرح اسی چھ دن کی معتادہ کا خون اگر چار دن پر مثلاً عشاء کے ابتدائی وقت میں بند ہو جائے تو اس صورت میں چونکہ وقتِ انقطاع کے علاوہ مزید دو دن یعنی ایامِ عادت کی تکمیل تک خون واپس آنے کا ظنِ غالب ہے اسی وجہ سے وقتِ انقطاع میں بھی خون کے واپس آنے کا ظنِ غالب ہوگا اور اس کو غسل اور عشاء کی نماز کی تاخیر کا حکم وجوباً دیا جائے گا۔

الحاصل! عودِ دم کے احتمال اور ظنِ غالب میں وقتِ انقطاع اور اس کے علاوہ دوسرے اوقات کے درمیان کوئی فرق نہیں، لہٰذا اس کے حکم میں بھی فرق نہ ہوگا، جہاں احتمال کا حکم ہوگا وہ وقتِ انقطاع سے لے کر آخر تک تمام اوقات میں ہوگا اور جہاں ظنِ غالب کا حکم ہوگا وہاں تمام اوقات میں ہوگا، پس اگر اقلِ مدت کے بعد عادت سے پہلے انقطاعِ دم ہوا تو جس طرح وقتِ انقطاع میں غسل اور نماز کو مؤخر کرنا واجب ہے اسی طرح اختتامِ عادت تک بھی ہر نماز کو مستحب وقت کے آخر تک مؤخر کرنا واجب ہوگا.......... اور اگر تکمیلِ عادت کے بعد خون بند ہوا تو جس طرح وقتِ انقطاع میں تاخیرِ غسل ونماز مستحب ہے اسی طرح دس دن مکمل ہونے تک بھی تاخیر نماز مستحب ہوگی۔

تنبیہ نمبر ۲ : ایسی کوئی عبارت ہمیں آج تک نہیں ملی جس میں اس کا ذکر ہو کہ ایامِ عادت سے پہلے اگر خون بند ہو جائے تو وقتِ انقطاع میں عود کا ظنِ غالب ہوتا ہے اور باقی اوقات میں عادت تک صرف عود کا احتمال ہوتا ہے، البتہ ایسی عبارت ملی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلا استثناء عادت کے تمام اوقات اور دنوں میں عود کا ظن غالب ہوتا ہے اور اس ظنِ غالب کا اعتبار بھی کیا گیا ہے جیسے ایامِ عادت سے قبل اگر خون نظر آئے تو آتے ہی ان دنوں میں نماز روزہ چھوڑنے اور نہ چھوڑنے کا مدار ایامِ عادت پر رکھا گیا ہے۔

نیز اگر کسی کے ذہن میں یہ فرق ہو کہ ظنِ غالب کے مختلف درجات ہیں اور ہر درجے کا حکم الگ ہے چنانچہ وقتِ انقطاع میں ظنِ غالب کا درجہ بلند ہے اس لیے اس میں وجوبِ تاخیرِ صلاۃ کا حکم ہوگا اور دوسرے اوقات میں ظنِ غالب کا درجہ کم ہے اس میں تاخیر کا وجوبی حکم نہیں دیا گیا ہے تو یہ ایک ایسا قول ہے جو محتاجِ دلیل وعباراتِ فقہیہ ہے جو اب تک ہمیں نہیں ملیں، بلکہ حرمتِ قربان کے حکم سے تو اس فرق

کا عدم ثابت ہو رہا ہے کیوں کہ وہ وقتِ انقطاع میں بھی حرام ہے اور اس کے سوا دوسرے اوقات میں بھی ایامِ عادت تک حرام ہے اور اس حرمت کی شدت میں فرق کہیں بھی منقول نہیں کہ وقتِ انقطاع میں یہ حرمت شدید اور دوسرے اوقات میں اس کے مقابلے میں کم ہے۔

الحاصل ! جہاں عود کے ظنِ غالب کی بنا پر وقتِ انقطاع میں تاخیر واجب ہے تو اس صورت میں عود کے ظنِ غالب کے دوسرے اوقات میں بھی تاخیر واجب ہوگی اور جہاں احتمالِ عود کی بنا پر وقتِ انقطاع میں تاخیر مستحب اور مبنی بر احتیاط ہے تو احتمال کے دوسرے اوقات میں بھی تاخیر مستحب ہوگی۔

یہ اصول و قاعدے کی بات ہے، اگر اس کے خلاف کوئی ایسی صریح عبارت مل جائے جس میں صراحۃً وقتِ انقطاع کے سوا دوسرے اوقات میں وجوبِ تاخیر کی نفی ہو تو پھر اس اصل اور ضابطے کو چھوڑ کر اس صریح جزیئے پر عمل ہوگا لیکن باوجود تلاشِ بسیار کے ہمیں ایسا جزئیہ نہیں ملا صرف اتنی بات عبارت میں ملتی ہے کہ وقتِ انقطاع میں اس پر وقتِ مستحب تک تاخیرِ غسل و نماز دونوں واجب ہیں، اس کے علاوہ دوسرے اوقات میں ایامِ عادت تک اس وجوبِ تاخیر کی نفی اور استثناء کہیں نہیں ملا، اگر کسی کے پاس استثناء کی عبارت ہے فعلی الرأس والعین، نہیں تو پھر قاعدہ اور اصل کے مطابق یہی کہا جائے گا کہ یہ بطورِ مثال اور وضاحت وسمجھانے کے لیے ہے جیسے بعض کتابوں میں عشاء کے ابتداء میں انقطاع اور پھر نصف اللیل تک تاخیر کا تفصیل سے بیان ہے، اگر دوسرے اوقات کا حکم وقتِ انقطاع سے مختلف اور مذکورہ ضابطے کے خلاف ہوتا تو سکوت نہ فرماتے بلکہ ضرور استثناء فرماتے۔ اذ لیس فلیس۔

نیز احتیاط بھی وجوبِ تاخیر کے حکم میں ہے کہ اس میں حتی المقدور حالتِ حیض میں نماز پڑھنے سے احتراز ہے جیسے وقتِ انقطاع میں تاخیر کی بناء بھی یہی ہے۔

رہی یہ بات کہ دوسرے اوقات میں عدمِ وجوب میں عورتوں کے لیے آسانی ہے تو اس آسانی دینے میں ہم حضرات فقہاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال کے محتاج ہیں، اپنی طرف سے آزادی وآسانی دینے کے ہم مجاز نہیں اور کسی فقیہ کا قول جس میں تاخیر کے عدمِ وجوب کا ذکر ہو ہمیں نہیں ملا۔

۱۴۔ ۱۵ :انظر تحت الدرس السابع رقم الحاشية : ۷، ۸

۱۶ : (واما الوطى فلا يجوز حتى تمضى عادتها) وان اغتسلت؛ لأن العود فى العادة غالب فكان الاحتياط فى الاجتناب. (رسائل ابن عابدين ۱/۹۲، ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۲۹۴، ط:سعيد)

۱۷ :انظر رقم الحاشية : ۱۰

۱۸ :قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ : روى عن مو لاة عائشة قالت كان النساء يبعثن

إلـى عائشة بالدرجة التى فيها الكرسف فيه الصفرة من دم الحيض لتنظر إليه فتقول لا تعجلن حتى تـريـن الـقـصة البيـضـاء تـريـد بذلک الطهر من الحيض رواه مالک فى الموطإ..........وفى فتح الـقـديـر ومقتضى المروى فى الموطإ والبخارى أن مجرد الانقطاع دون رؤية القصة لا يجب معه أحـكـام الـطاهرات وكلام الأصحاب فيما يأتى كله بلفظ الانقطاع حيث يقولون وإذا انقطع دمها فـكـذا مـع أنه قد يكون انقطاع بجفاف من وقت إلى وقت ثم ترى القصة فإن كانت الغاية القصة لـم تـجـب تـلـک الصلاة وإن كان الانقطاع على سائر الألوان وجبت وأنا متردد فيما هو الحكم عـنـدهـم بالنظر إلى دليلهم وعباراتهم فى إعطاء الأحكام .والله أعلم......وقد يقال : هذا التردد لا يتـم الا اذا فسرت القصة بأنها بياض ممتد كالخيط، والظاهر من كلامهم ضعف هذا التفسير فقد قـال فـى الـمـغرب قال ابو عبيدة : معناه أن تخرج القطنة أو الخرقة التى تحتشى بها المرأة كانها قـصة لا تـخالطها صفرة ولا تربية، ويقال ان القصة شيئ كالخيط الأبيض يخرج بعد انقطاع الدم كله.(البحر الرائق ۱/۳۳۴، ۳۳۵،ط:رشيدية)

۱۹ : قـال الـعلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ : فالحائض ان رأت ثلاثة ايام غسلت والا لا؛ لعدم كونها حيضاً.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (قوله : والا لا)أى، وان لم تره ثلاثة ايام لا تغسل بالاجماع كما نقلناه آنفا عن السراج والمعراج.(الشامية ۲/۲۴۷،ط:سعيد)

ـــ (انظر ايضاً رقم الحاشية :۱۳)

۲۰ : انظر تحت "الدرس السابع" رقم الحاشية : ۲

۲۱ :قـال الـعـلامة ابـن عـابـديـن رحـمــه الـلــه تـعـالـىٰ :(وأما الوطئ فلا يجوز حتى تـمضى عادتها).(رسائل ابن عابدين ۱/۹۲،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۲۹۴،ط:سعيد)

۲۲ : انظر تحت "الدرس السابع" رقم الحاشية :۴

۲۳: انظر تحت "الدرس السابع" رقم الحاشية : ۳

.... تمرین سبق نمبر ۱۰ ....

سوال ۱ : ۵دن کی معتادہ کو۴دن خون آکر بند ہوا، احکام بتائیں؟

سوال ۲ : ۱۰دن کی معتادہ کو۱۰دن خون آکر بند ہوا، احکام بتائیں۔

سوال ۳ : ۵دن کی معتادہ کو۷دن خون آکر بند ہوا، احکام بتائیں۔

سوال ٤ : ٦دن کی معتادہ کو۲دن خون آکر بند ہوا، احکام بتائیں۔

سوال ٥ : ٦دن کی معتادۃ الحیض جوکہ مسلمہ اور شادی شدہ ہے، عادت کے مطابق ۱۵ر رجب کو جمعہ کے دن صبح صادق سے ایک لمحہ قبل 05:10 پر دم شروع ہوا، اور آئندہ جمعہ مغرب کا وقت ختم ہونے سے ۵منٹ قبل 07:10 پر بند ہوگیا، احکام بتائیں؟

سوال ٦ : ۹دن کی معتادۃ الحیض جوکہ مسلمان، غیر شادی شدہ ہے، کو عادت کے مطابق ماہِ صفر میں ۳ر تاریخ رات 09:00 بجے خون شروع ہوکر ۵ تاریخ کو صبح 09:05 پر بند ہوگیا، احکام بتائیں؟

سوال ۷ : ۵دن کی معتادۃ الحیض جوکہ مسلمہ اور غیر شادی شدہ ہے، کو عادت کے مطابق ماہِ رمضان میں ہفتہ کے دن صبح صادق کے ۵منٹ بعد ساڑھے چار بجے خون شروع ہوا اور بدھ کے دن صبح صادق سے ایک گھنٹہ قبل تین بج کر پچیس منٹ پر بند ہوگیا، احکام بتائیں؟

سوال ۸ : یکم تا ۵ تاریخ کی معتادۃ الحیض جوکہ مسلمہ اور شادی شدہ ہے، کو ماہِ رمضان شروع ہوتے ہی غروبِ آفتاب سے شام ۷ بجے خون شروع ہوکر ۵ر تاریخ کو صبح ۹ بجے بند ہوگیا، احکام بتائیں؟

سوال ۹ : ۳دن، ۱۲ گھنٹے، ۱۳منٹ کی معتادۃ النفاس جوکہ مسلمان ہے کو ۱۱ر رمضان دوپہر دو بجے بچہ پیدا ہوکر خون شروع ہوکر ۱۴ر تاریخ کو ایک بجے دوپہر بند ہوگیا، احکام بتائیں؟

سوال ۱۰ : ۴دن کی معتادۃ الحیض جوکہ مسلمہ اور شادی شدہ ہے، کو عادت کے مطابق ۵/ ربیع الاول عشاء کا وقت ختم ہونے سے ۱۵منٹ قبل ۵ بجے صبح خون شروع ہوا، اور ۹/ ربیع الاول ظہر کا وقت ختم ہونے سے آدھا گھنٹہ قبل ساڑھے چار بجے بند ہوا، احکام بتائیں؟

﴿ سبق نمبر ۱۱ ﴾

مستحاضہ کی اقسام واحکام

اس کی تین قسمیں ہیں : (۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) ضالہ

مستحاضہ مبتدأہ کے احکام

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حیض سے بالغہ ہو (۲) حمل سے بالغہ ہو۔ [1]

قسمِ اول کی تین صورتیں ہیں:

﴿ ۱ ﴾ بالغہ ہوتے ہی استمرار شروع ہو جائے۔

حکم : ابتداء استمرار سے دس دن حیض ہوگا اور بیس دن طہر اسی طرح دس بیس کا حساب چلتا رہے گا اور نفاس چالیس دن ہوگا۔ [2]

﴿ ۲ ﴾ دمِ فاسد وطہر فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) مجموعہ تیس سے نہ بڑھے۔

حکم : اس کا حکم یہ ہے کہ شروع کے ۱۰ دن حیض اور پھر ۲۰ دن طہر کے ہوں گے اور اس طہر میں اولِ استمرار سے جو بیس دن میں کمی ہے وہ ملائی جائے گی۔ [3]

مثال: یکم سے گیارہ تاریخ تک گیارہ دن خون آیا اس کے بعد بارہ سے ۲۶ تک پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا تو یکم تا دس حیض اور بقیہ بیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔ استمرار کے ابتدائی چار دن طہر میں داخل ہیں اس لیے ان دنوں کی نمازوں کی قضا فرض ہوگی۔

(۲) مجموعہ تیس سے بڑھ جائے۔

حکم : اس کا حکم یہ ہے کہ ابتداء دم فاسد سے ۱۰ دن حیض اور ابتداء استمرار تک طہر ہوگا، اول

استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

مثال: یکم تا گیارہ تاریخ گیارہ دن خون آیا پھر بارہ تاریخ سے دوسرے مہینہ کی پہلی تاریخ تک بیس دن طہر رہا، اس کے بعد دو سے استمرار شروع ہوا تو یکم تا دس حیض اور گیارہ تا یکم طہر ہوگا پھر ہر ماہ دو تا گیارہ دس دن حیض اور بارہ تا یکم بیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔

﴿۳﴾ دمِ صحیح اور طہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم: یہ دم کے اعتبار سے معتادہ ہے لہٰذا ہر ماہ عادت کے ایام کے مطابق حیض ہوگا اور مہینہ کے باقی دن طہر ہوگا اور طہر کے جملہ احکام جاری ہونگے۔ [۴]

مثال: پانچ دن دم، پندرہ دن طہر، پھر ایک دن دم پھر پندرہ دن طہر، پھر استمرار شروع ہو گیا تو ابتدائے استمرار کی تاریخ سے پانچ دن حیض اور بقیہ ماہ پچیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔

قسمِ ثانی کی بھی تین صورتیں ہیں:

﴿۱﴾ طہرِ صحیح کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم: چونکہ یہ طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے اس لیے اس کا طہر ہمیشہ کے لیے یہی رہے گا اور حیض اول استمرار سے دس دن ہوگا۔ [۵]

مثال: مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہو گیا تو حکم مذکور کے مطابق دس پندرہ کا دور چلتا رہے گا۔

﴿۲﴾ طہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) طہر فاسد بیس دن سے کم ہو۔

حکم: نفاس کے بعد بیس دن طہر ہوگا اس کے بعد دس دن حیض اور یہی حساب چلتا رہے گا۔

مثال نمبر۱: نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد چودہ دن یا اس سے کم طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر۲: نفاس اکتالیس دن تک جاری رہا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

(۲) طہر فاسد بیس دن یا اس سے زیادہ ہو۔

حکم: اول استمرار تک طہر ہوگا۔ پھر اولِ استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔ [۱]

مثال: نفاس کے بعد پندرہ دن طہر ایک دن دم پھر پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا اس صورت کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے متصل اکتیس دن طہر ہوگا پھر اول استمرار سے دس دن حیض اور بیس دن طہر کا حساب چلتا رہے گا۔

﴿۳﴾ نفاس کے بعد متصل استمرار شروع ہوجائے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے بعد بیس دن طہر اور دس دن حیض کا دور چلتا رہے گا۔ [۲]

حوالہ جات

[۱] : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان وقع) أى الاستمرار (فى المبتدأة) فلا يخلو اما أن تبلغ بالحيض أو بالحبل.(رسائل ابن عابدين ۱/ ۹۴، الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتار خانية ۱/ ۴۹۱، ط:مكتبه فاروقيه)

[۲] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : وأما الأولى فعلى أربعة وجوه : اما أن يستمر بها الدم من اول ما بلغت، او بعد مارأت دما وطهرا صحيحين، أو فاسدين، أو دما صحيحاً وطهرا فاسدا......اما الوجه الاول(فحيضها من أول الاستمرار عشرة، وطهرها عشرون، ثم ذلك دأبها، ونفاسها أربعون).(رسائل ابن عابدين ۱/ ۹۴، ط:سهيل اكيدمى)

۳ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان رأت دما وطهرا فاسدين، فلا اعتبار بهما) فى نصب العادة للمبتدأة......(فان كان الطهر ناقصا تكون كالمستمر دمها ابتداءً)......(وان كان الطهر تاما) وقد فسد بمخالطته الدم...... فلا يخلو اما أن يزيد مجموع ذلك الطهر والدم الفاسد الذى قبله على ثلاثين أولا (فان لم يزد على ثلاثين فكا لسابق) أى : فحكمه حكم القسم الاول. وتصوير ذلك(بأن رات احد عشر دما، وخمسة عشر فطهرا ،ثم استمر الدم عشرة من أول مارأت حيض و عشرون طهر)فيكون أربعة أيام من أول الا ستمرار بقية طهرها، فتصلى فيها......(وان زاد) أى : الدم والطهر على ثلاثين(بأن رأت مثلا أحد عشر دما، وعشرين طهرا،ثم استمر فعشرة من أول ما رأت حيض، ثم) الباقى(طهر) وهو الحادى عشر وما بعده(الى أول الاستمرار،ثم تستأنف من أول الاستمرار عشرة حيض، وعشرون طهر، ثم ذلك دأبها) مادام الاسمترار. (رسائل ابن عابدين ۱/۹۴،۹۵،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۴۹۲،ط:مكتبه فاروقيه)

۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان كان الدم صحيحاً والطهر فاسدا يعتبر الدم) فى نصب العادة، فترد اليه فى زمن الاستمرار(لا الطهر) بل يكون طهرها فى زمن الاستمرار ما يتم به الشهر..........(بأن رأت مثلا ثلاثة دما، وخمسة عشر طهرا ويوما دما وخمسة عشر طهرا، ثم استمر الدم......(الثلاثة الاولى حيض، والباقى طهر الى الاستمرار،ثم تستأنف فثلاثة من الاستمرار حيض وسبعة وعشرون طهر) وهذا دأبها. (رسائل ابن عابدين ۱/۹۶،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۴۹۴،ط:مكتبه فاروقيه)

۵ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : ثم شرع فى المبتدأة بالحبل فقال : (وان رأت طهرا صحيحا،ثم استمر الدم، ولم ترقبل الطهر حيضا أصلا،كمراهقة : بلغت بالحبل ، فولدت، ورأت أربعين دما ثم خمسة عشر طهرا ،ثم استمر الدم، فحيضها عشرة من اول الاستمرار وطهرها خمسة عشر وذلك دأبها) ما دام الاستمرار. (رسائل ابن عابدين ۱/۹۷،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۴۹۹،ط:مكتبه فاروقيه)

۶ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (بخلاف ما اذا) نقص طهرها عن خمسة عشر، فانه يكون بعد الاربعين طهرها عشرين، وحيضها عشرة، وذلك دأبها، بمنزلة ما اذا ولدت واستمر بها الدم ابتداء، وبخلاف ما اذا (زاد دمها على أربعين فى النفاس) بيوم مثلا(ثم رأت طهرا خمسة عشر أو اكثر ثم استمرالدم حيث يفسد الطهر فلا يصلح لنصب العادة) وحينئذ(فان كان بين النفاس والا ستمرار عشرون أو اكثر فعشرة من اول الاستمرار حيض، وعشرون طهر وذلك دأبها، والا أتم عشرون من اول الاستمرار للطهر،ثم يستأنف : عشرة حيض وعشرون

طهر، وذلک دأبها). (رسائل ابن عابدین ۱/۹۷، ۹۸، ط: سهیل اکیڈمی)

ے: فأما اذا ابتدأت وبلغت بالحبل وقد یکون ذلک بأن حبلت من زوجها قبل أن تحیض فیکون بلوغها بالحبل، فلو ولدت واستمر بها الدم فنفاسها أربعون یوما عندنا...... وبعد الاربعین یجعل عشرون یوما طهرا...... ثم بعد ذلک حیضها عشرة وطهرها عشرون وذلک دأبها. (الفتاویٰ التاتارخانیة ۱/۴۹۹، ط: مکتبه فاروقیه)

.... تمرین سبق نمبر ۱۱ ....

سوال ۱: چودہ سال کی عمر کی لڑکی کو پہلی مرتبہ صبح صادق سے پندرہ منٹ قبل سات بجے خون شروع ہوا پھر استمرار رہا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۲: ہندہ کو بارہ سال کی عمر میں بالغہ ہوتے ہی ۱۴ دن دم آیا، پھر ۱۶ دن طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۳: ہندہ کو بالغہ ہوتے ہی ۱۰ دن ۱۰ گھنٹے دم آیا، پھر ۱۶ دن ۱۶ گھنٹے طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ٤: مبتدأہ کو ۱۲ دن ۱۲ گھنٹے دم آیا، پھر ۳۲ دن ۳۲ منٹ طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۵: مبتدأہ کو ۹ دن ۹ گھنٹے دم آیا، پھر ۱۶ دن ۱۶ گھنٹے طہر رہا، پھر ۵ گھنٹے دم آیا، پھر ۱۵ دن ۱۵ گھنٹے طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ٦: مبتدأہ کو ٦ دن ٦ گھنٹے ٦ منٹ دم آیا، پھر ۱۵ دن ایک گھنٹہ طہر رہا، پھر ۷ گھنٹے دم آیا، پھر ۱۷ دن ۷ گھنٹے طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۷: مبتدأہ کو ۸ دن دم آیا، پھر ۱۴ دن ۱۴ گھنٹے طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۸ : مبتدأہ کو۵ دن ۵ گھنٹے دم آیا، پھر۱۳ دن ۲۳ گھنٹے طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۹ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۳۰ دن دم آیا، پھر ۲۵ دن طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۰ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۲۰ دن دم آیا، پھر ۱۹ دن طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۱ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۱۰ دن دم آیا، پھر ۳۰ دن طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۲ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۱۵ دن دم آیا، پھر ۲۱ دن طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۳ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۴۲ دن دم آیا، پھر ۲۵ دن طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۴ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۴۰ دن ۴ گھنٹے دم آیا، پھر ۱۶ دن ۱۶ گھنٹے طہر رہا، پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۵ : بالغہ بالحمل کو ۴۰ دن نفاس کے متصل استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۶ : بالغہ بالحمل کو بچہ پیدا ہونے کے بعد ۳۰ دن دم آیا پھر استمرار شروع ہوگیا۔اس کا حکم بتائیں۔

﴿سبق نمبر ۱۲﴾

مستحاضہ معتادہ کے احکام

اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) جس کا طہر چھ ماہ سے کم ہو، جیسے پانچ دن حیض اور پانچ ماہ طہر کی عادت ہے، اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔

حکم: اس کا حیض وطہر عادت کے مطابق ہوں گے۔ [۱]

(۲) جس کا طہر چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو، جیسے پانچ دن حیض اور چھ ماہ طہر کی عادت ہے۔

حکم: اس کا حیض عادت کے مطابق ہوگا اور طہر میں مختلف اقوال ہیں :

(۱) چھ ماہ سے ایک لمحہ کم۔ (۲) عادت کے مطابق، خواہ سال کی عادت ہو۔

(۳) بیس دن۔ (۴) ایک ماہ۔

(۵) دو ماہ۔ مفتی بہ ومختار آخری قول ہے۔ [۲]

حوالہ جات

[۱] - [۲] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (الاستمرار هو : ان وقع في المعتادة فطهرها وحيضها ما اعتادت في جميع الأحكام ان كان طهرها) المعتاد(اقل من ستة أشهر، والا فيرد الى ستة أشهر، الا ساعة تحقيقا للتفاوت بين طهر الحيض وطهر الحبل، وحيضها بحاله) وهذا قول محمد بن ابراهيم الميداني. قال في "العناية" وغيرها : وعليه الأكثر ــ وفي "التاتارخانية" :وعليه الاعتماد. وعند أبي عصمة بن معاذ المروزي : ترد على عادتها وان طالت ــ مثلا : ان كانت عادتها في الطهر سنة ، وفي الحيض عشرة :يامرها بالصلاة والصوم سنة، وبتركهما عشرة...... وقال في "الكافي" عامة العلماء ترد الى عشرين، كما لو بلغت مستحاضة۔ وفي "الخلاصة": شهر كامل۔ وفي"المحيط السرخسي" : وعن محمد : أنه مقدر بشهرين۔ واختاره الحاكم ،وهو الأصح۔ قال في "الغاية": قيل : والفتوىٰ على قول الحاكم واخترنا قول الميداني لقوة قوله رواية ودراية" اهـ. قلت : لكن في البحر عن النهاية والعناية والفتح ان ماختاره الحاكم الشهيد عليه الفتوىٰ لانه ايسر على المفتي والنساء انتهى.ومشى عليه في الدر لان لفظ

الفتویٰ آکد الفاظ التصحیح. (رسائل ابن عابدین ۱/۹۳، ۹۴، الرسالة الرابعة: منهل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتأهلین فی مسائل الحیض، ط: سهیل اکیدمی)

.... تمرین سبق نمبر ۱۲ ....

سوال ۱ : مستحاضہ معتادہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی کم از کم تین مثالوں سے وضاحت کیجیے؟

سوال ۲ : مستحاضہ معتادہ کی قسموں کا حکم بیان کیجیے؟

سوال ۳ : مستحاضہ معتادہ کی قسم ثانی کے حکم میں مفتی بہ قول کو بیان کریں؟

سوال ٤ : ۷ح۴ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ٥ : ۵ح۶ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ٦ : ۷ح۷ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ۷ : ۷ح۱۶ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ۸ : ۷ح۲۵ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

﴿سبق نمبر ۱۳﴾

مستحاضہ ضالہ کے احکام

قاعدہ : اگر ضالہ ظن غالب سے عدد اور مکان متعین کرسکتی ہے تو اس کے مطابق عمل کرے، اس وقت اس کے تمام احکام معتادہ کے ہوں گے۔ [۱]

اگر ظن غالب نہیں بلکہ تردد ہے تو جن ایام میں دخول فی الحیض کا تردد ہے ان میں ہر نماز صرف وضو کر کے پڑھے گی اور جن ایام میں خروج من الحیض کا تردد ہے ان میں ہر نماز کے لیے غسل کرے گی اور ہر دوسری نماز کے ساتھ پہلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی۔ [۲]

جن ایام کے بارے میں حیض کے ایام ہونے کا شبہ ہو ان میں وطء حرام ہے۔ [۳]

اگر کچھ ایام ایسے ہوں کہ ان کے طہر یا حیض ہونے کا یقین ہو تو ان میں اسی یقین کے مطابق حیض یا طہر کے احکام جاری ہوں گے۔ [۴]

ضالہ کی قسمیں : اس کی چار قسمیں ہیں :

(۱) ضاله بالعدد و المكان كليهما.

(۲) ضاله بالمكان فقط في جميع الشهر.

(۳) ضاله بالمكان فقط في بعض الشهر.

(۴) ضاله بالعدد فقط. [۵]

ضاله بالعدد و المكان كليهما کا بیان

تعریف: جس کو نہ عدد یاد ہو نہ مکان، بلکہ ہر دن کے بارے میں یہ تردد ہو کہ یہ حیض کا دن ہے یا طہر کا۔ اس کو ضالہ باضلال عام بھی کہا جاتا ہے۔ [۶] اس کے کل گیارہ احکام ہیں :

حکم اول : اس کے لیے درج ذیل امور ممنوع ہیں :

(۱) مسجد میں داخل ہونا

(۲) قرآن مجید کا چھونا اور تلاوت کرنا، البتہ نماز میں تلاوت جائز ہے

(۳) نفل نماز پڑھنا

(۴) نفل روزہ رکھنا

(۵) طواف زیارت وصدر کے سوا کوئی طواف کرنا

(۶) شوہر کا اس سے وطء کرنا ۷

حکم دوم: طواف زیارت وطواف صدر کرے گی البتہ دس دن کے بعد طواف زیارت کا اعادہ ضروری ہے، طواف صدر کا اعادہ نہیں (کیونکہ حائضہ پر طواف صدر واجب نہیں) ۸

حکم سوم: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب وسنن مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ صرف اتنی قراءۃ جائز ہے جو نماز کی صحت کے لیے ضروری ہے، فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے مزید قراءۃ جائز نہیں۔ ۹

حکم چہارم: دعاء قنوت اور دوسری تمام دعائیں پڑھ سکتی ہے۔ ۱۰

حکم پنجم: ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی اور ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔ ۱۱

حکم ششم: آیت سجدہ سن کر فوراً سجدہ کیا تو سجدہ ساقط ہو جائے گا کچھ وقفہ کے بعد کیا تو دس دن کے بعد دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ ۱۲

حکم ہفتم: اگر اس کے ذمہ کوئی قضا نماز ہے تو اس کو پڑھ کر دس دن کے بعد دوبارہ پڑھے گی۔ ۱۳

حکم ہشتم: پورا رمضان روزے رکھے گی، ایک دن بھی روزہ چھوڑنا جائز نہیں، ۱۴ ایام حیض

کے روزوں کی قضا کی تفصیل ذیل میں ہے:

تفصیل حکم صوم: اس کے کل چوبیس احوال ہیں:

وجہ الضبط: مستحاضہ باضلال عام دو حال سے خالی نہیں، یا اسے ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہوگا، یا نہیں پھر ہر شق تین حال سے خالی نہیں ابتدا باللیل کا علم ہوگا یا ابتدا بالنہار کا علم ہوگا یا کسی کا علم نہ ہوگا ان میں سے ہر حال میں رمضان کامل ہوگا یا ناقص پھر ہر تقدیر پر قضا متصل ہوگی یا منفصل۔ [۱۵]

احوال مع الاحکام

(۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو اور ابتداء حیض کا علم بھی نہ ہو کہ رات سے شروع ہوتا تھا یا دن سے۔ اور رمضان تیس دن کا ہو اور ایام حیض کے روزوں کی قضا متصل کرے۔

(۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضا متصل دوشوال سے ہو۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھے گی بعد میں قضا کے لیے ۳۲ روزے رکھے گی۔ [۱۶]

(۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء کا علم بھی نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضا متصل نہ کرے بلکہ کچھ مدت کے بعد کرے۔

(۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضا متصل نہ کرے۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھنے کے علاوہ ۳۸ روزے

رکھے گی۔ ۱۷

تنبیہ: یہاں فصل کی بعض ایسی صورتیں بھی ممکن ہیں جن میں روزے ۳۸ دن سے کم لازم ہوتے ہیں، مگر یہ حساب دان کا کام ہے یہاں آسانی کے لیے صرف احتیاطی حکم لکھا گیا ہے۔ ۱۸

(۵) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضا متصل ہو۔

(۶) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء بالنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

ان دوصورتوں میں رمضان کے تمام روزے رکھ کر متصل ۳۲ روزے رکھے گی۔ ۱۹

(۷) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضا متصل نہ ہو۔

(۸) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء بالنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان دوصورتوں میں رمضان کے پورے روزے رکھ کر مزید ۳۷ روزے رکھے گی۔ ۲۰

(۹) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۰) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان دوصورتوں میں رمضان کے تمام روزے رکھنے کے علاوہ مزید ۲۵ روزے رکھے گی۔ ۲۱

(۱۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا

متصل ہو۔

اس صورت میں رمضان کے تمام روزے رکھنے کے بعد متصل ۲۰ روزے رکھے گی۔[۲۲]

(۱۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہ ہو البتہ ابتداء باللیل کا علم ہو رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

اس صورت میں رمضان کے روزوں کے علاوہ ۲۴ دن کی قضا واجب ہے۔[۲۳]

(۱۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

(۱۵) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۶) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار کا علم ہو، رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

(۱۷) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۸) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

(۱۹) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو،

قضا متصل ہو۔

(۲۰) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتداء بالنہار و باللیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان آٹھ صورتوں میں رمضان کے علاوہ مزید ۲۲ روزے رکھنا واجب ہے۔[۲۴]

(۲۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے اور ابتدا باللیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضا متصل ہو۔

(۲۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے اور ابتدا باللیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضا متصل نہ ہو

(۲۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے اور ابتدا باللیل کا علم ہو، رمضان ناقص ہو، قضا متصل ہو

(۲۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہو، ابتدا باللیل کا علم ہو، رمضان ناقص ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان چار صورتوں میں رمضان کے علاوہ بیس روزوں کی قضا واجب ہے۔[۲۵]

حکم نہم: درج ذیل تفصیل کے مطابق کفارات ادا کرے گی۔

کفارۂ قتل و رمضان کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر کفارۂ قتل و رمضان ادا کرنے کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہے، ابتدا باللیل کا بھی علم ہے۔ اس صورت میں کفارہ نوے روزے پے در پے رکھنے سے ادا ہوگا۔[۲۶]

(۲) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہے، لیکن ابتدا باللیل کا علم نہیں۔ اس صورت میں کفارہ ایک سو چار روزوں سے ادا ہوگا۔[۲۷]

(۳) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہیں، ابتدا باللیل کا علم ہے۔ اس صورت میں سو روزے رکھنے ضروری ہیں۔[۲۸]

(۴) ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم نہیں، ابتدا باللیل کا بھی علم نہیں۔اس صورت میں ایک سو پندرہ روزے رکھنے ضروری ہیں۔۲۹

تنبیہ: اس پر ضالہ بننے سے پہلے قصداً رمضان کا روزہ توڑنے کی وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے، ضالہ بننے کے بعد توڑے گی تو بوجہ شبہہ کفارہ واجب نہیں، صرف قضا واجب ہے۔۳۰

کفارۂ یمین کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر کفارۂ یمین ادا کرنے کے چار طریقے ہیں :

(۱) یہ یاد ہے کہ ابتداء حیض رات سے ہے اس صورت میں ادا کفارہ کے دو طریقے ہیں:

(الف) پندرہ روزے رکھے۔

(ب) تین روزے رکھے پھر دس دن کے بعد تین اور رکھے

(۲) ابتداء حیض رات سے ہونا یاد نہ ہو، اس صورت میں ادا کفارہ کے دو طریقے ہیں :

(الف) سولہ روزے رکھے۔

(ب) تین روزے رکھے پھر نو دن کے بعد ۴ روزے رکھے۔۳۱

حکم دہم: ایام حیض کے سوا دوسرے روزوں کی قضا درج ذیل طریقے پر ہوگی۔

طریقہ قضاء رمضان: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء پر قضا کے تین طریقے ہیں :

(الف) رات سے حیض شروع ہونا یاد ہے اور قضا روزے دس ہیں :

اس صورت میں قضاء کے دو طریقے ہیں:

☆ پے در پے ۲۰ روزے رکھے۔

☆ دس روزے ایک ماہ۔ مثلاً رجب کے پہلے عشرہ میں اور ۱۰ روزے دوسرے ماہ

یعنی شعبان کے درمیانی عشرہ میں رکھے۔آخری طریقہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے کہ ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہو۔۳۲

(ب) رات سے حیض شروع ہونا یاد نہیں اور قضا روزے دس ہیں اس صورت میں قضا کا طریقہ یہ ہے کہ پے در پے اکیس روزے رکھے۔۳۳

(ج) قضا روزے دس سے کم ہیں خواہ رات سے ابتداء حیض یاد ہو یا نہ ہو، البتہ ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہے۔

اس صورت میں ایک ماہ کے پہلے عشرہ میں مقدار قضا رکھے اور پھر دوسرے ماہ کے دوسرے عشرہ میں بھی اتنے روزے رکھے۔۳۴

حکم یازدہم: عدت مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق گزارے گی۔

انقطاع رجعت کا حکم: حقِ رجوع انتالیس دن پر ختم ہو جاتا ہے یعنی وقتِ طلاق سے انتالیس دن تک شوہر رجوع کرسکتا ہے اس کے بعد نہیں کرسکتا۔۳۵

انقضاء عدتِ طلاق: اس میں اختلاف ہے، احوط قول چار لمحات کم انیس ماہ دس دن ہے اور مفتی بہ قول ایک لمحہ کم سات ماہ دس دن ہے۔۳۶

انقضاء عدت وفات: چار ماہ دس دن، کالنساء الاخر . ۳۷

حوالہ جات

۱ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (فعليها ان تتحرى) بغلبة الظن......(فان استقر ظنها على موضع حيضها وعدده عملت به والا فعليها الأخذ بالأحوط فى الأحكام) .

(رسائل ابن عابدين ۱ /۹۹،ط:سهيل اكيدمى)

ـــــ (البحر الرائق ۱ /۳۶۲،ط:رشيديه)

ـــــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱ /۵۱۹،ط:مكتبه فاروقيه)

۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكلما ترددت بين الطهر ودخول الحيض :

صلت بالوضوء لوقت كل صلاة وان) ترددت(بين الطهر والخروج) من الحيض......(فبالغسل) أى : فتصلى بالغسل(كذلك) أى لكل وقت صلاة...... (ثم تعيد فى وقت الثانية بعد الغسل قبل الوقتية، وهكذا تصنع فى) وقت (كل صلاة).(رسائل ابن عابدين ١/١٠٠ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

ـــ(البحر الرائق ١/٣٦٢،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٥١٩، ٥٢٠،ط:مكتبه فاروقيه)

۳ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولا يجوز وطؤها ابدا) لأن التحرى فى الفروج لا يجوز.(رسائل ابن عابدين ١/٩٩ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١/٣٦٢،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٥٢٢،ط:مكتبه فاروقيه)

۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : فما غلب ظنها أنه حيضها أو طهرها عملت به.(رسائل ابن عابدين ١/٩٩ ،ط:سهيل اكيدمى)

۵ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (الاضلال العام) أى اضلال العدد والمكان...... (وما يقربه) أى ما يقرب من العام، كأن علمت عدد أيامها،لكن ضلت مكانها فى جميع الشهر......(وأما الخاص) وهو الاضلال فى المكان فقط، كأن علمت عدد أيامها وأضلت مكانها فى بعض الشهر كالعشر الأول منه مثلا، والاضلال فى العدد فقط مع العلم بالمكان.

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٦ ،ط:سهيل اكيدمى)

۶ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (الاضلال العام) أى اضلال العدد والمكان،بحيث تكون فى كل يوم مترددة بين الحيض والطهر.

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٦ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١/٣٦٤،ط:سعيد)

ـــ (الشامية ١/٢٨٧،ط:سعيد)

۷۔ ۸ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولا تدخل المسجد، ولا تطوف، الا للزيارة،ثم تعيد بعد عشرة أيام) الا(للصدر) ولا تعيد، ولا تمس المصحف، ولا يجوز وطؤها أبدا، ولا تصلى ولا تصوم تطوعا، ولا تقرأ القرآن فى غير الصلاة).

(رسائل ابن عابدين ١/٩٩ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١/٣٦٤،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٥٢٠، ٥٢١،ط:مكتبه فاروقيه)

۹ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وتقرأ فى كل ركعة) المفروض والواجب ، أعنى(الفاتحة و سورة قصيرة سوى ما عدا الأولين من الفرض) ولو عملا كالوتر...... وحاصله : أنها تقرا الفاتحة والسوة فى كل ركعة من الفرائض والسنن، الا الأخيرة أو الأخيرتين من الفرض،

فلا تقرأ فی شیئ من ذلک السورة، بل تقرا الفاتحة فقط.(رسائل ابن عابدین ۱/۹۹،ط:سھیل اکیدمی)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۶۴،ط:رشیدیه)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانیة ۱/۵۲۰،ط:مکتبه فاروقیه)

۱۰ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (وتقرأ القنوت وسائر الدعوات والأذکار.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۰،ط:سھیل اکیدمی)

۱۱ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (وان) ترددت(بین الطھر والخروج) من الحیض...... (فبالغسل) أی فتصلی بالغسل(کذلک ، ثم تعید فی وقت الثانیة بعد الغسل قبل الوقتیة. وھکذا تصنع فی کل صلاة.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۰،ط:سھیل اکیدمی)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۶۴،ط:رشیدیه)

۱۲ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (وان سمعت سجدة) أی آیتھا(سجدت للحال سقطت عندھا والا) بأن سحدت بعد ذلک(أعادتھا بعد عشرة ایام).

(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۰،ط:سھیل اکیدمی)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۶۴،ط:رشیدیه)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانیة ۱/۵۲۱،ط:مکتبه فاروقیه)

۱۳ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (وان کانت علیھا) صلاة(فائتة فقضتھا، فعلیھا اعادتھا بعد عشرة أیام) من یوم القضاء.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۱،ط:سھیل اکیدمی)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۶۴،ط:رشدیه)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانیة ۱/۵۲۱،ط:مکتبه فاروقیه)

۱۴ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (ولا تفطر فی رمضان أصلا).

(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۱،ط:سھیل اکیدمی)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۶۴،ط:سعید)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانیة ۱/۵۲۲،ط:مکتبه فاروقیه)

۱۵ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (ثم) لھا حالات : لأنھا اما أن تعلم أن حیضھا فی کل شھر مرة أولا وعلی کل : اما أن تعلم أن ابتداء حیضھا باللیل أو بالنھار، أو لا تعلم، وعلی کل : اما أن یکون الشھر کاملا أو ناقصا، وعلی کل : اما أن تقضی موصولا أو مفصولا، فھی أربعة و عشرون.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۱،ط:سھیل اکیدمی)

۱۶ـ۱۷ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (ان لم تعلم ان دورھا فی کل شھر مرة، وان ابتداء حیضھا باللیل او النھار، او علمت انه بالنھار وکان شھر رمضان ثلاثین : یجب علیھا قضاء اثنین وثلاثین)......وھذا(ان قضت موصولا برمضان وان مفصولا فثمانیة و ثلاثین).

(رسائل ابن عابدین ۱/۱۰۱،ط:سھیل اکیدمی)

۱۸ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : ”ھکذا اطلقوا، وفی الحقیقة لا یلزم ھذا المقدار الا فی بعض صور الفصل، کما اذا ابتدأت القضاء بعد مضی عشرین من شوال ـ مثلاـ وأما

اذا اب٥تـدأت مـن ثـلاثة أو ار بـعـه، ونـحوهما،فيكفى أقل من هذا المقدار، فكأنهم أرادوا طرد بـعـض الـفـصـل بـالتسـوية، تيسيـرا على المفتى والمستفتى باسقاط مؤنة الحساب،فمتى تعانت وقاست مؤنته فلها العمل بالحقيقة" انتهى.(رسائل ابن عابدين ١/١٠٢،ط:سهيل اكيدمى)

۱۹-۲۰ : قـال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان كان شهر رمضان تسعة و عشرين) والمسئلة بحالها(تقضى فى الوصل اثنين وثلاثين وفى الفصل سبعة وثلاثين).

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٢،ط:سهيل اكيدمى)

۲۱ : قـال الـعلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان عـلـمت أن ابتداء حيضها بالليل، وشهر رمضان ثلاثون ، فتقضى فى الوصل والفصل خمسة و عشرين).

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٢،ط:سهيل اكيدمى)

۲۲-۲۳ : قـال الـعـلامة ابـن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان كـان تسـعة و عشرين تقضى فى الوصل عشرين وفى الفصل أربعة عشرين).(رسائل ابن عابدين ١/١٠٣،ط:سهيل اكيدمى)

۲۴ : قـال الـعـلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان عـلـمت أن حيضها فى كل شهر مرة) مـعـطـوف عـلـى قـوله :"ان لم تعلم أن دورها ......الخ" (وعلمت ان ابتداء ه بالنهار او لم تعلم انه بالنهار تقضى اثنين و عشرين مطلقا) أى وصلت أو فصلت.(منهل الواردين ص : ٧٩)

۲۵ :قـال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان عـلـمت أن ابتداء بالليل تقضى عشرين مطلقا)...... وصلت أو فصلت.(رسائل ابن عابدين ١/١٠٤،ط:سهيل اكيدمى)

۲۶ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان وجب عليها صوم شهرين) متتابعين(فى كـفـارـة الـقـتـل او الافطار) اذا كانت أفطرت عمدا فى رمضان(قبل الابتلاء) بالاستمرار ونسيان الـعـادـة(اذا لافـطـار فى هذا الابتلاء لا يوجب كفارة لتمكن الشبهة فان علمت أن ابتداء حيضها بالليل ، و دورها فى كل شهر) مرة(تصوم تسعين يوما.(رسائل ابن عابدين ١/١٠٤،ط:سهيل اكيدمى)

۲۷ :قـال الـعلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان لـم تعلم الأول) اى: أن ابتداء حيضها بالليل بأن علمت أنه بالنهار،أو لم تعلم شيئا : (تصوم مائة و أربعة).

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٥،ط:سهيل اكيدمى)

۲۸ : قـال الـعلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان لـم تعلم الثانى) أى : ان دورها فى كل شهر ،لكن تعلم ان ابتداء ه بالليل(تصوم مائة).(رسائل ابن عابدين ١/١٠٥،ط:سهيل اكيدمى)

۲۹ : قـال الـعـلامة ابـن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان لـم تـعلمهما) أى لم تعلم ان ابتداء ه بالليل، ولا أن دورها فى كل شهر : (تصوم مائة و خمسة عشر)

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٥،ط:سهيل اكيدمى)

۳۰ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان وجب عليها صوم شهرين) متتابعين(فى كـفـارـة الـقـتـل او الافطار) اذا كانت أفطرت عمدا فى رمضان(قبل الابتلاء) بالاستمرار ونسيان العادة(اذا لافطار فى هذا الابتلاء لا يوجب كفارة لتمكن الشبهة.

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٤،ط:سهيل اكيدمى)

۳۱ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان وجب عليها صوم ثلاثة أيام) متتابعة(فى كفارة يمين، و علمت أن ابتداء حيضها بالليل، تصوم خمسة عشر أو تصوم ثلاثة ايام، ثم تفطر عشرة، ثم تصوم ثلاثة وان لم تعلم)أن ابتداء حيضها بالليل(تصوم ستة عشر أن تصوم ثلاثة ، و تفطر تسعة، وتصوم أربعة.(رسائل ابن عابدين ١/١٠٥ ،ط:سهيل اكيدمى)

۳۲۔ ۳۳:قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان وجب عليها قضاء عشرة من رمضان تصوم ضعفها) اذا علمت أن ابتداء حيضها بالليل، والا فاحدى و عشرين......(اما) أن تصوم(متتابعا) كما ذكرنا عشرة بعد عشرة(أو تصوم عشرة فى عشرة من شهر مثلا) كالعشر الأول من رجب(ثم تصو م مثله فى عشر آخر من شهر آخر) كالعشر الثانى من شعبان.

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٥،١٠٦ ،ط:سهيل اكيدمى)

۳۴ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وهذا الأخير) أى صوم الضعف فى عشر آخر من شهر آخر(يجرى فيما دون العشرة ايضا) أى اذا كان عليها قضاء تسعة من رمضان مثلا تصومها فى عشر من شهر، ثم تصومها فى عشر آخر من شهر آخر ، وكذا الثمانية والأقل.

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٦ ،ط:سهيل اكيدمى)

۳۵ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان طلقت رجعيا) ولا تعرف مقدار حيضها فى كل شهر(يحكم بانقطاع الرجعة بمضى تسعة و ثلاثين).

(رسائل ابن عابدين ١/١٠٦ ،ط:سهيل اكيدمى)

۳۶ : قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالى : وأما حكم العدة ففيه اختلاف فمنهم من لم يقدر لها طهرا ولا تنقضى عدتها أبدا ؛ لأن التقدير لا يجوز إلا توقيفا والعامة قدروه بسنة والميدانى بستة أشهر إلا ساعة ؛ لأن الطهر بين الدمين أقل من أدنى مدة الحبل عادة فنقصنا عنه ساعة لتنقضى عدتها بتسعة عشر شهرا إلا ثلاث ساعات لاحتمال أنه طلقها أول الطهر وبحث الشارح الزيلعى أنه ينبغى زيادة عشرة لمثل ما قلنا فى المسألة الثانية وجوابه بمثل ما قدمناه وعن محمد بن الحسن شهران واختاره الحاكم الشهيد وعليه الفتوى ؛ لأنه أيسر على المفتى والنساء كذا فى النهاية والعناية وفتح القدير .(البحر الرائق ١/٣٦٧،٣٦٨،ط:رشيدية)

۳۷ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى :تحت قوله : (والافبالايام) ...... وفى الوفاة بمائة وثلاثين .(الشامية ٣/٥٠٩،ط:سعيد)

.... تمرین سبق نمبر ۱۳ ....

سوال ۱ :ضالہ بالعدد والمکان کلیھما کےایام حیض کےروزوں کےاحوال کی وجہ الضبط بیان کریں؟

سوال ۲ :ضالہ بالعدد والمکان کلیھما کے کفارۂ قتل ورمضان ویمین کےاحکام بیان کریں؟

سوال ۳ :ضالہ بالعدد والمکان کلیھما کی عدت کی کتنی صورتیں ہیں؟ تمام صورتیں مع احکام بیان کریں؟

سوال ٤ : ہندہ کا استمرار چل رہاہےاور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدداورزمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی اس کے طہراورحیض کی تعیین کریں؟

سوال ٥ : ہندہ کا استمرار چل رہاہےاور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدداورزمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی البتہ ظن غالب سے تعیین کرسکتی ہےاس کوظن غالب پرعمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟وضاحت سے بتائیں؟

سوال ٦ : معتادہ ضالہ باضلال عام مستمرّہ کوشوہر نے یکم رمضان دن تین بجے طلاق دی، اس سے رجوع کا حق کب تک ہوگا؟اورمفتیٰ بہ قول کے مطابق عدتِ طلاق کیا ہے؟

﴿سبق نمبر ۱۴﴾

ضالۃ العادۃ فی النفاس کے احکام

(۱) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز نہیں ہوا تو پورا نفاس ہوگا۔ [۱]

(۲) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز ہوگا تو سوچ کر ظن غالب سے جو عادت مقرر ہو جائے وہ نفاس ہے اور زائد استحاضہ۔ [۲]

(۳) تحرّی سے فیصلہ نہ کر سکے تو چالیس دن کی نمازوں کی قضا کرے گی۔ [۳]

(۴) اگر رمضان کی پہلی رات میں بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادۃ فی الحیض یاد نہ ہو، البتہ رات سے ابتدا یاد ہو تو پورے رمضان کے روزے بھی رکھے اور متصل دو شوال سے انچاس روزے بھی رکھے۔ [۴]

(۵) اگر رمضان کے پہلے دن بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادۃ فی الحیض یاد نہ ہو، ابتداء حیض دن سے ہو یا ابتدا یاد نہ ہو تو رمضان کے پورے روزوں کے علاوہ ۶۲ روزے متصل دو شوال سے رکھنا واجب ہے۔ [۵]

تنبیہ نمبر ۱: صوم کے قواعد مفصلہ مذکورہ فی المنہل سے قضا منفصل اور مقدار حیض کے اختلاف کی تمام صورتوں کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔ بوقتِ ابتلا کسی مفتی سے رجوع کر کے ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

تنبیہ نمبر ۲: دمِ نفاس سے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب:

ولادت کے بعد اگر خون چالیس دن سے بڑھ گیا تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ عورت مبتدأہ ہو یا معتادہ اور عادت یاد ہو یا بھول چکی ہو ہر صورت میں اس کا نفاس چالیس دن ہوگا۔ [۶]

ضالۃ العادۃ فی النفاس کے مسئلہ کا حل مذہب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مطابق :

جس عورت کا دوسرا یا تیسرا بچہ ہو اور وہ پہلے بچے میں نفاس کی عادت بھول چکی ہو تو اگر چالیس دن یا اس کے اندر اندر خون بند ہوا تو یہ سارا نفاس ہوگا اور یہی آئندہ کے لیے اس کی عادت ہوگی اور اگر چالیس دن سے خون بڑھ گیا تو حضرات احناف رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذہب میں اس کا مسئلہ مشکل ہے اس لیے بوقتِ ضرورت حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق عمل کی گنجائش معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ پورے چالیس دن نفاس شمار ہوگا اور زائد استحاضہ ہوگا اور چالیس دن کے بعد پہلی عادت کے مطابق طہر ہوگا پھر حیض اور یہی سلسلہ استمرار کی حالت میں چلتا رہے گا۔

حوالہ جات

۱-۲-۳ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : (وان أضلت عادتها في النفاس، فان لم يجاوز الدم أربعين : فظاهر) أی كله نفاس...... (فان جاوز) الاربعين (تحرى فان لم يغلب ظنها علی شيئ) من الاربعين أنه كان عادة لها(قضت صلاة الاربعين) .

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۰۸ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمی)

ـــ (الفتاویٰ التاتارخانية ۱/۵۴۴،ط:مكتبه فاروقيه)

۴- ۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ : (تنبيه) لم أرمن ذكر حكم صوم اذا أضلت عادتها في النفاس والحيض معا ـ وتخريجه ـ على مامر ـ :انها اذا ولدت اول ليلة من رمضان، وكان كاملا، وعلمت ان حيضها يكون بالليل ايضا : تصوم رمضان؛ لا حتمال ان نفاسها ساعة، ثم اذا قضت موصولا تقضی تسعة و اربعين...... ولو ولدت نهارا، وعلمت ان حيضها) بالنهار، أو لم تعلم : تقضی اثنين و ستين.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۰۸ ،ط:سهيل اكيدمی)

۶ : مَتَی جَاوَزَ الدَّمُ أَكْثَرَ النِّفَاسِ فَمَا فِی مُدَّةِ النِّفَاسِ نِفَاسٌ وَلَا يَكُونُ استِحَاضَةً فِی مُدَّةِ النِّفَاسِ وَمَا زَادَ عَلَی الْأَرْبَعِينَ إِن أَمكَنَ أَن يَكُونَ حَيضًا بِأَن يُصَادِفَ عَادَةَ الحَيضِ أَو أَن يَتَّصِلَ بِعَادَةِ الحَيضِ وَيَتَكَرَّرَ أَو يَكُونَ بَينَهُ وَبَينَ عَادَةِ الحَيضِ طُهرٌ كَامِلٌ أَو يَتَكَرَّرُ فَهُوَ حَيضٌ وَإِلَّا فَهُوَ استِحَاضَةٌ وَهَذَا بِخِلَافِ الحَيضِ فَإِنَّهُ إِذَا جَاوَزَ الْأَكثَرَ ثَبَتَ حُكمُ المُستَحَاضَةِ فِيهِ كُلِّهِ؛ لِأَنَّ النَّبِیَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النُّفَسَاءَ أَن تَقعُدَ أَربَعِينَ يَومًا إِلَّا أَن تَرَى الطُّهرَ قَبلَ ذَلِكَ وَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا إِذَا لَم تَرَ الطُّهرَ تَقعُدُ الأَربَعِينَ دُونَ مَا بَعدَهُ مِن غَيرِ التِفَاتٍ إِلَى عَادَةٍ أَو تَميِيزٍ وَلِأَنَّ العِبرَةَ بِكَونِهِ نِفَاسًا وَوُجُودِهِ فِي مُدَّةِ الأَربَعِينَ فَقَط سَوَاءٌ تَكَرَّرَ أَو لَم يَتَكَرَّر وَسَوَاءٌ تَغَيَّرَ لَونُهُ أَو لَم يَتَغَيَّر؛ لِأَنَّ دَمَ النِّفَاسِ هُوَ مَا فَضَلَ عَن غِذَاءِ الوَلَدِ وَذَلِكَ يَختَلِفُ باختِلَافِ الوَلَدِ فِي خَلقِهِ وَمُكثِهِ وَلِأَنَّ الحَيضَ يَتَكَرَّرُ كَثِيرًا وَتَقصُرُ مُدَّتُهُ بِخِلَافِ النِّفَاسِ فَإِنَّ اعتِبَارَ العَادَةِ فِيهِ يُؤَدِّي إِلَى حَرَجٍ عَظِيمٍ وَمَشَقَّةٍ.(شرح العمدة فى الفقه، كتاب الطهارة لتقى الدين أبى العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبى القاسم بن محمد ابن تيمية الحرانى الحنبلى الدمشقى المتوفى:٧٢٨ هد :(ص :٥١٨)، مكتبة العبيكان الرياض)

قوله رحمه الله: فإن عَاودَها الدّمُ فَمشكُوكٌ فيه: يعنى إذا عاود الدّمُ المرأة النفساء بعد أن طهرت وقبل تمام الأربعين فمشكوك فيه بمعنى: أنه يحتمل أنه: نِفَاسٌ إستصحاباً للأصل ويحتمل أنه: إستحاضة ومشى المصنف رحمه الله على كونه مشكوكاً فيه والأصل يقتضى إلحاقه بالنفاس؛ لأنه فى أمده ووقته وهو الراجح لكن يُعتذر للقول المرجوح بأنها رأت علامة الطهر قبله فتنازعه الأصلان؛ فهذا هو وجه إعتباره مشكوكاً فيه......وقد قدمنا أن الراجح أنه نفاس إن عاد قبل تمام أكثره.(شرح زاد المستقنع فى اختصار المقنع كتاب الطهارة لمحمد بن محمد المختار الشنقيطى :(٤٤٣/١) ، الناشر: الرئاسة العامة للبحوث العلمية والإفتاء الإدارة العامة لمراجعة المطبوعات الدينية الرياض المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى ١٤٢٨هـ ٢٠٠٧ م)

.... تمرین سبق نمبر ١٤ ....

سوال ١ : ضالہ کا یکم ذی القعدہ عشاء کے بعد رات ۱۲ بجے بچہ پیدا ہوا، اور اب پچاس دن گزر چکے ہیں لیکن خون جاری ہے، اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ احناف اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ دونوں کے مسلک کے مطابق جواب دیں۔

سوال ٢ : ضالہ کا ۴؍ذی القعدہ ظہر کے بعد دن تین بجے بچہ ہوا، اور اب خون چالیس دن سے بڑھ چکا ہے اور اس کو صرف اتنا یاد ہے کہ نفاس میں عادت ۳۰ دن سے زائد تھی۔ اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ احناف اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

سوال ٣ : ضالہ کو یکم رجب عصر کے بعد ساڑھے چھ بجے بچہ ہوا، اور خون چالیس دن سے بڑھ چکا ہے اور اس کو صرف اتنا یاد ہے کہ اس کی عادت ۳۰ سے ۳۳ کے درمیان تھی۔ اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ احناف اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

سوال ٤ : ضالہ کو ۱۰؍رمضان ظہر سے پہلے دوپہر ایک بجے بچہ ہوا اور خون چالیس دن سے بڑھ چکا ہے اور ایک بات یاد ہے کہ عادت : ۱۵ تا ۲۵ کے درمیان تھی۔ اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ احناف اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

سوال ٥ : ضالہ کو دس رجب کو عشاء کے بعد رات گیارہ بجے بچہ ہوا اور خون چالیس دن سے بڑھ چکا ہے، مزید کچھ بھی یاد نہیں، اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ احناف اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ دونوں کے نزدیک۔

سوال ٦ : ضالہ کا ۵؍رجب کو صبح دس بجے بچہ پیدا ہوا اور خون چالیس دن سے بڑھ چکا ہے، اور صرف یہ یاد ہے کہ نفاس ۱۰ دن سے کم اور ۳۰ دن سے زیادہ نہ تھا۔ اس کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟ احناف اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ دونوں کے نزدیک۔

﴿ سبق نمبر ۱۵ ﴾

ضاله بالمکان فقط فی جمیع الشهر کا بیان

تعریف: عدد یاد ہے مکان یاد نہیں مہینہ کی ہر تاریخ میں تردد ہے کہ طہر ہے یا حیض۔

احکام: اس کے اور ضالہ باضلال عام کے احکام میں معمولی فرق کے سوا اتحاد ہے، فرق یہ ہے کہ یہاں عدد متعین ہے، لہٰذا ایام حیض دس اور تین کے درمیان بھی ہو سکتے ہیں، بخلاف قسم اول کے کہ اس میں احتیاط کے پیش نظر دس اور تین میں سے کوئی ایک عدد متعین ہے۔[1]

احکام متبائنہ کی چند مثالیں

(۱) اگر عدد نو ہے اور ابتدا باللیل یاد ہے تو پورے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اٹھارہ روزوں کی قضا کرے گی۔ اور اگر ابتدا نہار سے یاد ہو تو بیس روزوں کی قضا واجب ہے۔ اسی طرح عدد کی کمی سے بھی روزوں کی قضا میں بھی کمی آئے گی ایک دن کی کمی سے دو روزے کم ہوں گے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب ہر ماہ ایک بار حیض آنا یاد ہو۔[2]

(۲) اگر حیض کا عدد یاد ہے مگر طہر کا عدد یاد نہیں ہے تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے پندرہ دن یا دو ماہ یا چھ ماہ سے کچھ کم طہر سمجھا جائے گا۔[3]

(۳) اگر عدد طہر یاد نہیں اور عدد حیض مثلاً چھ دن ہے تو انقطاعِ رجعت میں پندرہ دن طہر کے ساتھ چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا اور انقضائے عدت میں دو ماہ یا کچھ کم چھ ماہ **علی اختلاف القولین** اور چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا۔[4]

حساب کا طریقہ برائے انقضائے عدت: انقضائے عدت کے لیے ایام حیض کا ایک لمحہ گزرنے کے بعد طلاق متصور ہوگی۔ لہٰذا اس حیض کے بعد تین حیض اور تین طہر گزرنا ضروری

ہیں۔ پہلا حیض محسوب نہیں ہوگا۔

بقول دو ماہ طہر کل مدتِ عدت: ایک لمحہ کم چھ دن حیض+ دو ماہ طہر+ چھ دن حیض+ دو ماہ طہر+ چھ دن حیض+ دو ماہ طہر+ چھ دن حیض= ایک لمحہ کم چھ ماہ چوبیس دن۔

بقول لمحہ کم چھ ماہ طہر کل مدت عدت: ایک لمحہ کم چھ دن حیض+لمحہ کم چھ ماہ طہر+ چھ دن حیض+ لمحہ کم چھ ماہ طہر+ چھ دن حیض+ لمحہ کم چھ ماہ طہر+ چھ دن حیض = چار لمحات کم اٹھارہ ماہ چوبیس دن۔

حساب کا طریقہ برائے انقطاعِ رجعت: انقطاعِ رجعت کے لیے طہر کے آخری لمحہ میں طلاق متصور ہوگی اور صرف تین حیض اور دو طہر یعنی تیس دن کا حساب کیا جائے گا۔

انقطاع رجعت کی کل مدت: چھ دن حیض+ پندرہ دن طہر+ چھ دن حیض+ پندرہ دن طہر+ چھ دن حیض = ایک ماہ اٹھارہ دن۔

تنبیہ: طہر کامل اور دمِ صحیح سے پہلے اگر سابق طہر بھول جائے اور آگے مسئلہ میں اس کی ضرورت ہوتو اس کے اندر بھی تین احتیاطی اقوال (۱۵دن/۲ماہ/ ایک لمحہ کم چھ ماہ) میں سے کسی کو اختیار کر کے مسئلہ کو حل کیا جائے گا۔

حوالہ جات

۱ : قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ : ومن نسيت عادتها تسمى المحيرة والمضلة، واضلالها اما بعدد أو بمكان أو بهما.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (قوله او بمكان) أى علمت عدد ايام حيضها ونسيت مكانها على التعيين.(الشامية ۱/۲۸۶،ط: سعيد)

۲ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (و) أما(ان علمت أن حيضها فى كل شهر تسعة) أى وطهرها بقية الشهر، كما فى التاتارخانية(وعلمت أن ابتداء ه بالليل) فانها(تقضى

ثمانية عشر مطلقا) وصلت أو فصلت.(وان لم تعلم ابتداء ه أو علمت أنه بالنهار تقضى عشرين مطلقا).(رسائل ابن عابدين ١/١٠۴ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

ــــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١/٥٢٢،٥٢٣،ط:مکتبه فاروقيه)

۳،۴ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالى :(وأقل الطهر خمسة عشر يوما) ولياليها اجماعا(ولا حد لاكثره) وان استغرق العمر(الا عند) الاحتياج الى (نصب عادة لها اذا استمر بها (الدم)فيحد لأجل العدة بشهرين، به يفتى.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: قوله :(به يفتى) مقابله أقوال ففى النهاية عن المحيط مبتدأة رأت عشرة دما وسنة طهرا ثم استمر بها الدم قال أبو عصمة حيضها وطهرها ما رأت حتى أن عدتها تنقضى إذا طلقت بثلاث سنين وثلاثين يوما وقال الإمام الميدانى بتسعة عشر شهرا إلا ثلاث ساعات لجواز وقوع الطلاق فى حالة الحيض فتحتاج لثلاثة أطهار كل طهر ستة أشهر إلا ساعة وكل حيضة عشرة أيام وقيل طهرها أربعة أشهر إلا ساعة والحاكم الشهيد قدره بشهرين والفتوى عليه لأنه أيسر اهـ(الشامية ١/٢٨٥،ط:سعيد)

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان علمت أن حيضها ثلاثة ، ونسيت طهرها : يحمل) طهرها(على الأقل خمسة عشر.(رسائل ابن عابدين ١/١٠۴ ،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى تحت قوله : (قوله وعم كلامه المبتدأة الخ) : والمعتادة ترد الى عادتها فى الطهر ما لم يكن ستة أشهر فانها ترد الى ستة أشهر غير ساعة كالمتحيرة فى حق العدة فقط.(الشامية ١/٢٨٦،ط:سعيد)

.... تمرین سبق نمبر ۱۵ ....

سؤال ۱ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں: (۱) عددِ حیض ۳ دن (۲) رات کو تین بجے خون بند ہوتا تھا، احکام بتائیں؟

سؤال ۲ : ضالہ کو صرف ایک بات یاد ہے کہ عددِ حیض ۴ دن تھا، احکام بتائیں؟

سؤال ۳ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں: (۱) عددِ حیض ۵ دن تھا (۲) فجر یا عصر کی نماز غسل کر کے پڑھتی تھی، احکام بتائیں۔

سؤال ٤ : ۷-۲۳- کی معتادہ کو صرف ایک بات یاد ہے کہ عددِ حیض ۷ دن ہے اور یہ یاد نہیں کہ استمرار کب شروع ہوا تھا؟ احکام بتائیں؟

سؤال ٥ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں: (۱) عددِ حیض ۸ دن (۲) اور وقتِ انقطاع ۳ بجے دن، احکام بتائیں؟

سوال ٦ : ۸ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی عدت کا حساب کیا ہے؟ کتنے مہینوں اور دنوں میں اس کی عدت ختم ہوگی؟

سوال ۷ : ۳ دن کی معتادہ جو مکان حیض بھول گئی تھی شوہر نے ۲۵ رجب کو طلاق دی اب شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ اس کی رجوع کی مدت کب تک ہوگی؟ اور کب ختم ہوگی؟ اس کو کب تک رجوع کا حق حاصل ہوگا؟

سوال ۸ : ۲۴ طہر ۶ حیض کی معتادہ کو استمرار جاری ہے لیکن ابتداءِ استمرار یاد نہیں۔ احکام بتائیں؟

﴿ سبق نمبر ۱٦ ﴾

ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشھر کا بیان

تعریف: جس کو عدد یاد ہو اور یہ بھی یاد ہو کہ حیض مہینہ کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے عشرہ میں آتا تھا، مگر یہ یاد نہ ہو کہ کس تاریخ سے شروع ہوتا تھا۔ ۱

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مکان اضلال عدد سے دو چند یا اس سے زیادہ ہو۔ جیسے عدد حیض تین دن ہے اور مکانِ اضلال چھ دن یا دس دن ہے اس کو کسی ایک دن کے بارے میں بھی حیض سے ہونے کا یقین نہیں ہے۔ ۲

(۲) مکانِ اضلال عدد کے دوگنا سے کم ہو۔ جیسے عدد چھ ہے اور مکانِ اضلال دس دن ہے اس کو بعض ایام کے حیض سے ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ ۳

حکم قسم اول: یہ عورت مکانِ اضلال کی ابتداء سے عدد کے مطابق ایام میں ہر نماز وضو سے پڑھے گی اور اس کے بعد مکانِ اضلال کے آخر تک ہر نماز غسل کے ساتھ پڑھے گی ۴ پچھلی نماز کا ساتھ اعادہ بھی کرے گی۔ ۵

مثال: عدد حیض تین دن ہے اور مکانِ اضلال مہینہ کا آخری عشرہ ہے تو ۲۱ تاریخ سے ۲۳ تاریخ تک ہر نماز کے لیے صرف وضو کرے گی اور ۲۴ سے آخری تاریخ تک ہر نماز کے لیے غسل کرے گی۔ ٦ البتہ ایک صورت اس سے مستثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ اگر وقت انقطاع یاد ہے مثلاً عصر کے وقت انقطاع ہوتا تھا، تاریخ یاد نہیں ہے تو ۲۴ تاریخ سے آخر تک روزانہ عصر کی نماز غسل سے پڑھے گی اور مغرب، عشاء، فجر اور ظہر صرف وضو سے پڑھے گی۔ ۷

حکم قسم دوم: جس دن کے بارے میں حیض سے ہونے کا یقین ہے اس میں نماز چھوڑنا واجب ہے اور اس دن سے پہلے دنوں میں صرف وضو سے نماز پڑھے گی اور اس دن کے بعد والے دنوں میں ہر نماز غسل سے پڑھے گی اور پچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی۔[۸]

مثال: عدد چھ ہے اور مکانِ اضلال مہینہ کا آخری عشرہ ہے، اس مثال میں ۲۵،۲۶ تاریخ کا حیض سے ہونا یقینی ہے اس لیے ان دو تاریخوں میں نماز اور دیگر ممنوعاتِ حیض سے اجتناب ضروری ہے۔ ۲۱ تاریخ سے ۲۴ تاریخ تک صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور ۲۷ تاریخ سے آخرِ ماہ تک ہر نماز غسل سے پڑھے گی اور پچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی۔

حوالہ جات

[۱] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ :(واما الخاص) وهو الاضلال فى المكان فقط، كأن علمت عدد أيامها و أضلت مكانها فى بعض الشهر كالعشر الاول منه مثلا.

(رسائل ابن عابدين ١٠٦/١ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

[۲]- [۳] : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ان أضلت امرأة أيامها فى ضعفها أو أكثر :فلا تيقن) هى (فى يوم منها بحيض) كما اذا كانت أيامها ثلاثة، فأضلتها فى ستة أو أكثر (بخلاف ما اذا أضلت فى أقل من الضعف، مثلا : اذا اضلت ثلاثة فى خمسة؛ فانها تيقن بالحيض فى اليوم الثالث) من الخمسة.(رسائل ابن عابدين ١٠٦/١ ،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ٥٢٩/١ ،ط:مكتبه فاروقيه)

ــــ (الشامية ٢٨٦/١ ،ط:سعيد)

[۴] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ان علمت أن أيامها ثلاثة، فأضلتها، فالعشرة الاخيرة من الشهر تصلى من اول العشرة بالوضوء لوقت كل صلاة ثلاثة ايام ثم تصلى بعدها الى آخر الشهر بالاغتسال لوقت كل صلاة) للتردد فيه بين الحيض و الطهر و الخروج من الحيض۔ محيط۔ (رسائل ابن عابدين ١٠٧/١ ،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ٥٢٩/١) ــــ (الشاميه ٢٨٧/١،ط:سعيد)

[۵] :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكلما ترددت بين الطهر ودخول الحيض :

صلت بالوضوء لوقت كل صلاة وان بين الطهر والخروج : فبالغسل كذلك ثم تعيد في وقت الثانية بعد الغسل قبل الوقتية وهكذا تصنع في كل صلاة.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۰۰،ط:سهيل اكيدمى)

٦ : انظر رقم الحاشية : ۴

ﻟ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (الا اذا تذكرت وقت خروجها من الحيض) بأن تذكرت انها كانت تطهر في وقت العصر ـ مثلا ـ ولا تدرى من أى يوم(فتغتسل فى كل يوم فى ذلك الوقت مرة) فتصلى الصبح والظهر بالوضو؛ للتردد بين الحيض والطهر، ثم تصلى العصر بالغسل؛ للتردد بين الحيض والخروج منه ، ثم تصلى المغرب والعشاء والوتر بالوضوء؛ للتردد بين الحيض والطهر، ثم تفعل هكذا فى كل يوم مما بعد الثلاثة.

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۰۷،ط:سهيل اكيدمى)

۸ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان) اضلت عددا فى أقل من ضعفه، كما لو أضلت(ستة فى عشرة تتيقن الحيض فى الخامس والسادس) فتدع الصلاة فيهما؛ لأنهما آخر الحيض، او اوله او وسطه(وتفعل فى الباقى مثل ما سبق) فتصلى اربعة من اول العشرة بالوضوء، ثم اربعة من آخرها بالغسل.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۰۷،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۵۲۹،ط:مكتبه فاروقيه)

ــــ (الشاميه ۱/۲۸۷،ط:سعيد)

.... تمرین سبق نمبر ۱٦ ....

سؤال ۱ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں: (۱) سات دن خون آتا تھا۔(۲) یکم سے ۱۲ تاریخ کے درمیان آتا تھا، حیض وطہر کی تعیین کر کے احکام بتائیں۔

سؤال ۲ : ضالہ کو دو باتیں معلوم ہیں: (۱) عددِ حیض ۸ دن ہے۔(۲) مکانِ اضلال مہینے کے پہلے ۱۵ دن ہیں۔حیض وطہر کی تعیین کر کے احکام بتائیں۔

سؤال ۳ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں: (۱) ۱۱/تا ۲۲ تاریخ میں حیض آتا تھا۔(۲) ٦ دن خون آتا تھا۔حیض وطہر کی تعیین کر کے احکام بتائیں۔

سؤال ٤ : ضالہ کو تین باتیں یاد ہیں: (۱) عددِ حیض ۹ دن تھا۔(۲) وقتِ انقطاع ۱۰ بجے رات تھا۔(۳) مکان اضلال: ٦ تاریخ تا ۲۰ تاریخ۔

سوال ۵ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں :(۱) عدد حیض چھ دن ہے (۲) مکان اضلال پندرہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال ٦ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں :(۱) عدد حیض سات دن ہے (۲) مکانِ اضلال ۱۳/ تاریخ تا ۲۵ تاریخ ہے۔اس کا حکم بتائیں؟

سوال ٧ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱) چار دن خون آتا تھا (۲) ہر ماہ کی چھ تاریخ کو حیض ہوتا تھا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ٨ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)٦ دن خون آتا تھا (۲) ہر ماہ کی ۱۰ اور ۱۱/تاریخ کو حیض ہوتا تھا۔اس کا حکم بتائیں۔

سوال ٩ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۷ دن ۱۴ گھنٹے ۱۵ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۱۲ دن ۱۲ گھنٹے ۲۰ منٹ تھا۔

(اس قسم کے سوال کے حل کا طریقہ کتاب کے آخر میں جواب کے ساتھ دیکھا جائے)

سوال ١٠ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۹ دن ۹ گھنٹے ۱۰ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۱۸ دن ۱۸ گھنٹے ۱۸ منٹ تھا۔

سوال ١١ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۷ دن ۷ گھنٹے ۷ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۱۱ دن ۲۳ گھنٹے ۵ منٹ تھا۔

سوال ١٢ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۴ دن ۴ گھنٹے ۴۰ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۸ دن ۱ گھنٹہ ۲۰ منٹ تھا۔

سوال ١٣ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۷ دن ۷ گھنٹے ۷ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۱۴ دن ۱۴ گھنٹہ ۱۴ منٹ تھا۔

(اس قسم کے سوال کے حل کا طریقہ کتاب کے آخر میں جواب کے ساتھ دیکھا جائے)

سوال ١٤ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۸ دن ۲۰ گھنٹے ۵٦ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۲۰ دن ۷ گھنٹے ۴ منٹ تھا۔

سوال ١٥ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں:(۱)عدد حیض ۵ دن ۱۰ گھنٹے ۱۰ منٹ تھا۔(۲)مکان اضلال ۱۰ دن ۲۰ گھنٹے ۲۱ منٹ تھا۔

﴿سبق نمبر ۱۷﴾

ضالہ بالعدد فقط کا بیان

تعریف: جس کو مکان حیض ابتداء یا انتہاء کے اعتبار سے معلوم ہو لیکن عدد معلوم نہ ہو۔[۱]

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) انتہائے حیض معلوم ہو (۲) ابتدائے حیض معلوم ہو

حکم قسم اول: انتہا سے قبل دس دن کے سوا مہینہ کے بقیہ بیس دن یقیناً طہر کے ہوں گے، لہٰذا نماز وغیرہ طاہرات کے سب احکام اس پر جاری ہوں گے۔ اور بیس کے بعد سات دن تک ہر نماز صرف وضو سے پڑھے گی اور آخری تین دن یقیناً حیض کے ہونے کی وجہ سے حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے، نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔[۲]

مثال: یہ یاد ہے کہ تیس تاریخ کو حیض ختم ہو جاتا تھا، عدد یاد نہیں تو پہلا، دوسرا عشرہ یعنی بیس تاریخ تک بیس دن یقیناً طہر کے ہیں اور ۲۱ تا ۲۷ دخول فی الحیض میں تردد کی وجہ سے صرف وضو سے نماز پڑھے گی اور ۲۸ تا ۳۰ تین دن یقیناً حیض کے ہیں لہٰذا نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

حکم قسم دوم: ابتداء سے تین دن تک یقیناً حیض ہوگا لہٰذا حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے اس کے بعد خروج من الحیض میں تردد کی وجہ سے ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضروری ہوگا۔[۳]

مثال: یہ یاد ہے کہ ۲۱ تاریخ سے حیض شروع ہو جاتا تھا۔ عدد یاد نہیں ہے تو ۲۱ تا ۲۳ تین دن یقیناً حیض ہوگا اور ۲۴ تا ۳۰ ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضروری ہوگا اور یکم تا ۲۰ یقیناً طہر کے دن ہوں گے۔

حوالہ جات

۱: قال العلامة الحصكفي رحمه الله تعالىٰ) ومن نسيت عادتها تسمى المحيرة و المضلة، و اضلالها اما بعدد أو بمكان أو بهما.

وقال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى: (قوله إما بعدد) أي عدد أيامها في الحيض مع علمها بمكانها من الشهر أنها في أوله أو آخره مثلا .(الشامية ١/٢٨٦،ط:سعيد)

ـــ (رسائل ابن عابدين ١/١٠٦، ١٠٧ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين في مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

۲: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : ثم اشار الى الاضلال بالعدد مع العلم بالمكان، بقوله : (وان علمت انها تطهر في آخر الشهر) بأن كانت لا تدرى عدد ايامها،لكن علمت انها تطهر من الحيض عند انسلاخ آخر الشهر(فاتت) في بعض النسخ فالي او فتصلي الى (عشرين في طهر بيقين) ويأتيها زوجها؛ لأن الحيض لا يزيد على عشرة (ثم في سبعة بعد العشرين) تصلى بالوضوء أيضا لوقت كل صلاة(للشك في الدخول) في الحيض......(وتترك الصلاة في الثلاثة الاخيرة للتيقن بالحيض،ثم تغتسل في آخر الشهر).(رسائل ابن عابدين ١/١٠٧،ط:سهيل اكيدمى)

۳: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : ان علمت انها ترى الدم اذا جاوز العشرين) اى علمت ان اول حيضها اليوم الحادى والعشرون(ولا تدرى كم كانت) عدة ايامها(تدع الصلاة ثلاثة بعد العشرين) ؛ لأن الحيض لا يكون اقل من ثلاثة (ثم تصلى بالغسل الى آخر الشهر).(رسائل ابن عابدين ١/١٠٨ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الفتاوى التاتارخانية ١/ ٥٣١،ط:مكتبه فاروقيه)

.... تمرین سبق نمبر ۱۷ ....

سؤال ۱ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں: (ا) حیض ۱۵ تاریخ سے شروع ہوتا تھا۔ (۲) مہینے میں ایک بار حیض آتا تھا۔ حیض، طہر کی تعیین کر کے احکام بتائیں؟

سوال ۲ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس تاریخ کو حیض ختم ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال ۳ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس تاریخ کو حیض شروع ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال ٤ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی ۲۰ تاریخ کو حیض ختم ہوتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال ۵ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ ہر مہینے کی ۱۷ تاریخ دوپہر ۳ بج کر ۱۵ منٹ پر حیض شروع ہوتا تھا، اس کا حکم بتائیں۔

سوال ٦ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ ہر مہینے کی ۲۴ / تاریخ رات ۱۲ بج کر ۱۰ منٹ پر حیض ختم ہوجاتا تھا۔

سوال ۷ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ ہر مہینے کی ۱۳ / تاریخ دوپہر ۳ بج کر ۱۰ منٹ پر حیض ختم ہوجاتا تھا۔

سوال ۸ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ ہر مہینے کی ۷ / تاریخ دوپہر ۴ بج کر ۳۰ منٹ پر حیض شروع ہوجاتا تھا۔

سوال ۹ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ ہر مہینے کی ۱۸ / تاریخ دوپہر ۲ بج کر ۴۵ منٹ پر حیض شروع ہوجاتا تھا۔

سوال ۱۰ : ضالہ کو صرف اتنا یاد ہے کہ ہر مہینے کی ۲۲ / تاریخ صبح ۸ بجے حیض ختم ہوجاتا تھا۔

﴿متفرق سوالات برائے ضالہ﴾

سوال ۱ : ضالہ کو ایک بات یاد ہے کہ طہر ۲۰ دن اور حیض ۵ دن تھا، اب ۴ ماہ سے کبھی ۱۲ دن طہر ہوتا ہے اور کبھی ۱۳ یا ۱۴ دن، لیکن یہ سلسلہ تفصیل سے یاد نہیں، اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۲ : ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے ۵/دن کی معتادہ تھی لیکن اب یہ یاد نہیں کہ دو تاریخ سے شروع ہوتا تھا یا تین سے یا چار سے؟ اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں۔

سوال ۳ : ضالہ کو صرف ایک بات یاد ہے کہ انقطاع ۱۲/تاریخ کے بعد ہوتا تھا۔ اس کا حکم بتائیں

سوال ٤ : ضالہ کو ایک بات یاد ہے ۲۰ تاریخ کو یقیناً حیض ہوتا تھا، باقی یہ یاد نہیں کہ کب شروع ہوتا تھا، حیض، طہر کی تعیین کر کے احکام بتائیں؟

سوال ٥ : ضالہ کو صرف ایک بات یاد ہے کہ پہلے عشرہ میں حیض آتا تھا، حیض، طہر کی تعیین کر کے احکام بتائیں؟

سوال ٦ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے ۱۵ دنوں میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال ۷ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے آخری ۱۰ دنوں میں حیض آتا تھا اس کا حکم بتائیں؟

سوال ۸ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں :(۱) عددِ حیض کم از کم ۵ دن اور زیادہ سے زیادہ ۸ دن تھا۔(۲) مکانِ اضلال مہینے کے پہلے ۱۵ دن۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۹ : ضالہ کو صرف یہ یاد ہے کہ ۱۳ یا ۱۴ تاریخ کو حیض ہوتا تھا۔ اس کا حکم بتائیں۔

سوال ۱۰ : ضالہ کو صرف یہ یاد ہے کہ ۱۸یا۱۹یا۲۰ تاریخ کو حیض ہوتا تھا۔ اس کا حکم بتائیں۔

﴿سبق نمبر ۱۸﴾

احکام حیض ونفاس واستحاضہ

احکام حیض ونفاس: مندرجہ ذیل احکام میں حیض اور نفاس مشترک ہیں۔

(۱) حرمة الصلاة: یعنی نماز پڑھنا ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل۔ ؎۱

(۲) حرمة السجدة: یعنی ہر قسم کا سجدہ کرنا خواہ واجب ہو جیسے سجدۂ تلاوت یا واجب نہ ہو جیسے سجدۂ شکر۔ ؎۲

(۳) عدم وجوب الصلاة اداءً و قضاءً: یعنی حالت حیض ونفاس میں فرض اور واجب نماز کا ادا کرنا واجب نہیں اور نہ بعد میں اس کی قضا واجب ہے۔ ؎۳

(۴) عدم و جوب سجدة التلاوة: یعنی اگر آیت سجدہ خود پڑھے یا دوسرے سے سنے تو سجدہ واجب نہ ہوگا۔ ؎۴

تنبیہ نمبر ۱: نماز تو واجب نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز کی جگہ میں نماز پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر تسبیح وتحمید کرے، تاکہ عبادت کی عادت باقی رہے۔ ؎۵

تنبیہ نمبر ۲: عدم وجوب الصلاۃ میں آخری وقت کا اعتبار ہے، اور آخری وقت سے مراد صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار ہے۔ اگر اس میں حیض یا نفاس شروع ہوا تو وجوب ساقط ہو جائے گا۔ ؎۶

تنبیہ نمبر ۳: اکثر مدت پر دم منقطع ہوا تو نماز کی قضا واجب ہو جائے گی، اکثر مدت گزرنے سے قبل رک گیا تو قضا واجب تب ہوگی جب کہ انقطاع کے بعد غسل اور تحریمہ یعنی لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت باقی ہو۔ ؎۷

(۵) حرمة الصوم اداء : یعنی ہر قسم کا روزہ رکھنا حرام اور ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا نفل، البتہ فرض روزوں کی قضا ضروری ہے۔ ۸

تنبیہ: اگر دن میں ایک لمحہ کے لیے بھی حیض یا نفاس کا خون نظر آیا اگر چہ مغرب سے ایک لمحہ پہلے ہو تو یہ روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضا واجب ہے خواہ یہ روزہ فرض ہو یا نفل۔ ۹

(۶) ایام حیض یا نفاس میں صوم یا صلوٰۃ کی نذر مانی یعنی یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے میرے حیض یا نفاس کے دن میرے ذمہ روزہ یا نماز ہے، تو یہ نذر صحیح نہیں اور اس پر کچھ واجب نہیں۔ اگر کسی مخصوص دن میں صوم یا صلوۃ کی نذر مانی، پھر اسی دن حیض یا نفاس شروع ہوا، تو یہ نذر درست ہے، اور اس روزے اور نماز کی قضا واجب ہے۔ ۱۰

(۷) حرمة القراء ة : یعنی قرآن کریم کی قراءۃ کرنا ممنوع اور حرام ہے، البتہ دعا اور ثناء کے ارادے سے قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں دعا کا مضمون ہو۔ ۱۱

مسألة المعلمة : معلّمہ کے لیے پوری آیت یا نصف آیت جو دو کلموں پر مشتمل ہو، کی تعلیم جائز نہیں، یعنی ایک سانس میں دو کلمے ادا کرنا جائز نہیں۔ (ایک روایت جواز کی بھی ہے) البتہ ایک ایک کلمہ کر کے تعلیم دینا جائز ہے۔ ۱۲

(۸) کراهة قراء ة التوراة و الانجيل و الزبور : ان سب کتابوں کی تلاوت مکروہ ہے البتہ تحریف شدہ کی قراءۃ مکروہ نہیں ہے۔ ۱۳

(۹) قرآن کریم کی حرفاً حرفاً تہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ دعائے قنوت اور دوسرے تمام اذکار وادعیہ پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ ۱۴

(۱۰) قرآن کریم کو دیکھنا جائز ہے۔ ۱۵

(۱۱) قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے۔ البتہ قرآن کریم کے سوا دوسری اشیاء جیسے کتب تفسیر وحدیث وفقہ اور متفرق اوراق، الواح، دراہم وغیرہ میں جہاں آیت لکھی ہوئی ہو وہاں ہاتھ لگانا جائز نہیں، دوسرے حصہ کو چھونا جائز ہے۔[۱۶]

تنبیہ نمبر۱: ہاتھ دھونے اور کلی کرنے سے قرآن کریم کا چھونا اور پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔[۱۷]

تنبیہ نمبر۲: وہ غلاف جو قرآن کریم سے جدا ہے اس کے ذریعہ یا دوسرے کپڑے کے ذریعہ قرآن کریم اٹھانا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ البتہ جو کپڑا پہنا ہوا ہے جیسے دوپٹہ، قمیص وغیرہ اس کے ذریعہ ہاتھ لگانا اور قرآن کریم پکڑنا جائز نہیں ہے۔[۱۸]

تنبیہ نمبر۳: وہ چیزیں جن میں اذکار وادعیہ لکھی ہوئی ہیں، ان کا چھونا جائز ہے البتہ بہتر اور مستحب ان میں اور کتب تفسیر وحدیث وفقہ میں یہ ہے کہ بلا وضو نہ چھوئے۔[۱۹]

(۱۲) قرآن کریم کا لکھنا حرام اور ممنوع ہے البتہ کاغذ پر دونوں ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے۔[۲۰]

(۱۳) حرمة الدخول في المسجد: یعنی اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا ممنوع اور حرام ہے، خواہ گزرنے کے ارادے سے ہو یا ٹھہرنے کے ارادے سے۔ البتہ ضرورت سے جائز ہے۔ جیسے کسی درندے یا چور یا سردی یا پیاس کے خوف سے، لیکن اولیٰ اور بہتر اس صورت میں یہ ہے کہ تیمّم کر کے داخل ہو۔[۲۱]

تنبیہ نمبر۴: عیدگاہ اور قبرستان میں داخل ہونا جائز ہے۔[۲۲]

(۱۴) حرمة الطواف: اس کے لیے طواف کرنا حرام اور ممنوع ہے، البتہ اگر کیا تو صحیح ہو جائے گا لیکن گناہ گار ہوگی اور طوافِ زیارت کی صورت میں ''بدنہ'' واجب ہوگا اور

دوسرے طوافوں میں دم واجب ہے،البتہ اگر پاکی کی حالت میں طواف کا اعادہ کرلیا تو بدنہ اور دم ساقط ہوجائے گا۔۲۳؎

(۱۵) حرمة الجماع و الاستمتاع ما تحت الازار: اس کے ساتھ صحبت کرنا،اور بلا حائل ناف اور گھٹنوں کے درمیان حصہ سے استمتاع کرنا یعنی ہاتھ یا جسم کا کوئی اور حصہ لگانا اگرچہ بلاشہوت ہو،حرام اور ممنوع ہے،اسی طرح اس حصہ کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔ البتہ اس حصہ کو حائل کے ساتھ اور دوسرے حصہ کو بلا حائل بھی چھونا جائز ہے،اسی طرح ایک بچھونے پر اس کے ساتھ بوس وکنار اور لیٹنا بھی جائز ہے۔۲۴؎

تنبیہ نمبر۱: جب عورت نے حیض کی خبر دے دی،تو اب شوہر کے لیے جماع اور استمتاع ماتحت الازار وغیرہ امور حرام ہوگئے بشرطیکہ شوہر کو اس کے قول کے صدق کا ظن غالب ہوجائے یا عورت عفیفہ اور پاک دامن ہو۔ اگر فاسقہ ہے اور ایام حیض نہ ہونے کی بنا پر شوہر کو صدق کا ظن غالب بھی نہیں تو بالاتفاق اس کا قول مقبول نہ ہوگا۔۲۵؎

تنبیہ نمبر۲: میاں بیوی دونوں اگر خوشی ورضا سے جماع کریں تو دونوں گنہگار ہوں گے، اگر ایک راضی تھا اور دوسرا مکرَہ (یعنی اس کام پر دھمکی دے کر مجبور کیا گیا تھا) تو صرف خوشی سے عمل کرنے والا گنہگار ہوگا، بلکہ اس حالت میں جماع کو حلال سمجھنے والے کو بعض نے کافر کہا ہے جیسا کہ جمہور علماء نے وطء فی الدبر کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی ہے لیکن خلاصہ،دُرّ اور بحر وغیرہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ دونوں مسئلوں میں تکفیر نہ کی جائے گی۲۶؎ ۔البتہ احتیاطاً ان پر واجب ہے کہ تجدید ایمان ونکاح دونوں کریں،واللہ تعالیٰ اعلم۔۲۷؎

(۱۶) حرمة الاعتكاف: اس کے لیے اعتکاف کرنا حرام اور ممنوع ہے،اگر اس

حالت میں اعتکاف کیا تو صحیح نہ ہوگا اسی طرح طہارت کی حالت میں اعتکاف شروع کیا درمیان میں دم حیض یا نفاس شروع ہوا تو فاسد ہو جائے گا ۲۸ اور صرف اسی ایک دن کی قضاء واجب ہوگی۔۲۹

(۱۷) اس حالت میں طلاق دینا مکروہ تحریمی بحکم حرام ہے۔تاہم طلاق واقع ہو جائے گی۔۳۰

(۱۸) حیض ونفاس دونوں کے اختتام پر غسل واجب ہے۔۳۱

حوالہ جات

۱۔۲۔۳۔۴ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (أما احكام الحيض فاثنا عشر ثمانية يشترک فيها النفاس الاول) من المشترکة (حرمة الصلاة) فرضا أو واجبا او سنة او نفلا (والسجدة) واجبة كانت كسجدة التلاوة أو لا كسجدة الشكر، وهذا معنى قوله : (مطلقا، وعدم وجوب الواجب) يعم المكتوبات والوتر(منها أداء وقضاء) أى من الصلاة وكذا سجدة التلاوة فلا تجب على الحائض والنفساء بالتلاوة او السماع.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۰،الرسالة الرابعة : منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض،ط:سهيل اكيدمى)

۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (لكن يستحب لها اذا دخل وقت الصلاة ان تتوضا وتجلس عند مسجد بيتها مقدار ما يمكن اداء الصلاة فيه تسبح وتحمد) لئلا تزول عنها عادة العبادة.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۰،ط: سهيل اكيدمى)

۶ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والمعتبر) فى حرمة الصلاة وعدم وجوبها(فى كل وقت آخره مقدار التحريمة اعنى قولنا : الله) بدون اكبر عند الامام(فان حاضت فيه سقط عنها الصلاة) اداء وقضاء.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۰،ط:سهيل اكيدمى)

۷ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكذا اذا انقطع فيه يجب قضاؤها)هذا اذا انقطع لا كثر مدة الحيض والا فلا يجب القضاء مالم تدرک زمنا يسع الغسل ايضا.

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۰،ط:سهيل اكيدمى)

۸ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (الثانى) من الاحكام(حرمة الصوم مطلقا) فرضا او نفلا(لكن يجب قضاء الواجب منه.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۱،ط:سهيل اكيدمى)

۹ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : فان رأت ساعة من نهار، ولو قبيل الغروب : فسد صومها مطلقا) فرضا او نفلا(ويجب قضاؤه) لأن النفل يلزم بالشروع(وكذا لو شرعت فى صلاة التطوع او السنة تقضى) لما قلنا؛ ......(و) لو شرعت(فى صلاة الفرض) فحاضت (لا) تقضى لان صلاة الفرض لا تجب بالشروع، وقد اسقط الشرع عنها اداء ها ،وكذا قضاء ها للحرج، بخلاف صوم الفرض فانه واجب القضاء.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۱،ط:سهيل اكيدمى)

۱۰ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكذا اذا اوجبت) بالنذر(على نفسها صلاة

او صوما فی یوم فحاضت فیها) الأولی : فیه ای فی الیوم(یجب القضاء) لصحة النذر(ولو أو جبتها فی ایام الحیض) بأن قالت لله علی صوم او صلاة کذا فی یوم حیضی(لا یلزمها شيئ) لعدم صحة النذر.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۱،ط:سهیل اکیدمی)

۱۱: قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: (والثالث : حرمة قراء ة القرآن، ولو دون آیة اذا قصدت القرا ء ة، فان لم تقصد ففی الآیة الطویلة کذلک) ای تحرم،......(و) اما عدم قصد القراء ة(فی القصیرة کقوله تعالیٰ ثم نظر اوما دون الأیة کبسم الله للتیمن)عند ابتداء امر مشروع(والحمد لله للشکر : فیجوز)...... وفی العیون لأبی اللیث ولو قرأ الفاتحة علی سبیل الدعاء او شیئا من الآیات التی فیها معنی الدعاء ولم یرد به القرائة فلا بأس به انتهی واختاره الحلوانی وفی غایة البیان انه المختار لکن قال الهندوانی لا افتی بهذا وان روی عن ابی حنیفة انتهی ومفهوم ما فی العیون ان مالیس فیه معنی الدعاء کسورة ابی لهب لا تؤثر فیه نیة الدعاء وهو ظاهرو مفهوم الروایة معتبر ورجح فی البحر ماقاله الهندوانی وهو مامشی علیه المص هنا لکن حیث علمت ان الجواز مروی عن صاحب المذهب ورجحه الامام الحلوانی وغیره فینبغی اعتماده وهو المتبادر من کلام الفتح السباق.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۱،ط:سهیل اکیدمی)

۱۲: قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: (والمعلمة) اذا حاضت،......(تقطع بین کل کلمتین) هذا قول الکرخی ، وفی "الخلاصة" و "النصاب" : وهو الصحیح۔ وقال الطحاوی : تعلم نصف آیة، وتقطع، ثم تعلم نصف آیة؛ لأن عنده الحرمة مقیدة بآیة تامة،کما فی "النهایة".(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۲،ط:سهیل اکیدمی)

۱۳ : قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: (وتکره قراء ة التوارة والا نجیل والزبور) لأن الکل کلام الله تعالیٰ، الا ما بدل منها۔ زیلعی۔ وهو الصحیح.

(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۲،ط:سهیل اکیدمی)

۱۴۔ ۱۵ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: ولا یکره التهجی، وقراء ة القنوت، وسائر الاذکار والدعوات والنظر الی المصحف.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۲،ط:سهیل اکیدمی)

۱۶ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: (والرابع : حرمة مس ماکتب فیه آیة تامة ولو درهما او لوحا و) مس(کتب الشریعة کالتفسیر والحدیث والفقه)؛لانها لا تخلو من آیات القرآن...... وعند ابی حنیفة : الأصح : انه لا یکره،......(وبیاضه وجلده المتصل) هذا خاص بالمصحف، ففی "السراج" لا یجوز مس آیة فی لوح او درهم او حائط، ویجوز مس غیر موضع الکتابة بخلاف المصحف.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۲،۱۱۳،ط:سهیل اکیدمی)

ـــ قال العلامة الحصکفی رحمه الله تعالیٰ: وقراءة قرآن بقصده ومسه ولو مکتوبا بالفارسیة فی الأصح وإلا بغلافه المنفصل کما مر وکذا یمنع حمله کلوح وورق فیه آیة .

وقال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی (قوله و مسه): أی القرآن ولو فی لوح أو درهم أو حائط لکن لا یمنع إلا من مس المکتوب بخلاف المصحف فلا یجوز مس الجلد وموضع البیاض منه.(الشامیة ۱/۲۹۳،ط:سعید)

۱۷ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: (وغسل الفم لا یفید) حل القراء ة، وکذا

غسل اليد لا يفيد حل المس، هذا هو الصحيح.(رسائل ابن عابدين ١/١١٢،ط:سهيل اكيدمى)

۱۸: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (ولومسه) أى ما ذكر (بحائل منفصل) كجلد غير مخيط به، وهو الصحيح، وعليه الفتوى............(ولو كمه جاز) وما ذكره فى الكم هو مافى "المحيط" لكن فى الهداية: الصحيح الكراهة.(رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

۱۹: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (ويجوز مس مافيه ذكر و دعاء، ولكن لا يستحب. (رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

۲۰: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (ولا تكتب) الحائض (القرآن، ولا الكتاب الذى فى بعض سطوره آية من القرآن، وان لم تقرأ) شمل ما اذا كان الصحيفة على الارض. فقال ابو الليث لا يجوز .وقال القدورى: يجوز قال فى الفتح وهو اقيس؛ لأنه ماس بالقلم وهو واسطة منفصلة فكان كثوب منفصل الا ان يمسه بيده.(رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

۲۱: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (والخامس: حرمة الدخول فى المسجد) ولو للعبور بلا مكث (الا فى الضرورة، كالخوف من السبع واللص والبرد والعطش، والاولى) عند الضرورة (ان تتيمم ثم تدخل) (رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

۲۲: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (ويجوز ان تدخل مصلى العيد) والجنازة.(رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

۲۳: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (والسادس: حرمة الطواف) ولو فعلت صح، واثمت، وعليها بدنة.(رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالىٰ: الواجب دم على محرم بالغ ...... لو ناسيا ...... ان طيب عضوا كاملا ...... او طاف للقدوم او للصدر جنبا او حائضا او للفرض محدثا ولو جنبا فبدنة ان لم يعده.(الشامية ٢/٥٤٣-٥٥١،ط:سعيد)

ـ قال العلامة الطحطاوى رحمه الله تعالىٰ: والدم حيث أطلق يراد به الشاة وهى تجزىء فى كل شىء إلا فى موضعين الأول إذا جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الحلق والثانى إذا طاف للزيارة جنبا أو حائضا أو نفساء فإن الواجب فى هذين الموضعين البدنة.

(حاشية الطحطاوى على المراقى ص: ١٤٧،ط:قديمى)

۲۴: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (والسابع: حرمة الجماع، واستمتاع ما تحت الازار) يعنى ما بين سرة وركبة ولو بلا شهوة، وحل ما عداه مطلقا وهل يحل النظر ومباشرتها له؟ فيه تردد ــ كذا فى الدر، ورفعنا التردد فى حواشينا عليه بحل الثانى دون الاول.(رسائل ابن عابدين ١/١١٣،ط:سهيل اكيدمى)

ــــ (الشامية ١/٢٩٢،٢٩٣،ط:سعيد)

۲۵: قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: (وثبت الحرمة باخبارها) وحرر فى البحر ان هذا اذا كانت عفيقة او غلب على ظنه صدقها اما لو فاسقة ولم يغلب صدقها بان كانت فى

غیرأوان حیضها لا یقبل قولها اتفاقا.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۴،ط:سهیل اکیدمی)

۲۶ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ: وان جامعها طائعین : أثما و علیهما التوبة والاستغفار) ولو احدهما طائعا والآخر مکرها اثم الطائع وحده۔ سراج..........(ویکفر مستحله وکذا مستحل وطئ الدبر عند الجمهور۔ مجتبی وقیل : لا فی المسئلتین وهو الصحیح خلاصه وعلیه المعول، لانه حرام لغیره وتمامه فی الدر والبحر.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۴،ط:سهیل اکیدمی)

۲۷ : فی الهندیة : ما کان فی کونه کفرا اختلاف فإن قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک بطریق الاحتیاط.(الفتاویٰ الهندیة ۲/۲۸۳،ط:رشیدیة)

۲۸ : قال ملک العلماء الکاسانی رحمه الله تعالیٰ: ولو حاضت المرأة فی حال الاعتکاف فسد اعتکافها لأن الحیض ینافی أهلیة الاعتکاف لمنافاتها الصوم،ولهذا منعت من انعقاد الاعتکاف فتمنع من البقاء.(بدائع الصنائع ۲/۲۸۷،ط:رشیدیة)

۲۹ : قال العلامة عالم بن العلاء رحمه الله تعالیٰ: ولو شرع فیه ثم قطع لا یلزمه القضاء فی روایة الاصل وفی روایة الحسن : یلزمه وفی الظهیریة عن ابی حنیفة رحمه الله تعالی انه یلزم یوما.(الفتاویٰ التاتارخانیة ۲/۴۱۴،ط:ادارة القرآن)

ـــ (الشامیة ۲/۴۴۴،ط:سعید)

۳۰ : قال العلامة المرغینانی رحمه الله تعالیٰ: واذا طلق الرجل امرأته فی حالة الحیض وقع الطلاق، لأن المنهی عنه لمعنی فی غیره، وهو ما ذکرنا، فلا ینعدم مشروعیته .

(الهدایة ۲/۳۷۵،ط:رحمانیه)

ـــ فی الهندیة: ثم البدعة فی الوقت یختلف فیها المدخول بها وغیر المدخول بها فیکره ان یطلق المدخول بها فی حالة الحیض...... واما حکم طلاق البدعة فهو أنه واقع عند عامة العلماء.(بدائع الصنائع ۳/۱۵۳،ط:رشیدیة)

ـــ (الهندیة ۱/۳۴۹،ط:رشیدیة)

۳۱ :قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالیٰ : (والثامن : وجوب الغسل او التیمم) بشرطه عند الانقطاع.(رسائل ابن عابدین ۱/۱۱۴،ط:سهیل اکیدمی)

.... تمرین سبق نمبر ۱۸ ....

سوال ۱ : (الف) مسئلۃ المعلّمۃ بیان کریں؟

(ب) وہ احکام بتائیں جو حیض ونفاس میں مشترک ہیں؟

سوال ۲ : حالت حیض ونفاس میں جماع اور استمتاع ماتحت الازار کا حکم بیان کریں؟

سوال ۳ : حیض ونفاس کے اختتام پر غسل کرنا سنت ہے یا واجب؟

﴿سبق نمبر ۱۹﴾

احکام حیض فقط

ذیل میں وہ احکام ہیں جو حیض کے ساتھ مختص ہیں :

(۱) تعلق انقضاء العدة : عدت گزرنے کا تعلق حیض سے ہے، نفاس سے نہیں کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے ختم ہو جاتی ہے اگر چہ دم نفاس ایک قطرہ بھی نہ آئے۔ اسی وجہ سے اگر وضع حمل سے طلاق معلق تھی تو بچہ پیدا ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی اور اس کی عدت تب ختم ہو گی، جب نفاس کے بعد تین حیض گزر جائیں۔ [۱]

(۲) تعلق استبراء : استبراء رحم کا تعلق بھی حیض سے ہے یعنی جب کسی نے کوئی باندی خریدی، تو ایک حیض گزرنے تک اس کے ساتھ وطء جائز نہیں، ایک حیض گزرنے سے پتہ چل گیا کہ رحم دوسرے کے پانی کے ساتھ مشغول نہیں لہذا اب وطء جائز ہے۔ استبراء کا تعلق نفاس سے نہیں، اسی وجہ سے اگر کسی نے حاملہ باندی خریدی، اور قبضہ سے قبل اس کا بچہ پیدا ہوا، پھر قبضہ کیا، تو نفاس کے بعد ایک حیض کا گزرنا حلتِ وطء کے لیے ضروری ہے۔ [۲]

(۳) تعلق بلوغها: حیض آنے پر بالغ ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ نفاس میں یہ حکم متصور نہیں، کیونکہ نفاس سے قبل حمل کی وجہ سے بالغ ہونے کا حکم لگ چکا ہے۔ [۳]

(۴) تعلق الفصل بين طلاقي السنة و البدعة : طلاق سُنی اور بدعی میں فرق کا تعلق حیض سے ہے نفاس سے نہیں۔ کیونکہ جب ایک سے زائد کوئی سنی طلاق دینا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دو طلاقوں میں ایک حیض کا فصل ہو، نفاس کا فصل ممکن نہیں اس لیے کہ نفاس سے قبل وضع حمل سے عدت ختم ہو گئی محل طلاق نہ رہی۔ [۴]

تنبیہ: جس طرح حالت حیض میں دی ہوئی طلاق طلاقِ بدعی ہے اسی طرح حالت نفاس کی بھی طلاقِ بدعی ہوتی ہے، تاہم طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ ۵

(۵) عدم قطع التتابع فی صوم الکفارة : یعنی کفارے کے جو روزے پے در پے رکھنے واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو اس سے تتابع اور پے در پے ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا، جبکہ نفاس مُخلِ تتابع ہے۔ ۶

حوالہ جات

۱ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وأما الأربعة) المختصة بالحيض(فأولها تعلق انقضاء العدة به) أما الحامل فبوضع الحمل، وان لم تردم النفاس، وصوره فى السراج بما : اذا ولدت فأنت طالق، فولدت، لا بد من ثلاث حيض بعد النفاس ـ تأمل ـ

(رسائل ابن عابدين ١ /١١٤ ،الرسالة الرابعة: منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١ /٣٣٧،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١ /٤٨٢،ط:مكتبه فاروقيه)

۲ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وثانيها الاستبراء) ......وكذا لو شرى حاملا فولدت قبل ان يقبضها، لا بد بعد القبض من حيضة بعد النفاس.

(رسائل ابن عابدين ١ /١١٤ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١ /٣٣٧،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١ /٤٨٢،ط:مكتبه فاروقيه)

۳ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وثالثها : الحكم ببلوغها) ولا يتصور ذلك فى النفاس ؛ لأنه يحصل قبله بالحبل ـ سراج ـ (رسائل ابن عابدين ١ /١١٤ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١ /٣٣٧،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ١ /٤٨٢،ط:مكتبه فاروقيه)

۴ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : ورابعها : الفصل بين طلاقى السنة والبدعة) لأن السنة فيمن اراد ان يطلقها اكثر من طلقة : أن يفصل بين كل طلقتين بحيضة : أما الفصل

بالنفاس فلا يتصور لا نقضاء العدة بالوضع قبله.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۴، ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۳۷،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۴۸۲،ط:مكتبه فاروقيه)

۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : وأما الطلاق فى النفاس : فأنه بدعى، كالطلاق فى الحيض، كما فى طلاق البحر.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۴، ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۳۷،ط:رشيديه)

ـــ (الفتاوىٰ التاتارخانية ۱/۴۸۲،ط:مكتبه فاروقيه)

۶ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : وزاد فى البحر هنا خامسا مما اختص به الحيض : وهو عدم قطع التتابع فى صوم الكفارة. (رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۴، ط:سهيل اكيدمى)

ـــ وقال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالى : والحيض لا يقطع التتابع فى صوم الكفارة بخلاف النفاس.(الاشباه والنظائر ص : ۳۶۳،ط:قديمى)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۳۷،ط:رشيديه)

ـــ (رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۴، ط:سهيل اكيدمى)

.... تمرین سبق نمبر ۱۹ ....

سوال ۱ : وہ احکام بتائیں جو فقط حیض کے ساتھ خاص ہیں؟

سوال ۲ : کفارے کے وہ روزے جو پے در پے رکھنا واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آ جائے تو مُخلِ تتابع ہے یا نہیں؟

سوال ۳ : حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟ نیز اس طلاق کو بدعی کہا جاتا ہے یا سنی؟

سوال ٤ : استبراء کا تعلق حیض سے ہے یا نفاس سے؟

سوال ٥ : بلوغ کا تعلق نفاس سے کیوں نہیں؟

سوال ٦ : ایک عورت کفارۂ رمضان کے دو مہینے روزے رکھ رہی تھی آخری روزہ میں عصر کے بعد حیض شروع ہوا، اب اس پر دوبارہ دو مہینے روزے رکھنے ضروری ہیں یا جس روزے میں حیض آیا ہے اختتام حیض کے بعد صرف اسی دن کی قضا کرے؟

سوال ۷ : ایک شخص نے باندی خریدی قبضہ سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہوا پھر قبضہ کیا، پوچھنا یہ ہے کہ نفاس کے ختم ہوتے ہی اس شخص کے لیے اس سے وطء جائز ہے یا نہیں؟

سوال ۸ : ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس کی عدت نفاس سے ختم ہوگی یا نفاس کے بعد تین حیضوں سے ختم ہوگی؟

﴿سبق نمبر ۲۰﴾

احکام استحاضہ

استحاضہ نکسیر کی طرح حدثِ اصغر ہے[1] اور حدثِ اصغر کے احکام یہ ہیں:

(۱) حرمة الصلوة والسجدة : اس حالت میں ہر قسم کی نماز پڑھنا اور ہر قسم کا سجدہ کرنا حرام اور ممنوع ہے۔[2]

(۲) حرمة مس القرآن : قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے، اس میں بعینہ وہی تفصیل ہے جو حیض ونفاس میں گزر چکی۔[3]

(۳) کراهة الطواف : حدثِ اصغر میں طواف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[4]

(۴) زبانی قرآن کریم پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔[5]

حدث اصغر کی قسمیں: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نماز کے پورے وقت کو گھیرے (۲) پورا وقت نہ گھیرے

قسمِ اول کا حکم: حکم سے قبل اس کا اصطلاحی نام اور مطلب سمجھنا ضروری ہے۔ ''پورے وقت کو گھیرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ پورے وقت میں سے اتنی مقدار جس میں وضو اور نماز پڑھ سکے، حدث سے خالی نہ ہو۔ اصطلاح میں اس حدث کو عذر اور صاحبِ حدث کو معذور اور صاحبِ عذر کہتے ہیں۔[6]

حکمِ معذور میں دخول کی پہچان کا آسان طریقہ

صاحب عذر ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کرے جو کم از کم ہو، مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ کے مرتبہ نقشہ میں غروب

شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے اس کو وقتِ مغرب کی انتہا کہا جا سکتا ہے پس بوقتِ مغرب اس کی کوشش کر لے کہ پورے وقت میں ایسا موقع مل جائے جس میں وضو اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر فرض ادا کر سکے، اگر اتنا وقت نہیں ملتا تو معذورین کی فہرست میں داخل ہو گیا، اگر ملتا ہے تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کرے، عشاء کا وقت وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں اگر چہ مشقت زیادہ ہوگی مگر اس لحاظ سے اس میں فائدہ ہے کہ عشاء کی نماز سب نمازوں سے زیادہ طویل ہے اس لیے کہ اس میں وتر بھی شامل ہیں، پورے وقت میں چار فرض اور تین وتر، سات رکعات پڑھنے تک اگر وضو نہ ٹھہرا تو بھی معذورین کی فہرست میں داخل ہو جائے گا۔

حکم معذور: معذور جب عذر کی وجہ سے ایک مرتبہ وضو کر لیتا ہے تو اسی عذر کے بار بار آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر دوسرا حدث ظاہر ہو جائے یا فرض نماز کا وقت گزر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی کو قطرے آنے کا عذر ہے ظہر کے وقت میں وضو کیا اب اسی عذر کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ جب ظہر کا وقت گزر گیا یا ظہر کے وقت میں نکسیر آئی تو وضو باقی نہ رہے گا۔[۷]

معذور کے اہم مسائل

(۱) معذور نے عید یا اشراق کی نماز کے لیے وضو کیا تو اس سے ظہر کی نماز پڑھنا درست ہے۔[۸]

(۲) ایک وضو سے ایک وقت میں فرائض، سنن اور نوافل وغیرہ ہر قسم کی نماز پڑھ سکتا ہے جبکہ درج ذیل تین شرائط پائی جائیں:

(الف) وضو اس حدث سے کیا ہو جس سے معذور ہے۔

(ب) اس حدث کے علاوہ کوئی دوسرا حدث لاحق نہ ہوا ہو۔

(ج) اسی وقت میں وضو کیا ہو۔[۹]

(۳) معذور موزوں پر ایک وقت میں مسح کرسکتا ہے، دوسرے وقت میں جائز نہیں، جیسے ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہن لیے، تو ظہر کے پورے وقت میں اگر دوبارہ وضو کرنا پڑا تو مسح صحیح ہے عصر کے وقت میں صحیح نہیں ہے لیکن یہ حکم اس وقت ہے جب کہ وضو یا موزے پہننے کے وقت عذر منقطع نہ ہو جیسے مستحاضہ کا خون کہ اس وقت بھی جاری تھا۔ اگر وضو اور موزے پہننے کے وقت عذر منقطع تھا تو پھر پوری مدت مسح کرنا صحیح ہوگا، یعنی مقیم ایک دن ایک رات اور مسافر تین دن تین رات مسح کرسکتا ہے۔ ۱۰

(۴) معذورین میں داخل ہونے کے بعد اگر نماز کے پورے وقت میں ایک مرتبہ بھی عذر پیش آئے تو معذور کا حکم باقی رہے گا۔ پورے وقت میں مسلسل عذر لاحق رہنا ضروری نہیں اور جب کسی نماز کا پورا وقت اسی عذر سے خالی گزرا تو معذور کا حکم ختم ہو جائے گا اور اولِ انقطاع سے عذر کو ساقط سمجھا جائے گا۔ لہٰذا اگر مستحاضہ کا خون ظہر کے وقت وضو یا نماز کے درمیان رک گیا اور ظہر کے آخری وقت تک رکا رہا، اس کے بعد عصر کا پورا وقت رکا رہا تو اس پر ظہر کی نماز کا اعادہ واجب ہے، اگر عصر کے وقت میں دوبارہ خون آنا شروع ہوا تو اعادہ ضروری نہیں ہوگا۔ ۱۱

(۵) ظہر کے وقت پھوڑے پھنسی سے خون اور پیپ رسنا شروع ہوا یا استحاضہ کا دم شروع ہوا تو ظہر کے آخر وقت تک انقطاع کا انتظار کرے اگر منقطع نہ ہوا تو وضو کر کے اسی حدث کے ساتھ نماز ادا کرے ظہر کے بعد عصر کے پورے وقت میں بھی اگر منقطع نہ ہوا تو یہ عذر ہے اور ظہر کی نماز ہوگئی، اعادہ ضروری نہیں۔ اگر عصر میں منقطع ہوا تو عذر نہیں، لہٰذا ظہر کی نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

حاصل یہ کہ جس طرح سقوطِ عذر، اولِ انقطاع سے معتبر سمجھا جاتا ہے اسی طرح ثبوتِ عذر بھی

اولِ استمرار سے معتبر ہے۔ [۱۲]

(۶) مستحاضہ نے وضو کرلیا اس کے بعد مثلاً پندرہ، بیس منٹ، آدھ گھنٹہ تک خون رک گیا، اور اس دوران بول سے اس کا وضو ٹوٹ گیا پھر دوبارہ وضو کرلیا اس کے بعد استحاضہ کا خون آیا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، کیونکہ یہاں دوبارہ وضو اس عذر سے نہیں جس سے یہ معذور بن گئی ہے بلکہ دوسرے حدث سے ہے۔ [۱۳]

(۷) خون منقطع ہونے کے زمانہ میں بول سے وضو ٹوٹا پھر دوبارہ کرلیا، اور وقت نکل گیا لیکن ابھی تک خون دوبارہ شروع نہیں ہوا تو اس صورت میں خروج وقت سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ جب خون شروع ہوجائے یا دوسرا حدث لاحق ہوجائے تو ٹوٹ جائے گا۔ [۱۴]

(۸) اول وقت ظہر میں خون جاری تھا پھر رک گیا، حالتِ انقطاع میں استحاضہ کی وجہ سے وضو کیا اس کے بعد ظہر کا وقت گزر گیا اور خون دوبارہ شروع نہیں ہوا تو بھی ظہر کا وقت گزرنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔ [۱۵]

(۹) ایک نتھنے سے نکسیر کا عذر تھا، اس عذر سے وضو کرلیا، پھر دوسرے نتھنے سے نکسیر پھوٹی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (یعنی ہر ایک نتھنا مستقل عضو ہے)۔ [۱۶]

(۱۰) دونوں نتھنوں سے نکسیر کا عذر تھا اس عذر کی وجہ سے وضو کیا پھر ایک نتھنے کی نکسیر بند ہوگئی تو وضو باقی رہے گا جب تک دوسرے نتھنے کی نکسیر باقی ہے۔ [۱۷]

(۱۱) جسم پر کئی پھوڑے، پھنسیاں ہیں وضو کرتے وقت ان میں سے بعض سے پیپ اور خون بہہ رہا تھا اور بعض سے نہیں، وضو کے بعد دوسرے بعض سے بھی بہنا شروع ہوگیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر وضو کرتے وقت سب سے بہہ رہا تھا تو جب تک وقت نہ گزرے وضو اس عذر

سے نہ ٹوٹے گا۔[۱۸]

(۱۲) معذور نے وضو کر کے نماز شروع کر دی نماز کے درمیان وقت گزر گیا تو وضو کر کے نماز دوبارہ نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے پڑھی ہوئی رکعتوں پر وضو کر کے بنا درست نہیں ہے۔[۱۹]

(۱۳) معذور نے بلا حاجت وضو کر لیا اس کے بعد وہ عذر جو وضو سے پہلے منقطع ہوا تھا جاری ہوا تو اس سے وضوٹوٹ جائے گا۔

مثلاً: حالتِ انقطاعِ عذر میں وضو کیا، پھر وقت گزر گیا اور اس کا وضو باقی تھا، دوسرا وقت آنے کے بعد دوبارہ وضو کیا، اس کے بعد وہ عذر شروع ہوا تو اس وقت کا کیا ہوا وضوٹوٹ جائے گا، اس لیے کہ یہ بلا حاجت ہے کیونکہ وضوءِ اول باقی تھا لہٰذا اس دوسرے وضو کا اعتبار نہ ہوگا۔[۲۰]

(۱۴) دوسرے وقت کی نماز کے لیے اس سے پہلی نماز کے وقت میں وضو کیا تو اس سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں۔

مثلاً: ظہر کے وقت میں عصر کی نماز کے لیے وضو کیا تو اس سے عصر کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ اگر زوال کے وقت ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا تو اس سے ظہر پڑھنا جائز ہے۔[۲۱]

(۱۵) معذور اگر زخم کے خون، پیپ کو پٹی وغیرہ سے باندھ کر روک سکتا ہے تو اس طرح کرنا لازم ہے اور یہ معذور کے حکم سے نکل جائے گا۔[۲۲]

(۱۶) اگر زخم ایسا ہے کہ حالتِ سجدہ میں اس سے خون وغیرہ بہتا ہے، دوسرے حالات میں نہیں بہتا، جیسے حلق پر کوئی دانہ ہو تو اس کے لیے سجدہ جائز نہیں۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔[۲۳]

(۱۷) اگر زخم ایسا ہے جس سے حالتِ قیام میں خون، پیپ وغیرہ رستا ہے، قعود میں نہیں، تو

بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر حالتِ قیام میں قراءۃ سے عاجز ہو اور قعود میں پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر قراءۃ سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ ۲۴

(۱۸) اگر چت لیٹ کر نماز پڑھے تو زخم نہیں بہتا، حالتِ قیام وقعود میں بہتا ہے تو چت نہ لیٹے بلکہ قیام وقعود کی حالت میں پڑھے۔ ۲۵

(۱۹) معذور کے کپڑوں پر اگر ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ نجاست لگ گئی ہو تو اس کی طہارت کا حکم یہ ہے کہ اس کا یقین ہو کہ کپڑے دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک دوبارہ ناپاک نہیں ہوں گے تو دھونا ضروری ہے اور اگر دوبارہ ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔ ۲۶

ہتھیلی کے گہراؤ کی مقدار: مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ "حضرات فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے ہتھیلی کے گہراؤ کی وسعت معلوم کرنے کے لیے یہ طریقہ لکھا ہے کہ چلو میں پانی بھر کر ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے، جتنی جگہ پر پانی ٹھہرا رہے اتنی وسعت مراد ہے، اکابر نے اس کی مقدار ایک روپے کے برابر تحریر فرمائی ہے، مگر آج کل دھات کا روپیہ بالکل غائب ہو چکا ہے اور ہتھیلی کی پیمائش آسان نہیں اس لیے اس کی پیمائش کو ضبط کرنے کی ضرورت محسوس کر کے بندہ نے بطریقِ مذکور متعدد بار احتیاط سے پیمائش کی تو قطر = ۱ء۱ اِنچ = ۵ء۷ء۲ سینٹی میٹر ہوا، اس کے بعد اتفاق سے ایک روپیہ دھات کا مل گیا تو اس کا قطر بھی اس کے مطابق پایا۔ لہٰذا اس کی کل پیمائش = مربع ۱/۲ قطر × پائی = ۹۵ء۰ اِنچ = ۹۴ء۵ سینٹی میٹر ہوئی"۔ ۲۷

قسمِ ثانی کا حکم: اگر حدث نے پورا وقت نہیں گھیرا تو یہ عذر نہیں اور صاحب حدث معذور نہیں۔ لہٰذا ہر نماز کو طہارت سے پڑھنا ضروری ہوگا ۲۸ ، اگر نماز کے درمیان حدث ظاہر ہو

جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، دوبارہ وضو کر کے بنا کرنا یا پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۲۹، اگر تمام سنن و مستحبات کی رعایت رکھ کر طہارت سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو سنن و مستحبات میں تخفیف کر کے طہارت سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔۳۰

حوالہ جات

۱ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (واما الا ستحاضة فحدث اصغر ،كالرعاف) ولـه احكام تأتى.(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۴ ،الرسالة الرابعة : منهل الواردين من بحار الفيض على ذخر المتأهلين فى مسائل الحيض، ط: سهيل اكيدمى)

۲ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : الأول حرمة الصلاة و السجدة مطلقا) واجبتين أولا .(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۵ ،ط:سهيل اكيدمى)

۳ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والثانى : حرمة مس مافيه آية تامة) ولو بغير اعضاء الوضوء كما قدمناه.(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۵ ،ط:سهيل اكيدمى)

۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والثالث : كراهة الطواف) لو جوب الطهارة فيه.(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۵ ،ط:سهيل اكيدمى)

۵ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ويجوز لـه قراءة القرآن ودخول المسجد).(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۵ ،ط:سهيل اكيدمى)

۶ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ثم ان الحدث ان استوعب) ولو حكما(وقت صلاة) مفروضة(بأن لم يوجد فيه زمان خال عنه يسع الوضوء والصلاة : يسمى : "عذرا" وصاحبه) يسمى : (معذوراو) يسمى ايضا(صاحب العذر).(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۵ ،ط:سهيل اكيدمى) ـــ (الشامية ۱ /۳۰۵،ط:سعيد)

۷ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وحكمه : ان لا ينتقض وضوؤه) الناشئ (من ذلک الحدث بتجدده) متعلق "بينتقض" ...... (الا عند خروج وقت مكتوبة).

(رسائل ابن عابدين ۱ /۱۱۵ ،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالى : وإنما تبقى طهارة صاحب العذر فى الوقت إذا لم يحدث حدثا آخر أما إذا أحدث حدثا آخر فلا تبقى كما إذا سال الدم من أحد منخريه فتوضأ ثم سال من المنخر الآخر فعليه الوضوء ؛ لأن هذا حدث جديد لم يكن موجودا وقت الطهارة فأما إذا سال منهما جميعا فتوضأ ثم انقطع أحدهما فهو على وضوءه ما بقى الوقت اهـ .

(البحر الرائق ۱ /۳۷۴،ط:رشيديه)

۸ : قال العلامة الحصكفى رحمه الله تعالى : وأفاد أنه لو توضأ بعد الطلوع ولو لعيد أو

ضحٰی لم یبطل الا بخروج وقت الظهر.(الشامية ١/٣٠٦،ط:سعيد)

ـــ قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : فلو توضأ لصلاة العيد يجوز له ان يؤدى به الظهر فى الصحيح .(رسائل ابن عابدين ١/١١٥،ط:سهيل اكيدمى)

۹ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (فيصلى به فى الوقت)بشروط تعلم مما سياتى، وهى ان يكون وضوؤه من حدثه الذى صار به معذورا، ولم يعرض عليه حدث آخر، وكان وضوؤه فى الوقت لا قبله......(ماشاء من الفرائض الوقتية والفائتة(والنوافل) والواجبات بالأولى.(رسائل ابن عابدين ١/١١٦،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ١/٣٠٦،ط:سعيد)

ـــ (البحر الرائق ١/٣٧٤،ط:رشيديه)

۱۰ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولا يجوزله ان يمسح خفه الا فى الوقت) هذا اذا كان الدم سائلا عند اللبس أو الطهارة، واما اذا كان منقطعا عندهما معايمسح تمام المدة كالصحيح.(رسائل ابن عابدين ١/١١٦،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (البحر الرائق ١/٣٧٥،ط:رشيديه)

۱۱ :قال العلامة ابن نجيم رحمه الله تعالىٰ : فالحاصل أن صاحب العذر ابتداءً من استوعب عذره تمام وقت صلاة ولو حكما ؛ لأن الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وفى البقاء من وجد عذره فى جزء من الوقت وفى الزوال يشترط استيعاب الانقطاع حقيقة وفى السراج الوهاج للمستحاضة وضوئان كامل وناقص فالكامل أن تتوضأ والدم منقطع فهذه لا يضرها خروج الوقت إذا لم يسل إلى خروجه والناقص أن تتوضأ وهو سائل فهذه يضرها خروجه سال بعد ذلك أو لا ولها انقطاعان كامل وناقص فالكامل أن ينقطع وقتا كاملا فهذا يوجب الزوال ويمنع اتصال الدم الثانى بالأول والناقص أن ينقطع دونه فهذا لا يزيله ويكون ما بعده كدم متصل وبيانه إذا زالت الشمس ودمها سائل فتوضأت على السيلان ثم انقطع قبل الشروع فى صلاة الظهر أو بعده قبل القعود قدر التشهد أو بعده قبل السلام عند الإمام ودام الانقطاع حتى خرج وقت الظهر انتقض وضوئها ؛ لأنه ناقص فأفسده خروج الوقت ثم إذا توضأت للعصر فتم الانقطاع حتى غربت الشمس لم ينتقض وضوئها ؛ لأنه كامل فلا يضره الخروج ولكن عليها إعادة الظهر ؛ لأن دمها انقطع وقتا كاملا وتبين أنها صلت الظهر بطهارة العذر والعذر زائل ولا يجب عليها إعادة العصر ؛ لأن فساد الظهر إنما عرف بعد الغروب.(البحر الرائق ١/٣٧٧،ط:رشيدية)

ـــ (رسائل ابن عابدين ١/١١٦،ط:سهيل اكيدمى)

۱۲ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولو عرض) الحدث ابتداء(بعد دخول وقت فرض انتظر الى آخره) رجاء الانقطاع ـ وعبارة التاترخانية ـينبغى له ان ينتظر ...... الخ.(فان لم ينقطع يتوضا ويصلى ثم ان انقطع فى اثناء الوقت الثانى يعيد تلك الصلاة) لأنه لم يوجد استيعاب وقت تام، فلم يكن معذورا، وقد صلى بالحدث، فلا يجوز ـ(وان استوعب) الحدث(الوقت الثانى

لا يعيد؛ لثبوت العذر حيئنذ من ابتداء العروض) والحاصل : ان الثبوت والسقوط كلاهما يعتبران من اول الاستمرار اذا وجد الاستيعاب.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱٦،ط:سهيل اكيدمى)
ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۴،ط:رشيديه)

۱۳ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وانما قلنا من ذلک الحدث اذلو توضأ من آخر) كبول، وعذره منقطع (فسال من عذره : نقض وضوءه، وان لم يخرج الوقت) لأن الوضوء لم يقع لذلک العذر ،حتى لا ينتقض به، بل وقع لغيره، وانما لا ينتقض به ما وقع له، كذا فى شرح منية المصلى، ونحوه فى التاترخانية وغيرها، وبه علم ان قولهم : "ان السيلان لا ينقض وضوء المعذور، بل لا بد معه من خروج الوقت".مختص بما اذا كان وضوؤه من عذره، لا من حدث آخر.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،ط:سهيل اكيدمى)

۱۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان لم يسل) عذره بعد وضوئه من غيره(لا ينقض) وضوءه (وان خرج الوقت) لأنه طهارة كاملة لم يعرض ما ينافيها.(وانما قلنا بتجدده؛ اذ لو توضأ من عذره فعرض حدث آخر : ينتقض وضوؤه فى الحال) لان هذا حدث جديد لم يكن موجودا وقت الطهارة، فكان هو والبول والغائط سواء۔ بدائع۔
(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،ط:سهيل اكيدمى)
ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۷،ط:رشيديه)

۱۵ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان توضأ من عذره و (لم يعرض) حدث آخر،(ولم يسل من عذره) عند الوضوء ولا بعده : (لا ينقض بخروج الوقت).
(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،ط:سهيل اكيدمى)

۱٦۔ ۱۷ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان سال الدم من احد منخريه فقط، فتوضأ ،ثم سال من آخر انتقض وضوؤه) فى الحال، لعروض حدث آخر غير عذره (وان سال منهما فتوضا فانقطع من احدهما لا ينتض).(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،ط:سهيل اكيدمى)
ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۴،ط:رشيديه)

۱۸ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (والجدرى) بضم الجيم وفتحها : قروح فى البدن تنفط وتقيح۔ قاموس۔(والدماميل قروح) متعددة(لا واحدة، حتى لو توضأ وبعضها) سايل، وبعضها الاخر(غير سايل : ثم سال انتقض) وضوؤه قبل خروج الوقت، كما مر فى المنخر۔ (ولو توضأ وكلها سايل لا ينتقض) مالم يخرج الوقت.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،ط:سهيل اكيدمى)
ـــ (الشامية ۱/۳۰۷،ط:سعيد)

۱۹ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولو) توضأ المعذور،ثم (خرج الوقت وهو فى الصلاة : يستأنف) الصلاة بعد الوضوء، (ولا يبنى) على ما صلى منها.
(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،ط:سهيل اكيدمى)
ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۵،ط:رشيديه)

۲۰ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (ولو توضا المعذور بغير حاجة، ثم سال عذره انتقض وضوؤه) صورته كما فى الزيلعى۔ "لو توضأ۔ والعذر منقطع۔ ثم خرج الوقت۔ وهو على وضوئه ۔ ثم جدد الوضوء، ثم سال الدم :انتقض؛ لان تجديد الوضوء وقع من غير حاجة، فلا يعتدبه "ا نتهى ۔ لأن الوضوء الاول لم ينتقض بخروج الوقت، لما علمته آنفا، وانما انتقض بالسيلان بعد الوقت.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۷،۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۳۰۷،ط:سعيد)

۲۱ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكذا لو توضا لصلاة قبل وقتها) قال بعضهم: لا ينتقض ۔ والاصح انه ينتقض ۔......" ولو توضؤوا۔ أى اصحا ب الاعذار۔ فى وقت الظهر للعصر، يصلون به العصر فى رواية؛ لأن طهارتهم للعصر فى وقت الظهر كطهارتهم للظهر قبل الزوال، والأصح أنه لا يجوز لهم ذلك ؛لأن هذه طهارة وقعت للظهر، فلا تبقى بعد خروجه انتهى۔ وفى التاترخانية : لا يجوز بالاجماع هو الصحيح.(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

۲۲ :قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : وان قدر المعذور على منع السيلان بالربط ونحوه يلزمه ويخرج من العذر، بخلاف الحائض، كما سبق) فى الفصل الاول.

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۳۰۸،ط:سعيد)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۴،ط:رشيديه)

۲۳ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وان سال عند السجود، ولم يسل بدونه) كجرح بحلقه(يومئ قائما أو قاعدا).(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۳۰۷،۳۰۸،ط:سعيد)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۴،ط:رشيديه)

۲۴ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وكذا لو سال عند القيام) دون القعود (يصلى قاعدا، كما ان من عجز عن القراء ة لوقام) لا لو قعد (يصلى قاعدا) ويقرأ.

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

۲۵ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (بخلاف من) كان بحيث (لو استلقى) وصلى (لم يسل) ولو صلى قائما أو قاعدا سال (فانه لا يصلى مستلقيا).

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۳۰۸،ط:سعيد)

۲۶ : قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ : (وما أصاب ثوب المعذور اكثر من قدر الدرهم فعليه غسله ان كان مفيدا) بأن لا يصيبه مرة اخرى۔ قال فى الخلاصة : وعليه الفتوىٰ (وان كان بحال لو غسله تنجس ثانيا قبل الفراغ من الصلاة : جاز أن لا يغسله.

(رسائل ابن عابدين ۱/۱۱۸،ط:سهيل اكيدمى)

ـــ (الشامية ۱/۳۰۶،۳۰۷،ط:سعيد)

ـــ (البحر الرائق ۱/۳۷۴،ط:رشيديه)

۲۷ : (احسن الفتاویٰ ۲/۸۹)

۲۸ : (ولا يصير) من ابتلى بناقض (معذورا حتى يستوعبه العذر وقتا كاملا ليس فيه انقطاع) (لعذره بقدر الوضوء والصلاة) اذ لو وجد لا يكون معذورا.

(مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى ص : ۱۵۰ ،ط:قديمى)

۲۹ :عن عائشة رضى الله عالىٰ عنها قالت :قال رسول الله ﷺ ـ من أصابه قئ أو رعاف أو قلس أو مذى فلينصرف فليتوضأ . ثم ليبن على صلاته وهو فى ذلک لا يتكلم .

(سنن ابن ماجه ص: ۸۵،ط:قديمى)

ـ قال العلامة الحلبى رحمه الله تعالىٰ : من سبقه حدث سماوى من بدنه موجب للوضوء فى الصلوة ، انصرف من فوره، وتوضأ من غير ان يشتغل بشئ غير ضرورى فى وضوءه، وبنى على صلاته عندنا ان لم يعرض له ما ينافيها.(حلبى كبير ص : ۴۵۲،ط:سهيل اكيدمى)

۳۰ : (احسن الفتاویٰ ۲/۷۷،ط:سعيد)

...... تمرین سبق نمبر ۲۰ ....

سوال ۱ : استحاضہ حدث اصغر ہے یا اکبر؟

سوال ۲ : اگر اصغر ہے تو احکام بتائیں؟ نیز حدث اصغر کی اقسام مع حکم بیان کریں؟

سوال ۳ : صاحب عذر کے عذر کی پہچان کا طریقہ بیان کریں؟ نیز معذور کا حکم مع معذور کے اہم مسائل بیان کریں؟

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب

ضالہ کی قسم اول وثانی سے متعلق امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کا مذہب یہ ہے کہ جس کو عدد اور زمانہ دونوں یاد نہ ہو، وہ ہر قمری ماہ کے شروع کے چھ یا سات دن حیض شمار کرے اور باقی طہر۔ اور جس کو عدد تو یاد ہے لیکن زمانہ یاد نہیں، مہینے کے ہر دن میں تردد ہے کہ حیض ہے یا طہر، تو وہ ابتدائے ماہ سے ایام حیض کی تعداد کے برابر حیض شمار کرے اور باقی طہر، البتہ صحبت ابتدائے حیض سے پندرہ دن کے بعد جائز ہے۔

لہٰذا اگر کسی مریضہ کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کی مشقت کا تحمل نہ ہو تو ایسی مجبوری کی حالت میں امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔

تنبیہ: مذکورہ بالا تفصیل پر کوئی عورت از خود عمل نہ کرے، بلکہ اپنی پوری کیفیت کسی مفتی صاحب کے سامنے بیان کرے اور ان کی تجویز پر عمل کرے۔ [۱]

حوالہ جات

۱ ۔ قال العلامة ابن قدامة الحنبلی رحمه الله تعالیٰ :مسألة : قال : فان كانت لها أيام نسيتها فانها تقعد ستا أو سبعا فی كل شهر . هذه من القسم الرابع من أقسام المستحاضة وهی من لا عادة لها ولا تمييز وهذا القسم نوعان أحدهما الناسية ولها ثلاثة أحوال احدها ان تكون ناسية لوقتها وعددها وهذه يسميها الفقهاء المتحيرة و الثانية أن تنسى عددها وتذكر وقتها و الثالثة أن تذكر عددها وتنسى وقتها فالناسية لهما هی التی ذكر الخرقی حكمها و أنها تجلس فی كل شهر ستة أيام أو سبعة يكون ذلک حيضها ثم تغتسل وهی فيما بعد ذلک مستحاضة تصوم وتصلی وتطوف. (المغنی لابن قدامة ۱ /۲ ۱ ۴،ط:دار الحديث،القاهرة)

وقال العلامة وهبة الزحيلی رحمه الله تعالیٰ : المتحيرة: وهی التی تحيرت فی حيضها

بجهل العادة وعدم التمييز ولها أحوال ثلاثة:

أ : الناسية لوقت عادتها وعددها: يكون حيضها في كل شهر ستة أيام أو سبعة بحسب اجتهادها ورأيها فيما يغلب على ظنها أنه أقرب إلى عادتها أو عادة نسائها أو ما يكون أشبه بكونه حيضاً ثم تغتسل وتعتبر فيما بعد ذلك مستحاضة تصوم وتصلي وتطوف عملاً بحديث حمنة بن جحش: فتحيَّضي ستة أو سبعة أيام في علم الله ثم اغتسلي... .

بـ: الناسية عدد عادتها وتذكر وقتها: كالتي تعلم أن حيضها في العشر الأول من الشهر ولا تعلم عدده حكمها كالحالة الأولى ترد إلى غالب الحيض: ست أو سبع في أصح الروايتين.

جـ : الناسية لوقتها دون عددها: أي أنها عالمة بالعدد ناسية للموضع كأن تعلم عدد أيام حيضتها وتنسى موضعها بأن لم تدر أكانت تحيض في أول الشهر أو أوسطه أو آخره حكمها: أن تجعل أيام حيضتها من أول كل شهر هلالي؛ لأنه صلّى الله عليه وسلم جعل حيضة حمنة من أول الشهر والصلاة في بقيته ولأن دم الحيض هو الأصل والاستحاضة عارضة فيقدم دم الحيض. (الفقه الاسلامي وادلته ١/٦٢٦، ط:رشيدية)

وقال رحمه الله تعالیٰ ایضاً :مذهب الحنابلة :..........المبتدأة غير المميزة : يقدر حيضها بيوم وليلة؛ لأنه المتيقن وما زاد مشكوك فيه كغير المستحاضة ثم تغتسل وتصلي احتياطاً لبراءة ذمتها ولكن يحرم وطؤها في مدة خمسة عشر يوماً إن استمر بها الدم هذه المدة. فإن انقطع الدم قبل هذه المدة اغتسلت عند انقطاعه غسلاً ثانياً ويباح وطؤها حينئذ.

(الفقه الاسلامي وادلته ١/٦٣٣، ط:رشيدية)

ـــــ (احسن الفتاویٰ ١٠/٦٧ا، ط:ایچ ایم سعید)

حج وعمرہ میں
خواتین کے
مسائل مخصوصہ

حج وعمرہ میں خواتین کے مسائلِ مخصوصہ

تنبیہات : ان تنبیہات کا پڑھنا از حد ضروری ہے ورنہ مسائل سمجھنا مشکل ہوگا۔

تنبیہ نمبر۱: پیشِ نظر رسالہ میں نصف صاع کی تعبیر سوا دو کلو گندم سے کی گئی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نصف صاع کی مقدار میں حضرات اکابر علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اختلاف ہے ہماری معلومات کے مطابق سب سے زیادہ مقدار سوا دو کلو بتائی گئی ہے۔ احتیاط کی غرض سے اسی مقدار کو لکھا گیا ہے۔

تنبیہ نمبر۲: صدقہ کے صحیح اور درست ہونے کے لیے یہ شرطیں ضروری ہیں :

(الف) مسکین کو دیا جائے، غنی کو دینا جائز نہیں۔ اگر غنی کو دیا تو دوبارہ دینا ہوگا۔

(ب) ایک مسکین کو ایک دن میں سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت دی جائے۔ اگر زیادہ دیا تو یہ زیادہ نفلی صدقہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔ اگر کم دیا تو ناقص ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔[۱]

تنبیہ نمبر۳: یہ صدقہ حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی، اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی۔ البتہ حرم کے مساکین کو دینا افضل ہے الا یہ کہ غیر حرم کے مساکین زیادہ حاجت مند ہوں تو ان کو دیا جائے گا۔

تنبیہ نمبر۴: جہاں ایک بکرے کا دم لکھا ہے وہاں اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

---

(۱) قال العلامة السندی رحمه الله تعالی فی بیان شرائط الصدقة : فالأول : القدر و هو أن یکون نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو شعیر فلا یجوز أقل منه ، و ان زاد فهو تطوع .... و یجوز أداء القیمة فی الکل دراهم ، أو دنانیر ، أو فلوسا ، أو عروضا ، أو ما شاء و الدقیق أولی من البر و قیل : المنصوص أولی ، الثالث : أن لا یعطی الفقیر أقل من نصف صاع من بر فلو تصدق به علی فقیرین أو أکثر لم یجز ، الا أن یکون الواجب أقل منه ، و لو أعطاه أکثر منه فهو تطوع له ، الرابع : أهلیة المحل المصروف الیه الصدقة و هو أن لا یکون غنیا (مناسک القاری ۳۹۷ـ ۳۹۹)

تنبیہ نمبر ۵: دم کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے اگر حدودِ حرم سے باہر ذبح کیا تو دوبارہ حدودِ حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔ البتہ ذبح کرنے کے بعد تصدق میں اختیار ہے، حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی، اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی۔

تنبیہ نمبر ۶: جنایت اور ترکِ واجب کی وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے اس کا کھانا، خود دینے والے اور غنی دونوں کے لیے جائز نہیں۔ صرف مساکین کو کھلایا جائے گا۔

تنبیہ نمبر ۷: رسالہ میں لکھے گئے تمام مسائل کی عربی عبارات بھی حاشیہ میں اہلِ علم وفہم حضرات کی تسکینِ خاطر کی غرض سے لکھ دی گئی ہیں۔ البتہ جن مسائل کا تعلق باب الحیض سے ہے ان کی عربی عبارات، اربابِ علم خود ہی باب الحیض میں ملاحظہ فرمائیں۔

گزارش: آخر میں حضرات علمائے کرام زید مجدہم سے انتہائی متأدبانہ گذارش ہے کہ وہ مسائل کی غلطیوں سے بندہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔ فجزاکم اللہ تعالیٰ خیرا۔

بندہ احمد ممتاز عفی عنہ

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی گریکس ماریپور، کراچی

التنبیہ ۳، ۴، ۵: قال العلامة السندی رحمه الله تعالی: و أما شرائط جواز الدماء .... و الثالث: ذبحه فی الحرم ...... و السابع: التصدق به علی فقیر فلو أعطاه لغنی لم یجز ..... و الثانی عشر: أن یتصدق به علی من یجوز التصدق علیه فلا یجوز التصدق به علی أصله أو فرعه ..... و لا یشترط فی التصدق به عدد المساکین، فلو تصدق به علی فقیر واحد جاز و لا فقراء الحرم و لا الحرم، فلو تصدق به علی غیرهم أو أخرجه عن الحرم بعد الذبح فتصدق به جاز، و فقراء الحرم أفضل الا أن یکون غیرهم أحوج. (مناسک القاری ۳۹۲-۳۹۶)

حائض اور مسائلِ احرام

مسئلہ ۱ : احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لیے مستحب ہے اسی طرح حائضہ کے لیے بھی مستحب ہے۔ البتہ حائضہ کے لیے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲ : اگر حائضہ یہ سمجھ کر میقات سے بدوں احرام گزر جائے کہ حیض کی حالت میں احرام جائز اور درست نہیں، یا اس جہالت کے بغیر قصداً یا سہواً گزر جائے تو اس کی کل تین صورتیں ہیں۔ ہر ایک صورت اور اس کا حکم ذیل میں مذکور ہے :

(ا) میقات سے گزر گئی لیکن ابھی تک حج وعمرہ میں سے کسی کا احرام نہیں باندھا۔

المسألة ۱ :قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و سننه کونه فی أشهر الحج ...... و الغسل ،

و قال المنلا علی القاری رحمه الله تعالی : ثـم هذا الغسل للنظافة فی الأصل حتی یلزم الحائض و النفساء لا یقوم مقامه التیمم (مناسک القاری : ۹۰)

المسألة ۲ : قال القاری رحمه الله تعالی : (من جاوز وقته) أی میقاته الذی وصل الیه (غیر محرم) بالنصب علی الحال (ثم أحرم) أی بعد المجاوزة (أو لا) أی لم یحرم بعدها (فعلیه العود) أی فیجب علیه الرجوع (الی وقت) أی الی میقات من المواقیت و لو کان أقربها الی مکة و لم یتعین علیه العود الی خصوص میقاته الذی تجاوز عنه بلا احرام الا فی روایة عن أبی یوسف ، الأولی أن یحرم من وقته کما صرح به فی المحیط خروجا من الخلاف (و ان لم یعد) أی مطلقا (فعلیه دم) أی لمجاوزة الوقت ، (فلو أحرم آفاقی داخل الوقت) أی فی داخل المیقات ...... (فعلیهم العود الی الوقت) أی میقات شرعی لهم لارتفاع الحرمة و سقوط الکفارة (و ان لم یعودوا فعلیهم الدم) و الاثم لازم لهم (فان عاد) أی المتجاوز (قبل شروعه فی طواف) أی من طواف نسک ، کطواف عمرة أو قدوم (أو وقوف) أی فی وقوف بعرفة (سقط) أی الدم (ان لبی منه) أی من المیقات علی فرض أنه أحرم بعده و الا فلا بد أن ینوی و یلبی لیصیر محرما حینئذ و قیل یسقط عنه بمجرد العود و ان لم یلب (و ان عاد) أی المتجاوز الی الوقت (بعد شروعه) أی فی أحدهما (کان استلم الحجر) الأولی : کان نوی الطواف سواء استلمه أو لا و سواء ابتدأ منه أم لا ، بل الصواب أن یقال : بأن نوی فانه لیس له و لما بعده نظیر فی الباب (أو وقف بعرفة) أی من غیر طواف قدوم (لا یسقط) أی الدم (مناسک القاری ۸۴ ، ۸۵ ، ۸۶)

حکم: اس صورت میں یہ چار امور واجب ہیں :

(الف) میقات سے بدوں احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے۔

(ب) واپس میقات پر جا کر حج یا عمرہ کا احرام باندھے۔

(ج) اگر میقات پر واپس نہ گئی تو ایک بکرے یا اونٹ، گائے کے ساتویں حصہ کا دم دے۔

(د) واپس میقات پر نہ جانے کے گناہ سے توبہ کرے۔

(۲) میقات سے گزر کر حج یا عمرہ کا احرام باندھا، لیکن ابھی طوافِ عمرہ یا قدوم یا وقوفِ عرفہ میں سے کوئی عمل شروع نہیں کیا۔

حکم: اس صورت میں بھی نمبر ایک کی طرح چاروں امور واجب ہیں۔ البتہ یہاں میقات پر جانے کے بعد از سرِ نو حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے گی، پہلے سے حج یا عمرہ کا جو احرام باندھ چکی ہے وہی کافی ہے۔ البتہ اسی احرام کا تلبیہ میقات پر آ کر پڑھے۔

(۳) میقات سے گزر کر احرام باندھا اور طواف یا وقوفِ عرفہ کا عمل بھی شروع کر دیا۔

حکم: اس صورت میں یہ تین امور واجب ہیں :

(۱) میقات سے بغیر احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے۔

(۲) ایک بکرے کا دم دے۔

(۳) واپس میقات پر جا کر اسی احرام کا تلبیہ پڑھے، البتہ اس صورت میں واپس جانے سے دم ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۳ : عمرہ کے احرام کے بعد طواف سے پہلے حیض شروع ہوا، اس بنا پر وہ مدینہ منورہ چلی گئی تو اس پر اسی احرام کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آنا واجب اور ضروری ہے دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔ اگر اس نے میقات سے دوسرا احرام باندھ کر اس ناجائز کا ارتکاب کیا تو اس پر درج ذیل چار امور واجب ہوں گے۔

(۱) اس ناجائز فعل اور گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) فی الحال ایک عمرہ کو ادا کرنا اور دوسرے کو چھوڑنا۔

(۳) حلال ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے عمرے کی قضا کرنا۔

(۴) دو بکروں کا دم دینا۔

مسئلہ ٤ : اگر عمرہ کے طواف سے فارغ ہوتے ہی حیض شروع ہو جائے تو حیض ہی کی حالت میں سعی کر سکتی ہے کیونکہ طہارت کے ساتھ سعی کرنا صرف مستحب ہے، واجب نہیں۔ لیکن اگر کسی نے جہالت کی وجہ سے یہ سمجھا کہ حیض کی حالت میں سعی جائز نہیں اس لیے وہ جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی اور حیض ختم ہونے کے بعد واپس ہوئی تو اس پر واجب ہے کہ اسی پہلے عمرہ کے احرام کے ساتھ واپس ہو جائے، اگر اس نے جہالت سے دوسرا احرام باندھا تو پھر اس کے ذمہ یہ چار امور واجب ہو جائیں گے :

(۱) احرام پر احرام کی جنایت اور گناہ سے توبہ۔

(۲) اس دوسرے احرام اور عمرہ کو چھوڑنا اور پہلے عمرہ کی سعی کر کے حلال ہو جانا۔

(۳) حلال ہونے کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضا کرنا۔

(۴) دو بکروں کا دم دینا (احرام پر احرام اور رفض عمرہ کی وجہ سے)۔

مسئلہ ٥ : اگر پاکستان یا مدینہ منورہ یا کسی اور علاقہ کے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا مکہ مکرمہ آئی اور خلافِ توقع طواف عمرہ سے پہلے حیض شروع ہوا تو اس پر واجب ہے کہ حیض کے

المسألة ۳، ۴، ۵ : قال السندی رحمہ اللہ تعالی : فلو أحرم بعمرة فطاف لها شوطا أو كله أو لم يطف شيئا ثم أحرم بأخرى قبل أن يسعى للأولى لزمه رفض الثانية و دم للرفض و قضاء المرفوض
(المناسک:۲۹۳)

قال القاری رحمہ اللہ تعالی : (و كل من عليه الرفض) أی رفض حجة أو عمرة (يحتاج الى نية الرفض) أی ليرتفض (الا من جمع) بين الحجتين قبل فوات وقت الوقوف أو بين العمرتين (قبل السعی للأولى ففی هاتين الصورتين) أی من الجمعين (ترتفض احداهما من غير نية رفض لكن اما بالسير الى مكة أو الشروع فی أعمال احداهما كما مر) أی من الخلاف فی الحالتين ...... ثم اعلم أن من جمع بين الحجتين أو العمرتين أو حجة و عمرة و لزمه رفض احداهما فرفضها فعليه الدم للرفض و هل يلزمه دم آخر للجمع أم لا ؟ فالمذكور فی عامة الكتب أن دم الجمع انما يلزمه فيما اذا لم يرفض احداهما ، أما اذا رفضها فلم يذكر فيها الا دم الرفض ، بل المفهوم منها تصريحا و تلويحا عدم لزوم دم الرفض و دم آخر للجمع بين احرامی العمرة و فی وجوب الدم بسبب الجمع بين احرامی الجمع روايتان ، أصحهما الوجوب ، انتهى . و تبعه أبو النجا فی منسكه فقال : فيما اذا جمع بين الحجتين أو العمرتين يلزمه رفض احداهما و دمان للرفض و الجمع (المناسک : ۲۹۷)

ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ کا طواف اور سعی کر کے حلال ہو جائے۔ لیکن اگر کسی عورت نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حیض سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد مسجدِ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں جا کر عمرہ کا دوسرا احرام باندھا تو اس پر بھی مسئلہ نمبر ۴ کی طرح چار امور واجب ہوں گے یعنی توبہ، پہلے عمرہ کا طواف پھر سعی، عمرہ کی قضا اور دو بکروں کا دم۔

مسئلہ ٦ : عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی لیکن حیض کی وجہ سے عرفہ کے دن تک عمرہ کے طواف کا موقع نہ ملا تو اس پر چار امور واجب ہیں :

(۱) فی الفور عمرہ کا احرام ختم کرے، جس کے رفض اور ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ممنوعاتِ احرام میں سے کسی ایک ممنوع کو رفض اور ختمِ احرام کی نیت سے کرے، مثلاً عمرہ کے احرام کو ختم کرنے کی نیت سے سر میں تیل لگا کر کنگھی کرے۔

(۲) حج کا احرام باندھ کر اس کے افعال میں لگ جائے۔

(۳) ادائے حج کے بعد چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضا کرے۔

(۴) ایک بکرے کا دم دے (بوجہ رفضِ احرامِ عمرہ)۔

المسألة ٦ : عن عائشة رضی الله تعالى عنها أنها قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع فأهللنا بعمرة .... فقدمت مكة و أنا حائض لم أطف بالبيت و لا بين الصفا و المروة فشكوت ذلك الى رسول الله ﷺ فقال : انقضی و امتشطی و أهلی بالحج و دعی العمرة ، قالت : ففعلت فلما قضينا الحج أرسلنی رسول الله ﷺ مع عبد الرحمن بن أبی بكر الى التنعيم فاعتمرت ، فقال : هذه مكان عمرتک (الصحيح لمسلم)

قال القاری رحمه الله تعالى : (و كل من لزمه رفض العمرة فعليه دم و قضاء عمرة) لا غير لأنه فی معنى فاسد العمرة (المناسک : ٢٩٦)

قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : و كل من عليه الرفض يحتاج الى نية الرفض الا من جمع قبل السعی للأولى ففی هاتين الصورتين ترتفض احداهما من غير نية الرفض الخ (المناسک : ٢٩٧)

و قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : فعلم من مجموع ما فی البحر و اللباب أنه لا يحصل الا بفعل شیء من محظورات الاحرام مع نية الرفض به (الشامية ٢ / ٥٨٥)

طوافِ قدوم کے مسائل

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی جو طواف مفرد اور قارن کرتا ہے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں اور اسی کو طوافِ تحیہ، طوافِ لقاء، طوافِ اول عہد بالبیت، طوافِ احداث العہد بالبیت اور طواف الواردوالورود بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طواف صرف مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے، معتمر اور متمتع پر یہ طواف نہیں، نیز یہ آفاقی کے لیے ہے میقاتی اور مکی کے لیے نہیں۔[۱]

مسئلہ ۱ : اگر کوئی عورت صرف حج کا احرام باندھ کر چلی تو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی سب سے پہلے طوافِ قدوم کرے۔

مسئلہ ۲ : وقوفِ عرفہ سے قبل تک جب چاہے طوافِ قدوم کرسکتی ہے جب عرفات کے میدان میں جا کر زوال کے بعد وقوف شروع کر دیا تو یہ طواف ساقط ہوگیا، اب اس کے ادا کا کوئی دوسرا وقت نہیں۔

مسئلہ ۳ : جس عورت نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اس کے لیے بھی طوافِ قدوم سنت ہے۔ پہلے جا کر عمرہ کا طواف پھر سعی کرے لیکن سعی کے بعد حلال ہو جانا جائز نہیں اسی احرام میں حج ادا کرنا ضروری ہے۔ عمرہ کے طواف اور سعی کے بعد طوافِ قدوم کرے۔

---

(۱) قال القاری رحمه الله تعالى : (الأول طواف القدوم) و يسمى طواف التحية و طواف اللقاء و طواف أول عهد بالبيت و طواف احداث العهد بالبيت و طواف الوارد و الورود (و هو سنة) أى على ما فى عامة الكتب المعتمدة و فى " خزانة المفتين " انه واجب على الأصح (للآفاقى) دون الميقاتى و المكى (المفرد بالحج و القارن) أى الجامع بين الحج و العمرة معا (بخلاف المعتمر) أى المفرد بالعمرة مطلقا (و المتمتع) و لو آفاقيا (و المكى) أى و بخلاف المكى اذا كان مفردا بالحج (و من بمعناه) أى و من سكن أو أقام من أهل اللآفاق بمكة و صار من أهلها (فانه لا يسن فى حقهم) أى طواف القدوم اذا أفردوا بالحج (المناسک : ۱۴۱)

المسألة ۱ ، ۲ ، ۳ : قال العلامة السندى رحمه الله تعالى : هو سنة للآفاقى المفرد بالحج و القارن ..... و أول وقته حين دخوله مكة و آخره وقوفه بعرفة فاذا وقف فقد فات وقته و ان لم يقف فالى طلوع فجر النحر (المناسک : ۱۴۱)

و قال أيضا : اذا دخل أى القارن بمكة بدأ بأفعال العمرة و ان أخرها فى الاحرام فيطوف لها سبعا و ليضطبع و يرمل فى الثلاثة الأول ثم يصلى ركعتين و يسعى بين الصفا و المروة ثم يطوف للقدوم ..... ثم يقيم حراما (المناسک : ۲۶۱)

مسئلہ ٤ : طوافِ قدوم میں اضطباع، رمل اور سعی نہیں البتہ اگر کوئی طوافِ زیارت کے بعد والی سعی کو اب ادا کرنا چاہتی ہے تو وہ طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل کرے۔

اگر ازدحام اور بھیڑ سے بچنے کی وجہ سے کوئی عورت طوافِ زیارت کے بعد سعی سے بچنا چاہتی ہے تو وہ طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے بشرطیکہ صرف حج یا حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھ کر آئی ہے۔ اگر متمتعہ ہے اور صرف عمرہ کا احرام باندھ کر آئی ہے تو منیٰ جانے سے پہلے نفلی طواف کر کے سعی کر لے، دونوں صورتوں میں اس سے طوافِ زیارت کے بعد سعی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ٥ : بلا عذر طوافِ قدوم چھوڑنا مکروہ ہے اگر حیض یا نفاس وغیرہ اعذار کی وجہ سے چھوٹ جائے تو کراہت بھی نہیں۔

مسئلہ سیلانِ رحم (لیکوریا)

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی راہ سے باہر آئے اسے سیلانِ رحم کہا جاتا ہے اور انگریزی میں اس کو لیکوریا کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ١ : سیلانِ رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگر ہتھیلی کے پھیلاؤ کے برابر کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ ٢ : بعض خواتین کو معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے جس کی وجہ سے ان کو نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، اس عورت پر واجب ہے کہ کرسف اور روئی کے ذریعہ اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس سے بند ہونا ممکن نہ ہو تو کسی ایک نماز

المسألة ۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : ثم يطوف للقدوم و يضطبع فيه و يرمل ان قدم السعی (۲۶۱)

قال القاری رحمه الله تعالی : (اذا أراد) أی المفرد أو القارن (تقديم سعی الحج علی وقته الأصلی و هو) أی وقته الأصلی (طواف الزيارة) لأن السعی واجب و الأصل فيه أن يتبع الفريضة كما فی التحفة ، لكن رخص لمخافة الزحمة تقديمه علی وقته اذا فعله عقيب طواف و لو نفلا الخ (المناسک : ۱۴۱ ، ۱۴۲)

المسألة ۵ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و لو تركه) أی طواف القدوم (كله فلا شیء عليه لأنه ليس بواجب) الا انه كره له ذلک و اساء لتركه السنة (مناسک القاری : ۳۵۲)

میں تجربہ کرے کہ پورے وقت میں سنن اور مستحبات چھوڑ کر فرض نماز پانی آنے کے بغیر وضو کے ساتھ ادا کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر ادا نہیں کرسکتی تو معذور کے حکم میں داخل ہے اور ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے اور بس۔ جب وقت ختم ہو جائے گا تو اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسرے وقت میں دوبارہ وضو کرے گی اور اگر فرض ادا کرسکتی ہے تو پھر یہ معذور کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۳ : جو عورت سیلانِ رحم کی کثرت کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے نہیں کرسکتی وہ کرسف اور روئی کے ذریعہ بند کرنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ ٤ : اگر سیلان اتنی کثرت سے ہے کہ کرسف کے باوجود بند نہیں ہوتا اور معذور کے حکم میں بھی داخل نہیں تو اس پر واجب ہے کہ طواف کے دوران جب بھی پانی آئے فوراً مطاف سے نکل کر دوبارہ وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کر کے باقی ماندہ چکر پورا کرے۔

مسئلہ ۵ : اگر کوئی عورت معذور کے حکم میں داخل نہیں لیکن طواف میں چلنے کی وجہ سے ہر چکر پر پانی آجاتا ہے تو بھی اس پر لازم ہے کہ سات مرتبہ وضو کر کے طواف پورا کرے۔

تنبیہ: اس مسئلے کی مزید تحقیق صفحہ نمبر ۱٦٦ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ٦ : اگر مریضۂ سیلان معذور کے حکم میں داخل ہو تو نماز کے پورے وقت میں پانی آنے کے باوجود اس کے لیے طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۷ : سیلان کی معذورہ پر اگر دوران طواف نماز کا وقت گزر جائے تو فوراً طواف چھوڑ کر چلی جائے اور دوبارہ وضو کر کے باقی ماندہ چکر ادا کرے البتہ اگر باقی ماندہ چکر چار یا اس سے زیادہ ہیں تو پورے طواف کا از سرِ نو اداء کرنا افضل ہے۔

مسئلہ ۸ : اگر کسی عورت نے سیلان کو ناقضِ وضو نہیں سمجھا اور عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر چکر لگائے یا کم لگائے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں :

(۱) اس طواف کا اعادہ کرے۔

(۲) اعادہ نہ کیا تو ایک بکرے کا دم دے۔

(۳) چونکہ اس پر طہارت کے ساتھ طواف کرنا واجب تھا اس لیے اس واجب کے چھوڑنے کے گناہ سے بھی توبہ کرے۔

مسئلہ ۹ : اگر یہ سمجھ کر کہ اس سیلان کے پانی سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی حالت میں طوافِ زیارت کے سات چکر یا اکثر چکر ادا کیے تو اس کے لیے درج ذیل احکام ہیں :

(۱) طہارت کی حالت میں اس کا اعادہ مستحب ہے۔

(۲) اس جنایت کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہے۔

(۳) اگر اعادہ کرلیا تو دم ساقط ہو جائے گا اگر چہ یہ اعادہ ایامِ نحر کے بعد ہی ہو۔

(۴) اعادۂ طواف کو ایامِ نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔

المسألة ۴ الی ۸ : قال الملا علی القاری رحمه الله تعالی : (و صاحب العذر الدائم) أی حقیقة أو حکما (اذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضأ) أی قیاسا للطواف علی الصلاة (و بنی) أی علیه و أتی بالباقی من الواجب (و لا شیء علیه) أی بفعله ذلک لترکه الموالات بعذر و الظاهر أن الحکم ذلک فی أقل من الأربعة الا ان الاعادة حینئذ أفضل لما تقدم ، و الله أعلم (المناسک : ۱۶۷)

المسألة ۸ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للعمرة کله أو أکثره أو أقله و لو شوطا جنبا أو حائضا أو نفساء أو محدثا فعلیه شاة (المناسک : ۳۵۲)

و قال أیضا : و لو طاف القارن طوافین للعمرة و القدوم و سعی سعین محدثا أعاد طواف العمرة قبل یوم النحر و لا شیء علیه و ان لم یعد حتی طلع فجر یوم النحر لزم دم لطواف العمرة محدثا و قد فات وقت القضاء (المناسک : ۳۵۳)

المسألة ۹ : قال السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثا فعلیه شاة و علیه الاعادة استحبابا و قیل حتما فان أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فی أیام النحر أو بعدها و لا شیء علیه للتأخیر لأن النقصان فیه یسیر (مناسک القاری : ۳۴۶)المسألة ۹ : قال السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثا فعلیه شاة و علیه الاعادة استحبابا و قیل حتما فان أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فی أیام النحر أو بعدها و لا شیء علیه للتأخیر لأن النقصان فیه یسیر (مناسک القاری : ۳۴۶)

مسئلہ ۱۰ : طوافِ زیارت کے چار یا پانچ چکر لگانے کے بعد سیلان کی وجہ سے وضوٹوٹ گیا پھر بھی اس نے اسی بےضو ہونے کی حالت میں باقی دو، تین چکر لگائے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور اس پر اس طواف کا اعادہ نہیں لیکن اگر اعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا البتہ ایامِ نحر کے بعد اعادہ کرنے سے صدقہ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱ : سیلان سے وضوٹوٹ گیا پھر بھی اس نے طوافِ صدر کے کل یا اکثر یا اقل چکر ادا کیے تو اس پر ہر چکر کے عوض سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے، اگر سب چکروں کے صدقہ کا مجموعہ، دم اور بکرے کی قیمت کے برابر ہو تو تھوڑا کم کر کے دیا جائے نیز اگر اس طواف کا اعادہ کیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱۲ : اگر اس بےوضو ہونے کی حالت میں طواف قدوم کے سارے یا کم زیادہ چکر لگائے تو بھی ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور جب مجموعہ دم کے برابر ہوجائے تو دم کی قیمت سے تقریباً سوا دو کلو کم کیا جائے گا، نیز اگر طواف قدوم کا اعادہ کرلیا تو صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

....

المسألة ١٠ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالى : (و لو طاف الأقل محدثا فعليه صدقة) أی نصف صاع من بر على ما فی " المحيط " (لكل شوط) أی اتفاقا لما فی " البحر الزاخر " فعليه صدقة فی الروايات كلها و تسقط الاعادة بالاجماع .... فان أعاده بعد أيام النحر لا يسقط عنه الصدقة عند أبی حنيفة رحمه الله تعالى للتأخير ، انتهى (مناسک القاری : ٣٤٧)

المسألة ١١ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالى : (و ان طافه محدثا فعليه صدقة لكل شوط) ...... ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء (مناسک القاری : ٣٥١)

المسألة ١٢ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالى : (و لو طاف محدثا فعليه صدقة) ...... (لكل شوط نصف صاع من بر الا أن يبلغ ذلک دما فينقص منه ما شاء) و فی " البحر الزاخر " فينقص منه نصف صاع .________ (مناسک القاری : ٣٥٢)

حیض بند کرنے کی ادویات کا حکم

مسئلہ ۱ : حیض ونفاس بند کرنے کی ادویات کا استعمال دو وجہ سے درست نہیں :

(الف) ان میں سے بعض ادویات پیشاب وغیرہ نجس اشیاء سے بنتی ہیں۔

(ب) یہ ادویات جسم کے لیے مضر ہیں۔

مسئلہ ۲ : اگر ان ادویات سے مکمل طور پر خون بند ہو گیا تو اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳ : اگر ادویات سے خون کم تو ہوا لیکن بالکل بند نہ ہوا ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس کے لیے ایامِ حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے طواف کیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حیض کی حالت میں طواف کرنے کا ہے (حیض کی حالت میں طواف کا حکم مسائلِ طواف میں دیکھ لیا جائے)۔

مسئلہ ٤ : بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے پورے ایک دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھ کر مہینہ دو مہینہ نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور طواف کے لیے بھی پریشان رہتی ہے تو یہ اس عورت کی لاعلمی ہے، اس خون کو استحاضہ اور بیماری کا خون کہا جاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ایامِ حیض میں حیض ہے اور دوسرے ایام میں بیماری ہے لہٰذا صرف حیض کے دنوں میں نماز، روزہ اور طواف چھوڑنا ضروری ہے دوسرے ایام میں باوجود خون آنے کے نماز، روزہ اور طواف سب کچھ ادا کرنا ضروری ہے۔

طوافِ زیارت کے مسائل

مسئلہ ۱ : مرد کی طرح عورت کے لیے بھی رمی، ذبح اور قصر کے بعد طواف زیارت کرنا مستحب اور افضل ہے البتہ جس عورت کو حیض آنے کا اندیشہ ہے اس کے لیے مناسب اور احتیاط

اسی میں ہے کہ ایام نحر شروع ہوتے ہی سب سے پہلے طواف زیارت کرے تا کہ حیض کی وجہ سے مشکلات میں نہ پڑے۔

مسئلہ ۲ : اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت پورا یا اس کے اکثر چکر ادا کیے تو اس پر درج ذیل تین امور واجب ہیں :

(۱) ناپاکی کی حالت میں دخول مسجد اور طواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) اس طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کرنا۔

(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا۔

تنبیہ : اگر اعادہ کے بغیر وطن واپس آ گئی تو بھی اس پر واپس جا کر اعادہ واجب ہے واپس جانے کی صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے ، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اس کے بعد طواف زیارت کرے اگر واپس نہ گئی بلکہ بدنہ یعنی پورا اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کروایا تو بھی درست ہے اور حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳ : اگر حیض کی حالت میں دسویں تاریخ کو طواف زیارت کیا پھر گیارہویں تاریخ کو یا بارھویں کی صبح کو پاک ہوئی لیکن طواف زیارت کا اعادہ نہ کیا ایام نحر گزرنے کے بعد اعادہ کیا

المسألة ۱ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و أما الترتیب بینه) أی بین طواف الزیارة (و بین الرمی و الحلق) أی کونه بعدهما (فسنة و لیس بواجب) تاکید لما قبله ، و کذا الترتیب بینه بین الحلق ، حتی لو طاف قبل الرمی و الحلق لا شیء علیه الا أنه قد خالف السنة فیکره علی ما صرح به غیر واحد ، الا أن أبا النجاء ذکر فی منیة المناسک وجوب الترتیب بین ذلک (مناسک القاری : ۲۳۳)

المسألة ۲ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة جنبا أو حائضا أو نفساء کله أو أکثره و هو أربعة أشواط فعلیه بدنة و یقع معتدا به فی حق التحلل و یصیر عاصیا و علیه أن یعیده طاهرا حتما فان أعاده سقط عنه البدنة و لو رجع الی أهله وجب علیه العود لاعادته ثم ان جاوز الوقت یعود باحرام جدید و ان لم یجاوزه عاد بذلک الاحرام اتفاقا . فاذا عاد باحرام جدید بأن أحرم بعمرة یبدأ بطواف العمرة ثم یطوف للزیارة و لو لم یعد و بعث بدنة أجزأه (مناسک القاری : ۳۴۴ ۔ ۳۴۵)

و قال القاری رحمه الله تعالی : (فان أعاد سقطت عنه البدنة) و أما المعصیة فموقوفة علی التوبة أو معلقة بالمشیئة و لو کفرت بالبدنة (مناسک القاری : ۳۴۴)

تو اس اعادہ کی وجہ سے بدنہ یعنی پوری گائے کا دم دینا ساقط ہوجائے گا لیکن طواف زیارت کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم واجب ہوگا، البتہ اگر بارھویں کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اعادہ کیا تو بدنہ بھی ساقط ہوجائے گا اور بکرے کا دم دینا بھی واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ ٤ : اگر حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے صرف تین چکر یا اس سے کم ادا کیے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

(۱) حالت حیض یا نفاس میں دخول مسجد وطواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) پاکی کے دنوں میں ان چکروں کا اعادہ کرنا۔

(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک بکرے کا دم دینا۔

•••••••••••••••••••••••••••••••••••••

المسألة ٣ الی ٦ : قال العلامة الحسین المکی رحمه الله تعالی تحت قوله (و لو طاف أقله جنبا فعلیه لکل شوط صدقة الخ) : أقول یخالفه ما فی " غایة البیان " حیث أوجب الدم و کذا فی " البحر الرائق " حیث قال عند قول المتن : و بدنة لو جنبا قید بالرکن و هو الأکثر لأنه لو طاف الأقل جنبا و لم یعد وجب علیه شاة و ان أعاده وجبت علیه صدقة لتأخیر الأقل من طواف الزیارة لکل شوط نصف صاع اهـ حباب و أقره الشیخ عبد الحق و فی " رد المحتار " : أما لو طاف أقله جنبا و لم یعد وجب علیه شاة فان أعاده وجبت صدقة لکل شوط نصف صاع لتأخیر الأقل من طواف الزیارة " بحر " لکن فی " اللباب " : و لو طاف أقله جنبا فعلیه لکل شوط صدقة و ان أعاده سقطت تأمل اهـ و قال العلامة طاهر سنبل عند قول صاحب الدر : و لو جنبا فبدنة ما نصه : أی اذا طاف کله أو أکثره فلو طاف أقله جنبا فعلیه دم ، کذا فی " البحر " و " شرح الطحاوی " و غیرهما فما فی الکبیر و اللباب من أن علیه صدقة یظهر أنه وهم ناشی مما فی المبسوط و غیره أنه لو أخر الأقل فعلیه صدقة ــــــــــ (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ٣٤٥)

المسألة ٤ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : ثم ان أعاده فی أیام النحر فلا شیء علیه و ان أعاده بعد أیام النحر فعلیه دم و لو أخر أقله فعلیه صدقة لکل شوط (مناسک القاری : ٣٤٥)

مسئلہ ۵ : اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر پورے طواف زیارت یا اس کے اکثر چکروں کو ایام نحر گزرنے کے بعد ادا کیا تو اس پر تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا واجب ہے نیز تاخیر کے گناہ سے استغفار بھی لازم ہے۔

مسئلہ ٦ : اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر طواف زیارت کے تین سے کم چکر ایام نحر کے بعد ادا کیے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرنا واجب ہے نیز تاخیر کے گناہ سے توبہ بھی لازم ہے۔

مسئلہ ۷ : اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا اکثر چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی تو اس پر فرض ہے کہ اسی احرام سے واپس جا کر طواف زیارت کرے، اونٹ اور گائے کے دم دینے سے یہ فرض ادا نہ ہوگا۔

تنبیہ : اس صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں، طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے جو احرام باقی ہے اسی کے ساتھ جانا لازم ہے۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

المسألة ۵ ـ ٦ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : و لو أخر طواف الزيارة كله أو أكثره عن أيام النحر فعليه دم و لو أخر أقله فعليه صدقة لكل شوط (مناسک القاری : ۳۴۸)

و قال العلامة القاری رحمه الله تعالى : (أول وقت طواف الزيارة طلوع الفجر الثانی من يوم النحر فلا يصح قبله) خلافا للشافعي حيث يجوزه بعد نصف الليل منه (و لا آخر له فی حق الصحة فلو أتى به و لو بعد سنين صح و لكن يجب فعله فی أيام النحر أو لياليها عند الامام و يسن اجماعا فيكره تأخيره عنها بالاتفاق تحريما أو تنزيها (فلو أخره عنها) أی بغير عذر (و لو الى آخر ايام التشريق لزمه دم) أی على الأصح الخ . ــــــــــــ (المناسک ۲۳۲ ، ۲۳۳)

المسألة ۷ : قال القاری رحمه الله تعالى : (و لو ترک الطواف كله أو طاف أقله و ترک أكثره) أی و رجع الى أهله (فعليه حتما) أی وجوبا اتفاقا (أن يعود بذلک الاحرام و يطوفه) أی لأنه محرم فی حق النساء و لا يجوز احرام العمرة على بعض افعال الحج من الطواف و السعی و لو بعد الحلق من التحلل الأول (و لا يجزئی عنه) أی عن ترک الطواف الذی هو ركن الحج كله أو أكثره (البدل) و هو البدنة لأنه ترک ركنا فلا يقوم مقامه غيره بل يجب الاتيان بعينه و لا يجزئی عنه البدل (أصلا) أی سواء عاد الى أهله أو لم يعد . ــــــــــــ (مناسک القاری : ۳۴۵)

مسئلہ ۸ : اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو اس پر واجب ہے کہ واپس آ کر اسے پورا کرے اگر واپس نہ آئی اور اس جنایت کے بدلے ایک بکرے کا دم دیا تو بھی جائز اور کافی ہے البتہ اگر آنا چاہتی ہے تو پھر اس پر واجب ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے بشرطیکہ میقات سے گزر چکی ہو ورنہ احرام نہ باندھے واپس آ کر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کے چکر پورے کرے۔

مسئلہ ۹ : ایام نحر سے پہلے حیض شروع ہوا اور ایام نحر ختم ہونے کے بعد بند ہوا اس وجہ سے ایام نحر میں طواف زیارت نہ کر سکی تو اس پر اس تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔ ایام نحر کے بعد جب پاک ہو جائے تو طواف زیارت کرے۔

مسئلہ ۱۰ : اگر ایام نحر کی ابتدا میں اتنا وقت مل گیا جس میں طواف زیارت کے چار سے کم چکر لگا سکتی تھی لیکن اس نے غفلت کی وجہ سے طواف شروع ہی نہیں کیا اور حیض آ گیا تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں :

(۱) سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرے۔

(۲) چونکہ اس پر واجب تھا کہ فوراً طواف شروع کر کے جتنے چکر ممکن ہیں اتنے چکر لگاتی لیکن غفلت اور سستی سے اس نے اس واجب کو چھوڑا، لہٰذا اس ترکِ واجب کے گناہ سے توبہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۱ : اگر ایام نحر کی ابتدا میں حیض آنے سے قبل اتنا وقت مل گیا تھا جس میں پورا طواف زیارت یا اکثر چکر ادا کر سکتی تھی لیکن کاہلی اور غفلت سے ادا نہیں کیا تو اس پر درج ذیل

المسألة ٨ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و لو ترک من طواف الزيارة أقله) و هو ثلاثة أشواط فما دونها ..... (فعليه دم) أی و لا تجزئه الصدقة ان لم يعده (و ان أعاده سقط) أی الدم عنه (و لو عاد الی أهله بعث شاة) أی أجزأه أن لا يعود ، و لا يلزم العود بل يبعث شاة أو قيمتها لتذبح عنه فی الحرم و يتصدق بها (و ان اختار العود يلزمه احرام جديد ان جاوز الوقت) أی كما سبق بيانه (مناسک القاری : ۳۴۷)

امور واجب ہیں:

(۱) ترک واجب کے گناہ سے توبہ واستغفار کرے۔

(۲) اگر حیض آنے کا وقت معلوم نہ تھا تو سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرے۔

(۳) اگر حیض کا وقت معلوم تھا کہ طواف کے اکثر چکر یا سب چکر لگانے کے بعد فوراً حیض شروع ہونے کا وقت ہے تو بجائے سوا دو کلو گندم صدقہ کرنے کے ایک بکرے کا دم دے۔

مسئلہ ۱۲ : ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے قبل اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کرتی تو کل طواف یا اکثر چکر غروب سے قبل ادا کر لیتی لیکن غفلت وسستی سے اس نے کچھ نہیں کیا تو اس پر درج ذیل دو چیزیں واجب ہیں :

(۱) تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا۔

(۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ واستغفار کرنا۔

مسئلہ ۱۳ : ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی جس میں غسل کر کے اگر مسجد میں جا کر طواف زیارت شروع کرتی تو تین یا اس سے کم چکر لگا لیتی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کیا تو اس پر دو چیزیں واجب ہیں :

(۱) سوا دو کلو گندم کا صدقہ دینا۔

(۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا۔

مسئلہ ۱۴ : اگر کسی کی عادت مثلاً نو دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے ۸/ ذی الحجہ کو منی میں شروع ہوا اور خلاف معمول ایک دن یا تین دن آنے کے بعد بند ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب سے اتنی دیر قبل تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کر سکتی ہے، انتظار کے بعد اگر ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے قبل خون نظر نہ آیا تو طواف زیارت کر لے، اگر نظر آ گیا تو ایام عادت کے نو دن گزرنے اور حیض بند ہونے کے بعد کرے۔

تنبیہ : خون نظر نہ آنے کی صورت میں طواف زیارت کرنے کے حکم سے یہ لازم اور ضروری نہ سمجھا جائے کہ اب یہی طواف اس کے لیے مطلقاً کافی بھی ہے کیونکہ اس طواف کے کافی ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ خون بند ہونے کے وقت سے مکمل پندرہ دن تک پاکی رہے لہٰذا اگر اس طواف کے بعد ایام عادت میں دم آیا یا بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے آیا تو یہ طواف حالت حیض میں ہونے کی وجہ سے کافی اور کامل نہ ہوگا اور اس عورت پر واجب ہوگا کہ وہ اس کے بدلے پاکی کے دنوں میں دوسرا طواف کرے۔ اگر دوسرا طواف نہ کیا تو اس کے بدلے ایک اونٹ یا گائے کا دم دینا ضروری ہوگا۔

المسألة ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لا یلزمها دم لترک الصدر و تأخیر طواف الزیارة عن وقته لعذر الحیض و النفاس (مناسک القاری : ۱۱۵)

قال القاری رحمه الله تعالی : (حائض طهرت فی آخر أیام النحر) أی و بقی قلیل من زمان یومه (و یمکنها) أی بعد سیر مسافتها الی المسجد (طواف الزیارة کله أو أکثره و هو أربعة أشواط قبل الغروب فلم تطف فعلیها دم للتأخیر و ان أمکنها أقله فلم تطف لا شیء علیها) الا أن الأفضل بل الواجب أن تطوف مهما أمکن فان ما لا یدرک کله لا یترک کله و لیصح کون ترک الباقی عن عذر (و لو حاضت فی وقت تقدر) أی حال کونها قادرة (علی أن تطوف فیه أربعة أشواط فلم تطف) أی قبل الحیض (لزمها دم التأخیر) ..... (و لو حاضت فی وقت تقدر علی أقل من ذلک لم یلزمها شیء) کان القیاس أن یجب علیها صدقة ثم اذا عرفت هذا التفصیل (فقولهم) أی مجملا (لا شیء علی الحائض) و کذا النفساء (لتأخیر الطواف) أی طواف الزیارة کما فی الفتاوی السراجیة و غیرها (مقید بما اذا حاضت فی وقت لم تقدر علی أکثر الطواف) أی قبل الحیض (أو حاضت قبل أیام النحر و لم تقدر علی أکثر الطواف) أی جمیعا ، و حاصله ما فی " البحر الزاخر " من أن المرأة اذا حاضت أو نفست قبل أیام النحر فطهرت بعد مضیها فلا شیء علیها و ان حاضت فی اثنائها وجب الدم بالتفریط فیما تقدم و الله تعالی أعلم (مناسک القاری : ۳۴۹ ، ۳۵۰) و قال العلامة الحسین المکی رحمه الله تعالی تحت قوله (و ان أمکنها أقله فلم تطف لا شیء علیها) : أقول کان الظاهر وجوب الصدقة لتأخیر الأقل من غیر عذر کما تقدم فی المسألة التی قبیل الفصل و الله أعلم (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۴۹)

قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو أخر أقله فعلیه صدقة لکل شوط (المناسک : ۳۴۸)

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی : لکن ایجاب الدم فیما لو حاضت فی وقته بعد ما قدرت علیه مشکل لأنه لا یلزمها فعله فی أول الوقت نعم یظهر ذلک فیما لو علمت وقت حیضها فأخرته عنه تأمل

(رد المحتار ۲ / ۵۱۹)

حائض اور طوافِ عمرہ کے مسائل

مسئلہ ۱ : ایام حیض سے کئی دن پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی وہاں خلافِ توقع طواف سے اتنے دن پہلے خون نظر آ گیا کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت (یعنی وہ دن جن میں حیض آنے کا معمول ہے) سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے تو اس عورت پر لازم ہے کہ اب طواف نہ کرے، جب خون بند ہو جائے اور ایامِ عادت گزر جائیں پھر طواف کرے، اگر مجموعہ دس دن سے بڑھتا ہے تو یہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے لہٰذا اسی حالت میں ایامِ عادت سے قبل طواف درست اور جائز ہے البتہ احتیاط اس صورت میں بھی یہی ہے کہ ایامِ عادت گزرنے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ ۲ : بعض خواتین کو ہر ماہ حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ کے بعد آتا ہے ایسی عورت اگر عمرہ پر چلی گئی اور اس کو خلاف معمول عادت سے پہلے خون آیا مثلاً معمول یہ ہے کہ ہر تین ماہ کے بعد حیض آتا ہے اب جب احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچی تو طواف کرنے سے قبل خلافِ معمول ایک ماہ پاکی کے بعد خون آنے لگا تو اس کے لیے طواف جائز نہیں، جب خون بند ہو جائے پھر طواف کرے (کیونکہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو حیض بنانا درست ہے)۔

تنبیہ: اس مسئلہ اور حیض کے دوسرے تفصیلی مسائل اسی کتاب کے ابتدائی حصہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳ : کسی عورت کی عادت چھ دن حیض کی ہے اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی حیض شروع ہوا لیکن خلافِ معمول تین یا چار دن کے بعد بند ہو گیا جب کہ ہمیشہ کا معمول چھ دن پر بند ہونا تھا تو اس کے لیے چھ دن پورے ہونے تک طواف جائز نہیں یعنی خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے نمازیں پڑھتی رہے گی لیکن طواف کے لیے انتظار کرے گی۔ جب چھ دن عادت کے گزر جائیں پھر طواف کرے گی نیز چھ دن کے بعد طواف سے پہلے احتیاطاً غسل بھی دوبارہ کرے

تاکہ طہارت کے بغیر طواف کرنے کے محظور سے حفاظت ہو۔

مسئلہ ٤ : مثلاً عادت آٹھ دن ہے ایک دن خون آکر بند ہوگیا تو بھی اس کے لیے جائز نہیں کہ آٹھ دن پورا ہونے سے قبل طواف کرے یہاں بھی آٹھ دن کے بعد طواف سے قبل غسل کرے پھر عمرہ کا طواف کرے۔

مسئلہ ٥ : مثلاً عادت پانچ دن ہے اور حیض بھی پانچ دن مکمل آکر بند ہوگیا یا پانچ سے بڑھ کر چھ یا سات دن پر دس دن سے قبل بند ہوگیا تو اس کے لیے دس دن پورے ہونے تک طواف کو مؤخر کرنا صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

مسئلہ ٦ : مثلاً عادت سات دن ہے تین یا چار دن خون آکر بند ہوگیا، بند ہوتے ہی اس نے غسل کر کے طواف کیا پھر بند ہونے کے بعد سے پاکی کے پندرہ دن گزرنے سے پہلے پہلے خون کے کچھ قطرے یا دھبے یا زیادہ مقدار میں خون نظر آیا تو اس پر ایام حیض میں طواف کرنے کے گناہ سے توبہ واستغفار اور اس طواف کا پاکی کے دنوں میں اعادہ واجب ہے، اگر اعادہ نہ کیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا (خواہ اس عورت کو ایامِ عادت پورا ہونے تک انتظار کا مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو)۔

مسئلہ ٧ : مثلاً عادت پانچ دن ہے ایک دن خون آکر بند ہوگیا اور اس نے فوراً غسل کر کے طواف کرلیا پھر ایامِ عادت کے تیسرے یا چوتھے یا پانچویں دن خون آیا یا پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے پہلے آیا تو اس پر بھی توبہ اور اس طواف کا لوٹانا واجب ہے اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا۔

مسئلہ ٨ : مثلاً عادت تین دن ہے اور خون بھی تین دن ختم ہونے پر بند ہوگیا، بند ہوتے ہی اس نے فوراً غسل کر کے عمرہ کا طواف کیا اور سعی کر کے حلال ہوگئی لیکن دس دن سے پہلے اس کو دوبارہ خون شروع ہوا اور دس دن گزرنے سے قبل بند ہوا مثلاً تین دن پر بند ہونے کے بعد دو یا تین دن بند رہا پھر چھٹے یا ساتویں دن شروع ہوا اور ایک یا دو دن آکر بند ہوگیا یا صرف دسویں

دن تھوڑا سا خون آیا اور اسی دن بند ہوا اس کے بعد پندرہ دن تک مکمل پاکی رہی ایک قطرہ خون بھی نہ آیا تو اس پر واجب ہے کہ اس طواف کو لوٹائے اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا البتہ اس صورت میں چونکہ اس نے قصداً حیض کی حالت میں طواف نہیں کیا اس لیے گنہگار نہ ہوگی۔

تنبیہ : اس پر طواف کا اعادہ تو واجب ہے لیکن سعی کا اعادہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۹ : طواف کے دوران حیض شروع ہوا تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے نکل جائے پاک ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر پورا کرے البتہ اگر چار چکر یا اس زیادہ باقی ہیں تو از سرِ نو پورے طواف کا اعادہ افضل ہے۔

مسئلہ ۱۰ : پورا طواف مکمل کرنے یا اکثر چکر لگانے کے بعد حیض شروع ہوا تو اس کے لیے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کرے اور طواف مکمل ہونے کی صورت میں حلال بھی ہوجائے البتہ طواف کے کچھ چکر باقی ہوں تو سعی کے بعد حلال ہونا جائز نہیں، سعی کے بعد حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے جب حیض ختم ہوجائے تو غسل کر کے باقی ماندہ چکروں کو پورا کرے اس کے بعد بال کاٹ کر حلال ہوجائے، اگر انتظار نہ کیا اور حلال ہوگئی تو اس پر عمرہ کے طواف کے چکر چھوڑنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم اور گناہ سے توبہ دونوں واجب ہوں گے۔

المسألة ۳ الی ۸ : قال القاری رحمه الله تعالی : (الطواف) أی جنس الطواف حال كون الطائف (جنبا أو حائضا أو نفساء) حرام أشد حرمة (المناسک : ۱۶۴)

و قال أيضا : (و لو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقله ، و لو شوطا أو حائضا أو نفساء أو محدثا ، فعليه شاة) أی فی جميع الصور المذكورة (و لا فرق فيه) أی فی طواف العمرة (بين الكثير و القليل و الجنب و المحدث ، لأنه لا مدخل فی طواف العمرة للبدنة) أی لعدم ورود الرواية (و لا للصدقة) و الله أعلم ، بما فيه من الدراية . ـــــــــــــــ (المناسک : ۳۵۲)

المسألة ۹ : قال القاری رحمه الله تعالی : فصل فی مستحباته (و استيناف الطواف لو قطعه) أی و لو بعذر ، و الظاهر أنه مقيد بما قبل اتيان أكثره (مناسک القاری : ۱۲۰) و قال أيضا : (و لو صاحب العذر الدائم) أی حقيقة أو حكما (اذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضأ) أی قياسا للطواف علی الصلاة (و بنی) أی عليه و أتی بالباقی من الواجب (و لا شیء عليه) أی بفعله ذلک لتركه الموالاة بعذر ، و الظاهر أن الحكم ذلک فی أقل من الأربعة الا ان الاعادة حينئذ أفضل لما تقدم ، و الله أعلم (مناسک القاری : ۱۶۷)

تنبیہ: طوافِ زیارت حیض میں کرنے کی وجہ سے بدنہ واجب ہوتا ہے اور طوافِ عمرہ حیض میں کرنے سے بدنہ کا ساتواں حصہ یا بکرا دینا واجب ہے۔

طواف صدر کے مسائل

طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصتی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ صدر اور طوافِ وَداع کہتے ہیں، فی نفسہ یہ طواف غیر مکی یعنی جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں صرف ان پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱ : اگر طواف زیارت کے بعد کسی نے کوئی نفلی طواف پا کی کے دنوں میں کیا پھر حیض وغیرہ کسی عذر سے رخصتی کے وقت طواف کا موقع نہ مل سکا تو وہ نفلی طواف اس واجب طواف کا قائم مقام ہو جائے گا اور رخصت کے وقت طواف نہ کرنے سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲ : اگر حیض ونفاس کے بغیر طواف صدر پورا یا اس کے اکثر چکر چھوڑ دیے تو دم واجب ہے، اگر تین یا اس سے کم چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے، البتہ اگر اعادہ کر لیا تو دم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳ : اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کے بعد کسی ایک طواف کا موقع نہ ملا

المسألة ١٠ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالى : الثانی أن یکون بعد طواف أو بعد أکثره فلو سعی قبل الطواف أو بعد أقله لم یصح و لو سعی بعد أربعة أشواط صح (مناسک القاری : ١٧٤)

و قال القاری رحمه الله تعالى : (و کذا لو ترک منه) أی من طواف العمرة (أقله و لو شوطا فعلیه الدم) و هذه تصریح بما علم تلویحا (و ان أعاده) أی الأقل منه (سقط عنه الدم) (المناسک : ٣٥٣)

و قال أیضا : (و کل طواف یجب فی کله دم ففی أکثره دم لأنه أقیم الأکثر مقام الکل (و فی أقله صدقة) أی لخفة الجنایة (الا فی طواف العمرة فان کثیره و قلیله سواء) أی مستوی فی وجوب الدم ، کما تقدم ، و الله أعلم ، (المناسک : ٣٥٥)

قال العلامة الملا علی القاری رحمه الله تعالى : " فصل فی طواف الصدر " و یسمی طواف الوداع و طواف آخر عهد بالبیت ، و هو واجب علی الحاج الآفاقی لا المکی (المناسک : ٦٢٩)

تو بدون طوافِ وداع اس عورت کے لیے اپنے وطن جانا جائز ہے طوافِ وداع چھوڑنے سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں، اگر طوافِ زیارت کے بعد طواف کا موقع ملا تھا پھر بھی طواف نہ کیا یہاں تک کہ حیض یا نفاس آیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا۔

واپسی کی تاریخ تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہوئی تو کیا کرے؟

﴿......الاستفتاء......﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حیض یا نفاس کی وجہ سے اپنے ملک پاکستان لوٹنے کی تاریخ تک طوافِ زیارت نہ کر سکی، ٹکٹ اور پرواز منسوخ کرانے کی نا قابل تحمل مشکلات سب کے سامنے ہیں۔

ایسی مجبوری کی صورت میں درج ذیل عبارت کی بناء پر حالتِ حیض یا نفاس میں طوافِ

....

المسألة ۱ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و من فروعه لو قدم) .... (و لو کان) أی طوافه (فی یوم النحر) أی و نوی نفلا أو وداعا أو أطلقه (وقع للزیارة أو بعد ما حل النفر) أی بعد ما طاف للزیارة کما فی نسخة (فهو للصدر و ان نواه للتطوع) و کذا اذا أطلقه ، (فالحاصل أن کل من علیه طواف فرض أو واجب أو سنة اذا طاف) أی مطلقا أو مقیدا (وقع عما یستحقه) أی من الترتیب المعتبر الشرعی (دون غیره) (مناسک القاری : ۱۴۶)

المسألة ۲ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و من ترک طواف الصدر کله أو أکثره فعلیه شاة و ما دام فی مکة یؤمر بأن یطوفه و ان ترک ثلاثة أشواط منه فعلیه لکل شوط صدقه . و قال القاری رحمه الله تعالی : أی فیطعم ثلاثة مساکین لکل مسکین نصف صاع من بر . و قال أیضا : ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء و لا یجب بالتأخیر شیء اتفاقا ، کذا فی المشاهیر (مناسک القاری : ۳۵۰ ـ ۳۵۱)

المسألة ۳ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لا یلزمها دم لترک الصدر و تأخیر طواف الزیارة عن وقته لعذر الحیض و النفاس (المناسک : ۱۱۵)

و قال العلامة الحسین رحمه الله تعالی : .... و فی طواف الصدر بأن أخذ أهلها فی الرحیل و العذر مستمر بها و أما اذا وجدت وقتا بعدها و لم تطفه ثم غشیها الحیض أو النفاس فالدم متحتم علیها اهـ کذا فی الحباب (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۱۱۵)

زیارت کرنے کی گنجائش نکلتی ہے یا نہیں؟ بہرحال موجودہ حالات اور دشواریوں کے پیش نظر اس مسئلے کا کیا حکم ہے؟ اس عورت کو کیا کرنا چاہئے؟ اگر تفصیل سے جواب لکھا جائے تو نوازش ہوگی۔

قال العلامة الحسين بن محمد سعيد عبد الغني المكي رحمہ اللہ تعالیٰ : و قال في اختلاف الأئمة : و اذا حاضت المرأة قبل طواف الافاضة لم تنفر حتى تطوف و تطهر و لا يلزم الجمال حبس الجمل عليها بل ينفر مع الناس، و يركب غيرها مكانها عند الشافعي و أحمد ، و قال مالك : يلزمه حبس الجمل أكثر مدة الحيض ، و زيادة ثلاثة أيام ، و عند أبي حنيفة أن الطواف لا يشترط فيه الطهارة ، فتطوف و ترتحل مع الحجاج اهـ أفاده الحباب.

(ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۵۰)

السائل: احمد ممتاز

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی مدنی جامع مسجد گریکس ماریپور کراچی

الجواب و منه الصدق و الصواب

صورت مسئلہ میں دورانِ حج ،طوافِ زیارت ادا کرنے سے پہلے اگر حیض (ماہواری) آجائے اور عورت پاک ہونے کا انتظار درج ذیل مجبوریوں کی وجہ سے نہیں کرسکی:

(۱) ویزہ ختم ہوگیا اور باوجود کوشش وسعی کے بڑھانا مشکل ہو۔

(۲) دوبارہ حج ادا کرنے کے لیے پیسہ نہ ہو۔

تو ایسی صورت میں بامر مجبوری حیض کی حالت میں طوافِ زیارت کرلیا جائے اور بطور جنایت ایک بدنہ (گائے یا اونٹ) دم دے، اگر مکہ میں روپے نہیں ہیں تو واپس آکر روپے بھیج دیے جائیں، وہاں عورت کی طرف سے کوئی بدنہ کا دم ادا کردے تو حج ادا ہوجائے گا۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

دورِ حاضر کی مشکلات اور معذورین کا حکم

جو نماز کے حق میں تو معذور نہ ہو اور ایک وضو سے طواف کرنا ناممکن ہو اور اسی طواف کے لیے بار بار وضو کرنے میں بھیڑ کی وجہ سے سخت مشقت ہوتی ہو تو اس کے لیے بدوں تجدید وضو کے فرض، واجب طواف کی گنجائش ہے البتہ نفل طواف سے احتراز کرے۔

دار العلوم کراچی پاکستان کے فتوی میں تحریر ہے: اگر ان کے لیے واقعتاً حالتِ پاکی میں طواف کرنا ممکن نہ ہو اور شرعی قاعدہ کی رو سے وہ نماز کے حق میں معذور بھی نہ ہو تو درج ذیل وجوہ کی بنا پر ان معذورین کے واسطے اسی حالت میں فرض و واجب طواف کر لینے اور اس کی وجہ سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہونے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاہم یہ حضرات نفلی طواف سے گریز کریں۔



دار الافتاء دار العلوم کراتشی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

عبد المنان عفی عنہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

جواب صحیح ہے، اور خلاصہ یہ ہے کہ معذور کی تعریف تو طہارت نماز اور طواف دونوں کیلئے یکساں ہے، لیکن جو شخص عذر کی ایسی حد کو پہنچ جائے کہ طہارت کے ساتھ طواف کرنا ممکن نہ رہے تو وہ نقض وضو کی حالت میں طواف جاری رکھے تو نہ صرف یہ کہ طواف ہو جائیگا اور دم بھی واجب نہ ہوگا، بلکہ امید یہ ہے کہ ان شاء اللہ رفع اثم کے حق میں بھی معذور سمجھا جائیگا۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

عورت کے لیے حلق وامرارِ موسی کا حکم

جس عورت کے سر پر زیادہ بال ہیں ان پر واجب ہے کہ حج اور عمرہ کے احرام سے نکلنے کے لیے پوٗرے کے برابر ایک چوتھائی سر کے بال کاٹے اس کے لیے حلق جائز نہیں البتہ اگر کسی نے حلق کر کے گناہ کا ارتکاب کرلیا تو حلال ہوجائے گی۔

مسئلہ: جس عورت کے سر پر پوٗرے سے کم بال ہیں یا بال بالکل ہیں ہی نہیں اس کا حکم کیا ہے؟

چونکہ کتب فقہ میں اس کا حکم صراحۃً نہیں ملتا اس لیے اس میں اکابر واصاغر کی رائے مختلف ہیں:

(۱) حضرت شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ کی رائے قینچی پھرانا ہے۔ فرماتے ہیں:

قلت و لو اعتمرت المرأة اياماً و قصرت من شعرها كل يوم حتى بقيت شعرها قدر انملة فان حلقت رأسها وقعت فى الحرمة او الكراهة و ان لم تحلق فلا تحل و لم أر حكمه فى ذلك فى شيء من كتب المذهب الا ان يقال كما ان اجراء الموسى على من ليس له شعر فى الرأس يكفيه كذلك اجراء المقص لعلها تكفيها و الله اعلم.

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم کی رائے میں قینچی پھرانا احوط ہے جبکہ بلا کسی عمل بھی حلال ہوجائے گی۔فرماتے ہیں:

أصاب المجيب فيما أجاب و أجاد فيما أفاد، جزاه الله تعالى خيراً. و ما ذكره عن الشيخ السهارنفورى رَحِمَہُ اللہُ تَعَالیٰ من امرار المقص أحوط و الله سبحانه أعلم.

لہٰذا اگر کسی عورت کے بال اتنے چھوٹے ہوں کہ ان کو ایک پورے کے بقدر نہیں کاٹا جا سکتا ہو یا اس کے سر پر بال اس قدر چھوٹے ہوں کہ ان پر قینچی چلانا بھی ممکن نہ ہو جیسا کہ بعض بیماری سے سر کے بال ٹوٹتے رہتے ہیں حتی کہ صرف ان کی جڑیں باقی رہ جاتی ہیں تو ایسی عورت قصرِ شرعی پر عدمِ قدرت کی وجہ سے اس وجوب کی ادائیگی سے معذور ہے اور چونکہ واجباتِ حج کے متعلق

فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ ضوابط کی رو سے اگر معتبر عذر کی وجہ سے حج کا کوئی واجب ترک ہو جائے تو بغیر کسی جزا کے وہ واجب ساقط ہو جاتا ہے اس لیے اس خاص عذر کی وجہ سے بالوں کا قصر کرنا اس سے ساقط ہو جائے گا اور وہ بغیر قصر کے حلال ہو جائے گی اس صورت میں اس پر کوئی دم بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ رمی اور قربانی کرنے کے بعد خود بخود حلال ہو جائے گی، اس صورت میں بھی اسے حلق کا حکم نہیں دیا جائے گا کیونکہ حلق اس کے واسطے مطلقاً ممنوع ہے، تلاشِ بسیار کے بعد بھی کتب مذاہب میں کوئی ایسی عبارت نہیں ملی جس میں اس خاص صورت میں بھی اسے حلق کا حکم دیا گیا ہو، تاہم عام ضابطہ کا تقاضا یہی ہے کہ اس صورت میں اس سے قصر ساقط ہو۔

احقر شاہ محمد تفضل علی
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۲/۱۲/۱۴۲۷ھ

اصاب المجیب فیما أجاب وأجاد فیما أفاد
جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔ وما ذکرہ عن
الشیخ السہارنفوری رحمہ اللہ تعالیٰ
من امرار الموسیٰ احوط، واللہ سبحانہ أعلم
محمد تقی عثمانی عفی عنہ

(۳) بندہ احمد ممتاز کی رائے ہے کہ اس خاص صورت میں اس پر حلق اور امرارِ موسیٰ (استرا پھرانا) لازم ہے اس کے بغیر حلال نہ ہوگی، بندہ کی رائے اگرچہ یہی ہے لیکن سائل کو صرف اکابر کی رائے نمبر ۱ اور نمبر ۲ بتائی جاتی ہے۔

سوال: جس عورت کا رحم آپریشن سے نکالا جائے، اس کے خون کو حیض کہا جائے گا؟

جواب: نہیں، کیونکہ حیض رحم سے آنے والے خون کو کہا جاتا ہے اور جس عورت کا رحم ہی نہیں تو یقیناً اس کا خون غیر رحم سے ہوگا اور غیرِ رحم سے آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلاتا ہے، لہٰذا اس عورت کا خون حیض نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اور اس پر طاہرات کے تمام احکام جاری ہوں گے۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

متفرق مسائل

مسئلہ (۱): ایک آدمی نے سعی کے سات چکر ادا کیے لیکن چار چکروں میں مروہ کی طرف سے تین چار قدم چھوڑ کر ادا کیے تو سعی ادا ہوگئی، البتہ ایک چکر کے چھوڑنے میں چونکہ نصف صاع صدقہ لازم ہے تو ایک چکر سے کم کے ترک میں نصف صاع کے حساب سے اسی کے بقدر صدقہ لازم ہوگا۔ یعنی فوت شدہ فاصلہ کو چار سے ضرب دیا جائے، اگر حاصلِ ضرب ایک چکر بنتا ہے تو نصف صاع صدقہ دے، زیادہ بنتا ہے تو زیادہ دے۔ مثلاً اگر فوت شدہ فاصلہ صفا مروہ کے کل فاصلے کا ۱/۴ حصہ ہے تو چار چکروں کے چھوڑنے کی صورت میں گویا اس نے ایک چکر چھوڑ دیا تو اس پر نصف صاع صدقہ واجب ہوگا۔ [۱]

مسئلہ (۲): جدہ (داخلِ میقات) میں رہنے والے نے اشہرِ حج میں عمرہ کیا ہو تو اسی سال حج کے لیے نہیں جاسکتا۔ اگر گیا تو حج ہوجائے گا لیکن گنہگار ہوگا اور ایک دمِ جبر واجب ہوگا۔ [۲]

حوالہ جات

[۱] : قال العلامة محمد حسن رحمه الله تعالیٰ : ولو سعی بین الصفا والمروة ولم یبلغ حد المروة مثلا ولکن یبقی بینه وبین المروة مقدار الثلث ثم یرجع الی الصفا هکذا فعل سبع مرات یجزیه وعلیه دم لترک الاقل .

قال شارحه: والظاهر ان علیه لترکه مقدار کل شوط صدقة اذ لم یعهد ان ما فی ترک کله دم یکون فی ترک اقله ایضا دم سوی طواف العمرة .(غنیة الناسک ،ص:۱۳۴ ،ط:ادارة القرآن)

[۲] : قال العلامة محمد حسن رحمه الله تعالیٰ :واما اکثر المشایخ فقالوا بصحة تمتع المکی کقرانه لان النهی یقتضی صحة الاصل ولذا صح قرانه اتفاقا فلو تمتع جاز واساء وعلیه دم جبر

کما فی الدر واللباب وغیرهما.

قال العلامة یحییٰ رحمه الله تعالیٰ فی حاشیته علی شرح اللباب وهو القول المشهور الذی علیه الجمهور وقد نص علیه غیر واحد ، ففی التحفة ولیس لاهل مکة تمتع ولا قران ومع هذا لو تمتعوا جاز واساء وعلیهم دم الجبر وفی غایة البیان : ومن تمتع منهم او قرن کان علیه دم وهو دم جنایة وفی الجوهرة : ومن فعل ذلک منهم کان مسیئا وعلیه لاساء ته دم.

(غنیة الناسک ص: ۲۲۱،۲۲۲،ط:ادارة القرآن)

جوابات تمرین سبق نمبر (۱)

جواب نمبر۱: سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۲: حقیقۃً کی مثالیں:

(۱) ۷دن کی معتادہ کوخلاف معمول ۱۲دن خون آیا۔

(۲) ۶دن کی معتادہ کوخلاف معمول ۱۱دن خون آیا۔

(۳) ۱۰دن کی معتادہ کوخلاف معمول ۱۵دن خون آیا۔

حکماً کی مثالیں :

(۱) ۵دن کی معتادہ کو۷دن خون آیا پھر۲دن پاک رہی پھر۳دن خون آیا۔

(۲) ۷دن کی معتادہ کو۸دن خون آیا۲دن پاک رہی پھرایک دن خون آیا۔

(۳) ۸دن کی معتادہ کو۹دن خون آیا پھر۳دن پاک رہی پھراستمرارشروع ہوا۔

جواب نمبر۳: سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۴: قسم نمبر۶ کی مثالیں:

مثال نمبر۱ : ۸دن کی معتادہ کو۱۲دن دم آیاتو۸حیض باقی ۴دن استحاضہ۔

مثال نمبر۲ : ۶دن کی معتادہ کو۱۱دن دم آیا۔

مثال نمبر۳ : ۹دن کی معتادہ کو۱۱دن دم آیا۔

قسم نمبر۷ کی مثالیں:

مثال نمبر۱ : ۱۵ تاریخ سے۲۲ تک کی معتادہ کو۲ تاریخ کودم شروع ہوکر۱۱ دن بعد بند ہواتو شروع کے۸دن حیض پھر۳دن استحاضہ ہوں گے۔

مثال نمبر۲ :۱۵سے۲۲ تک کی معتادہ کو۲۴ تاریخ کودم شروع ہوکر۱۳دن بعد بند ہواتو ابتدائی ۸دن حیض پھر۵دن استحاضہ۔

مثال نمبر۳ : ۱۵سے۲۲ تک کی معتادہ کو۲۱ تاریخ کودم شروع ہوکر۲ تاریخ کو بند ہواتو ابتدائی ۸دن حیض پھر۴دن استحاضہ۔

جواب نمبر۵ : ۳۵دن نفاس اور باقی ۷دن استحاضہ ہے۔
جواب نمبر۶ :دم صحیح کی تعریف کے لیے سبق ملاحظہ کریں۔
دمِ صحیح کی تین مثالیں جن میں خون حکماً نہیں بڑھا :
مثال نمبر۱ : ۸کی معتادہ کو۱۲دن دم آ کر بند ہوا۔
مثال نمبر۲ :۶ کی معتادہ کو۱۱دن دم آیا۔
مثال نمبر۳ :۵کی معتادہ کو۱۱دن دم آیا۔
جواب نمبر۷ :
مثال نمبر۱ :۸کی معتادہ کو۷دن دم آ کر بند ہوا۔
مثال نمبر۲ : ۹ کی معتادہ کو۵دن دم آ کر بند ہوا۔
مثال نمبر۳ : ۴دن کی معتادہ کو۴دن دم آ کر بند ہوا۔
جواب نمبر۸: سبق ملاحظہ ہو۔
جواب نمبر۹ : شروع میں دم فاسد کی مثالیں :
مثال نمبر۱ : ۸دن کی معتادہ کو۱۱دن دم کے بعد۲۰دن طہر رہا۔
مثال نمبر۲ : ۹ کی معتادہ کو۱۱دن دم کے بعد۲۵دن طہر رہا۔
مثال نمبر۳: یکم سے۵ دن کی معتادہ کو۱۱دن دم آ کر۲۲دن طہر رہا۔
درمیان میں دم فاسد کی مثالیں :
مثال نمبر۱ : ۷دن دم پھر۲۰طہر پھر ایک دن دم پھر۲۰طہر۔
مثال نمبر۲ : ۸دن دم۱۵طہر اڑھائی دن دم پھر۲۰طہر۔
مثال نمبر۳: ۶دن دم۲۲دن طہر پھر۲دن دم پھر۲۵دن طہر۔
آخر میں دم فاسد کی مثالیں :
مثال نمبر۱ : یکم سے۸حیض۲۲طہر کی معتادہ کو۲۷تاریخ کودم شروع ہوکر۱۲دن جاری رہا۔
مثال نمبر۲ : ۶حیض۲۰طہر کی معتادہ کو۱۵دن طہر کے بعدشروع ہوکر۱۱دن جاری رہا۔
مثال نمبر۳: ۵حیض پھر۲۵طہر کی معتادہ کو۱۸دن طہر کے بعددم شروع ہوکر۱۲دن جاری رہا۔

جوابات تمرین سبق نمبر (۲)

جواب نمبر۱ :طہر فاسد تام کی تین مثالیں :

(۱) ۱۰ دن حیض کے بعد ۲۰ دن طہر پھر ایک دن دم پھر ۲۰ دن طہر۔

(۲) ۹ دن حیض کے بعد ۱۵ دن طہر ایک دن دم پھر ۲۰ دن طہر۔

(۳) ۸ دن حیض ۲۲ طہر کی معتادہ کو ۱۹ دن طہر کے بعد ۱۱ دن دم آیا۔

طہر فاسد ناقص کی تین مثالیں :

(۱) ۵ دن حیض کے بعد ۱۳ دن طہر پھر دم آیا۔

(۲) ۸ دن حیض، ۱۱ دن طہر کے بعد دم آیا۔

(۳) ۹ دن حیض، ۱۴ دن طہر کے بعد دم آیا۔

جواب نمبر۲ : طہر متخلل سے مراد وہ طہر ہے جو دو خونوں کے درمیان واقع ہو، ۱۶ دن کا طہر فاصل بنے گا لیکن ۱۴ دن کا طہر فاصل نہیں بنے گا۔

جواب نمبر۳ : اس کا حیض ۱۰ دن ہوگا اور ۸ دن کا طہر فاصل نہیں بنے گا۔

جواب نمبر۴ :نہیں بنے گا، اس لیے کہ مدتِ نفاس میں ۱۵ دن سے زیادہ کا طہر بھی فاصل نہیں بنتا، پس ۲۰ دن کا طہر فاصل نہیں۔

جواب نمبر۵: فاصل بنے گا اس لیے کہ دوسرا دم مدتِ نفاس کے بعد آیا ہے۔

جواب نمبر۶ : شق (الف) (ب) کے لیے سبق ملاحظہ ہو۔

شق (ج):

معتادہ بالدم فقط کی تین مثالیں :

(۱) مبتداہ کو ۶ دن دم ۱۶ طہر ایک دن دم پھر ۱۶ طہر۔

(۲) مبتداہ کو ۸ دن دم ۲۰ طہر اڑھائی دن دم پھر ۲۰ طہر۔

(۳) مبتداہ کو ۹ دن دم ۲۵ طہر دو دن دم پھر ۲۵ طہر۔

معتادہ بالطہر فقط کی تین مثالیں :

(۱) مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا، ۴۰ دن نفاس، ۲۰ دن طہر کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔

(۲) مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا، ۳۰ دن نفاس، ۲۵ دن طہر کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔

(۳) مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا، ۳۵ دن نفاس، ۱۸ دن طہر کے بعد استمرار شروع ہو گیا۔

معتادہ بالدم والطہر کلیہما کی تین مثالیں:

(۱) مبتداہ کو ۵ دن دم کے بعد ۲۰ دن طہر پھر استمرار۔

(۲) مبتداہ کو ۹ دن دم کے بعد ۱۸ دن طہر پھر استمرار۔

(۳) مبتداہ کو ۷ دن دم کے بعد ۳۵ دن طہر پھر استمرار۔

جواب نمبر ۷: شق (الف، ب، ج، د) کے لیے سبق ملاحظہ ہو، شق (ھ) کے لیے جواب نمبر ۶ شق (ج) کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

جواب نمبر ۸: اسکی عادت حیض وطہر میں عادت کے مطابق رہے گی۔

جواب نمبر ۹: سبق ملاحظہ ہو۔

جوابات تمرین سبق نمبر (۳)

جواب نمبر ۱: (الف) شرط نہیں۔ (ب) دم صحیح ہے۔

جواب نمبر ۲: شق (الف) کے لیے سبق ملاحظہ ہو۔

شق (ب) خون حکماً منقطع ہونے کی تین مثالیں:

(۱) ۸ دن کی معتادہ کو ۱۲ دن دم آکر رک گیا۔

(۲) ۴ دن کی معتادہ کو ۱۱ دن دم آکر رک گیا۔

(۳) ۷ دن کی معتادہ کا خون دس دن دو گھنٹوں کے بعد رک گیا۔

جواب نمبر ۳: شق (الف) (ب) کے لیے سبق ملاحظہ ہو۔

شق (ج) خالص سیاہ یا سرخ رنگ کا خون آجائے۔

جواب نمبر۴ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۵ : (الف) خون فرج سے آنے کے بعد (ب) واجب ہے۔

جواب نمبر۶ تا جواب نمبر۱۰ : سبق ملاحظہ ہو۔

جوابات تمرین سبق نمبر (٤)

جواب نمبر۱: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے نہیں بڑھا۔

جواب نمبر۲: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر۳: چھوڑ دے، کیونکہ دونوں خونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن ہے۔

جواب نمبر۴: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے نہیں بڑھا۔

جواب نمبر۵: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر۶: چھوڑ دے، کیونکہ دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن ہے۔

جواب نمبر۷: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے نہیں بڑھا۔

جواب نمبر۸: چھوڑ دے، کیونکہ دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن ہے۔

جواب نمبر۹: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے نہیں بڑھا۔

جواب نمبر۱۰: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر۱۱: چھوڑ دے، کیونکہ دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن ہے۔

جواب نمبر۱۲: نہ چھوڑے، کیونکہ دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن نہیں۔

جواب نمبر۱۳: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے نہیں بڑھا۔

جواب نمبر۱۴: نہ چھوڑے، کیونکہ دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن نہیں۔

جواب نمبر۱۵: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر۱۶: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر۱۷: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر ۱۸: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر ۱۹: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ دس دن سے بڑھ گیا۔

جواب نمبر ۲۰: چھوڑ دے، کیونکہ دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن ہے۔

جواب نمبر ۲۱: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ (۹ دن ۱۳ گھنٹے ۵۰ منٹ) دس دن سے نہیں بڑھا۔

جواب نمبر ۲۲: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ (۱۵ دن ۱۵ گھنٹے ۳۷ منٹ) دس دن سے بڑھ گیا ہے۔

جواب نمبر ۲۳: نہ چھوڑے، کیونکہ مجموعہ (۱۳ دن ۵۴ منٹ) دس دن سے بڑھ گیا ہے۔

جواب نمبر ۲۴: چھوڑ دے، کیونکہ ۲۴ دن ۸ گھنٹے ۴۳ منٹ عادت سے پہلے آنے کی وجہ سے دونوں کو مستقل حیض بنانا ممکن ہے۔

جواب نمبر ۲۵: چھوڑ دے، کیونکہ مجموعہ (۷ دن ۵ منٹ) دس دن سے نہیں بڑھا۔

جوابات تمرین سبق نمبر (۵)

جواب نمبر ۱ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر ۲ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر ۳: جب سبز یا زرد رنگ آنا شروع ہو جائے تو اس کا حیض ختم اور طہر شروع ہو جائے گا۔

جواب نمبر ۴: عادت بدل کر ۶ دن ہو گئی، کیونکہ اس عورت کا گذشتہ معمول سیلانِ رحم میں پیلا رنگ تھا، پس جب ۶ دن بعد پیلا رنگ آنا شروع ہوا تو اس کا حیض ختم ہو گیا (یعنی یہ پیلا رنگ بحکمِ دم نہیں بلکہ بحکمِ سیلان ہے گویا کہ خون ۶ دن پر رُک گیا)

جواب نمبر ۵: سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر ۶: یہ معتادہ بن گئی، کیونکہ سبز رنگ مدتِ حیض میں حیض کا رنگ ہے (جبکہ اس کا سیلان میں کوئی معمول بھی نہیں) اس لیے یہ سبز رنگ بھی حیض شمار ہوگا اور کل ۱۰ دن حیض کی معتادہ ہو جائے گی۔

جواب نمبر ۷: اس کی عادت بدل گئی، کیونکہ رنگوں میں تری کی حالت کا اعتبار ہے، پس اس کو کل ۵+۴=۹ دن خون آیا، لہٰذا اب عادت بدل کر ۹ دن ہو گئی۔

جواب نمبر ۸ : تری کی حالت میں۔

جواب نمبر۹ : سرخ یا سیاہ رنگ کے خون سے۔

جواب نمبر۱۰ : سبق ملاحظہ ہو۔

جوابات تمرین سبق نمبر (٦)

جواب نمبر۱: ۸دن حیض، ۱۸دن طہر۔

جواب نمبر۲: کل ۱۵دن دم میں ابتداء سے ۱۰دن حیض.....پھر ۵دن استحاضہ اور ۲۵دن طہر=۳۰دن طہر فاسد

جواب نمبر۳: کل ۲۷دن دم (۸د+۳ط+۵د+۷ط+۴د=۲۷).....۲۷دن دم میں ابتداء سے ۱۰ دن حیض، پھر ۱۷دن استحاضہ.....اب ۱۷دن استحاضہ+ ۱۶دن طہر=۳۳دن طہر فاسد۔

جواب نمبر۴: یہ مجموعہ ۱۰دن اور ۱۰منٹ بنتے ہیں، اس لیے ۱۰دن حیض اور باقی ۱۰منٹ استحاضہ ہوگا

جواب نمبر۵: کل حیض ۴دن ۱۵ گھنٹے ۳۵منٹ۔

جواب نمبر۶: مجموعہ ۵۴دن میں سے ابتداء کے ۴۰دن نفاس، پھر ۱۴دن استحاضہ۔

جواب نمبر۷: ۳۶دن ۱۳ گھنٹے ۱۵منٹ نفاس ہے۔

جواب نمبر۸: ابتداء سے ۴۰دن نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔

جواب نمبر۹: ابتداء سے ۴۰دن نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔

جواب نمبر۱۰: ابتداء سے ۴۰دن نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔

جواب نمبر۱۱: ابتداء سے ۴۰دن نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔

جواب نمبر۱۲: ابتداء سے ۴۰دن نفاس اور باقی استحاضہ ہے۔

جوابات تمرین سبق نمبر (۷)

جواب نمبر۱، ۳، ۹، ۱۲، ۱۴:

(۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کردے، البتہ ۱۰دنوں تک مستحب وقت کے اختتام تک تاخیر مستحب ہے۔

(۲) نماز کے وقت کے آخری وقت میں خون بند ہوا تو پانی کے استعمال پر قدرت کی صورت میں غسل اور لفظِ اللہ اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظِ اللہ کہنے کی مقدار

اگر وقت مل گیا تو نماز اس کے ذمہ قرض ہے ورنہ نہیں۔

(۳) ماہِ رمضان میں اگر صبح صادق سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ پانی کے استعمال پر قدرت کی صورت میں غسل اور لفظِ اللہ اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظِ اللہ کہنے کی مقدار اگر وقت مل گیا تو روزہ رکھے۔ اور اگر اتنا وقت بھی نہ ملے یا بعد الصبح الصادق پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) سفید سیلان کا آنا ضروری نہیں۔

(۵) حیض ونفاس کی اکثرِ مدت (حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن) سے قبل اگر خون کا ایک قطرہ بھی نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۶) غسل یا پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں (اصح قول کے مطابق صرف) تیمّم کرنے (اور احوط قول کے مطابق تیمّم کر کے نماز پڑھنے) یا کسی نماز کے ذمہ پر قرض ہونے کے بعد وطء جائز ہے۔

☆ اگر عورت کتابیہ ہو تو اس کے لیے صرف ایک ہی حکم ہے کہ اس کے مسلمان شوہر کے لیے خون بند ہونے کے بعد بدوں غسل وطء جائز ہے۔

جواب نمبر ۲، ۵، ۱۰:

(۱) بدوں غسل نماز شروع کر دے، البتہ ۱۰ دنوں تک ہر نماز کو مستحب وقت کے آخر تک مؤخر کرنا واجب ہے۔

(۲) روزہ رکھنا واجب ہے۔

(۳) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروری نہیں۔

(۴) دس دن تک خون نظر آیا خواہ معمولی ایک قطرہ کیوں نہ ہو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دے۔

(۵) دس دن تک بعد از افطار بھی شوہر کے لیے وطء حرام ہے۔

جواب نمبر۱۱:

(۱) بدون غسل نماز شروع کردے،البتہ ۱۰دنوں تک مستحب وقت کے آخر تک تاخیر واجب ہے۔

(۲) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروری نہیں۔

(۳) دس دن تک خون نظر آیا خواہ معمولی ایک قطرہ کیوں نہ ہو فوراً نماز چھوڑ دے۔

جواب نمبر۴، ۶، ۸، ۱۳:

(۱)فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے۔

(۲)اکثرِ مدتِ حیض (یعنی دس دن) کے بعد عصر کی نماز سے اب تک کی عصر کی نمازوں کی قضاء اس پر واجب ہے۔

(۳) سفید سیلان آنا ضروری نہیں ہے۔

(۴) بدون غسل وطء جائز ہے،البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

جواب نمبر۱۵: (۱)فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے،اور ۱۰دن مکمل ہونے کے بعد غسل کرکے فوراً نماز شروع کرنا ضروری تھا۔

(۲) اگلے دن کا روزہ رکھے اور پچھلے دو دنوں کی قضاء بھی واجب ہے۔

(۳)اکثرِ مدتِ حیض (یعنی دس دن) کے بعد عصر کی نماز سے اب تک کی عصر کی نمازوں کی قضاء اس پر واجب ہے۔

(۴) سفید سیلان آنا ضروری نہیں ہے۔

(۵) بدون غسل وطء جائز ہے،البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

☆ اس مسئلہ میں درمیان میں جتنے دن خون بند رہا وہ دمِ جاری کے حکم میں ہے کہ اس پر دس دن تک حیض کے احکام جاری ہوں گے۔

جواب نمبر۱۶ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۱۷ : اس کے مسلم شوہر کے لیے بدون غسل وطء جائز ہے۔

جوابات تمرین سبق نمبر (۸)

جواب نمبر۱: (۱)شروع کے۳ دن اور آخر کے۴ دن استحاضہ، درمیان کے۵ دن حیض ۔(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۲: (۱)شروع کے۲ دن اور آخر کے۵ دن استحاضہ، درمیان کے۵ دن حیض ۔(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۳: (۱)شروع کے ۱ دن اور آخر کے ۵ دن استحاضہ،درمیان کے ۶ دن حیض ۔ (۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۴: (۱)شروع کے ۸ دن استحاضہ اور آخر کے ۵ دن حیض (۲) آئندہ عادت ۲۶ طہر ۵ حیض ہوگی۔

جواب نمبر۵: (۱)شروع کے۶ دن اور آخر کے۸ دن استحاضہ
(۲) آئندہ عادت ۳۶ طہر ۶ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۶: (۱)شروع کے۷ دن استحاضہ اور آخر کے۵ دن حیض (۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۷: (۱) شروع کے۳ دن حیض اور آخر کے۸ دن استحاضہ۔
(۲) آئندہ عادت ۲۹ طہر ۳ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۸: (۱)شروع کے۵ دن حیض اور آخر کے۷ دن استحاضہ۔
(۲) آئندہ عادت ۲۸ طہر ۵ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۹: (۱) شروع کے۴ دن حیض اور آخر کے۹ دن استحاضہ۔
(۲) آئندہ عادت ۶۰ طہر ۴ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۱۰: (۱) شروع کے۳ دن حیض اور آخر کے۸ دن استحاضہ۔
(۲) آئندہ عادت ۴۸ طہر ۳ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۱۱: (۱) شروع کے۵ دن حیض اور آخر کے۱۰ دن استحاضہ۔
(۲) آئندہ عادت ۳۳ طہر ۵ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۱۲: (۱) شروع کے ۷ دن حیض اور آخر کے ۶ دن استحاضہ۔

(۲) آئندہ عادت ۲۶ طہر ۷ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۱۳: (۱) شروع کے ۸ دن استحاضہ اور آخر کے ۴ دن حیض۔

(۲) آئندہ عادت ۳۵ طہر ۴ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۱۴: (۱) شروع کے ۵ دن حیض اور آخر کے ۸ دن استحاضہ۔

(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۱۵: (۱) شروع کے ۴ دن استحاضہ اور آخر کے ۴ دن استحاضہ، درمیان کے ۶ دن حیض۔

(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۱۶: اس قسم کے سوال کو حل کرنے کا طریقہ :

اس قسم کے سوال کے حل کے لیے تین کام کرنے ہوں گے :

(۱) سابقہ طہر سے موجودہ طہر کو منفی کر دیا جائے، جو جواب آئے گا وہ ''ق'' (ایام قبلیہ) میں درج ہوگا۔ جیسے اس مثال میں:

	دن	گھنٹے	منٹ
سابقہ طہر	۲۵	۵	۱۰
موجودہ طہر	۲۳	۲۳	۲۳ -
ق	۱	۵	۴۷

(۲) ایام قبلیہ یعنی (ق) کے عدد کو عددِ دم سے نکال کر جو دن بچ جائیں اس کو پچھلی عادت سے دیکھا جائے اور اس کے موافق جتنے دن آئیں وہ (ع) میں لکھے جائیں جیسے اس مثال میں:

	دن	گھنٹے	منٹ
خلافِ عادت دم	۱۱	۱۱	۱۱
ق	۱	۵	۴۷ -
حاصلِ نفی :	۱۰	۵	۲۴

اب ان میں سے چونکہ پوری عادت کے موافق دم آیا ہے لہٰذا اس حاصلِ نفی ایام سے ۵ دن ۵ گھنٹے

۵منٹ عین کے نیچے درج کیا جائے۔

(۳)"ق"......اور......"ع"......کو جمع کر کے اس مجموعہ کو خلاف عادت آنے والے دم سے منفی کردیا جائے۔ جیسے اس مثال میں:

	دن	گھنٹے	منٹ		دن	گھنٹے	منٹ
ق	۱	۵	۴۷	خلافِ عادت دم	۱۱	۱۱	۱۱
ع	۵	۵	۵ +	ق وع کا مجموعہ	۶	۱۰	۵۲ −
مجموعہ	۶	۱۰	۵۲	ب	۵	×	۱۹

ق	ع	ب
۱ دن ۵ گھنٹے ۴۷ منٹ	۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ	۵ دن ۱۹ منٹ
استحاضہ	حیض	استحاضہ

(۱) شروع کے ۱ دن ۵ گھنٹے ۴۷ منٹ اور آخر کے ۵ دن ۱۹ منٹ استحاضہ۔ درمیان کے ۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ حیض......(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۱۷: (۱) شروع کے ۲ دن ۲ گھنٹے ۲ منٹ اور آخر کے ۷ دن ۶ گھنٹے ۳۱ منٹ استحاضہ، درمیان کے ۴ دن ۴ گھنٹے ۴۰ منٹ حیض۔(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۱۸: (۱) شروع کے ۶ دن ۶ گھنٹے ۳۰ منٹ استحاضہ اور آخر کے ۶ دن ۵ گھنٹے ۵۰ منٹ حیض۔

(۲) سابقہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۱۹: اس قسم کے سوال کو حل کرنے کا طریقہ: اس قسم کے سوال کے حل کے لیے تین کام کرنے ہوں گے:

(۱) دوسرے طہر سے پہلے طہر کو منفی کردیا جائے۔ جیسے اس مثال میں:

	دن	گھنٹے	منٹ
طہرِ ثانی	۳۶	۲۰	۱۰
طہرِ اول	۳۵	۲۰	۱۰ −
حاصلِ نفی	۱	×	×

(٢) حاصلِ نفی کو ایامِ عادت (ع) سے منفی کر دیا جائے، اگر عادت کے کچھ دن بچ گئے تو وہ (ع) کے نیچے لکھے جائیں ورنہ (ب) کے نیچے۔ (اس مثال میں بچ رہے ہیں لہٰذا ع کے نیچے لکھا جاتا ہے)

	دن	گھنٹے	منٹ
ایامِ عادت	٦	٦	٦
حاصلِ نفی	١	٠٠	٠٠ -
ع	٥	٦	٦

(٣) ''ع'' کو خلافِ عادت دم سے منفی کر دیا جائے۔ جو جواب آئے گا وہ ''ب'' میں درج ہوگا۔ جیسے اس مثال میں:

	دن	گھنٹے	منٹ
دم	١٣	١٣	١٣
ع	٥	٦	٦ -
ب	٨	٧	٧

ق	ع	ب
×	٥دن ٦ گھنٹے ٦ منٹ	٨دن ٧ گھنٹے ٧منٹ
	حیض	استحاضہ

(١) شروع کے ٥دن ٦ گھنٹے ٦ منٹ حیض اور آخر کے ٨دن ٧ گھنٹے ٧منٹ استحاضہ۔

(٢) آئندہ عادت ٣٦دن ٢٠ گھنٹے ١٠منٹ طہر اور ٥دن ٦ گھنٹے ٦ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر٢٠: (١) شروع کے ٥دن ٤ گھنٹے ٢٦منٹ استحاضہ اور آخر کے ٦ دن ١٧ گھنٹے ٥٦منٹ حیض۔ (٢) آئندہ عادت ٣٥دن ١٠ گھنٹے ٦ منٹ طہر اور ٦ دن ١٧ گھنٹے ٥٦منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر٢١: (١) شروع کے ٦ دن ٦ گھنٹے حیض اور آخر کے ٦ دن ٦ گھنٹے ٢٠ منٹ استحاضہ۔

(٢) آئندہ عادت ٤٧دن ٢٢ گھنٹے ٣٠ منٹ طہر اور ٦ دن ٦ گھنٹے حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر٢٢: (١) شروع کے ٦ دن ٧ گھنٹے ٧ منٹ حیض اور آخر کے ٥ دن ٥ گھنٹے ٥ منٹ استحاضہ۔ (٢) آئندہ عادت ٣٠دن ١٠ گھنٹے ٥منٹ طہر اور ٦ دن ٧ گھنٹے ٧منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۲۳: (۱) شروع کے۳ دن۳ گھنٹے ۳۰ منٹ حیض اور آخر کے ۱۰ دن ۹ گھنٹے ۴۵ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۲۶ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ طہر اور۳ دن ۳ گھنٹے ۳۰ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۲۴: (۱) شروع کے۴ دن ۵ گھنٹے ۶ منٹ حیض اور آخر کے ۷ دن ۲۰ گھنٹے ۵۶ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۳۰ دن ۲۰ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر اور۴ دن ۵ گھنٹے ۶ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۲۵: (۱) شروع کے۲ دن۲ گھنٹے ۲ منٹ اور آخر کے۴ دن ۴ گھنٹے ۴ منٹ استحاضہ،اور درمیان کے ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ حیض۔(۲) پھر آئندہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۲۶: (۱) شروع کے ۱۰ دن ۱ منٹ استحاضہ اور آخر کے ۳ دن ۴ گھنٹے ۴ منٹ حیض۔

(۲) آئندہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر۲۷: (۱) شروع کے ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ استحاضہ اور آخر کے ۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ حیض۔(۲) آئندہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۲۸: (۱) شروع کے ۴ دن ۴ گھنٹے ۴ منٹ حیض اور آخر کے ۵ دن ۲۰ گھنٹے ۵۷ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۲۹: (۱) شروع کے۳ دن ۳ گھنٹے ۳ منٹ حیض اور آخر کے ۱۰ دن ۱۰ گھنٹے ۱۰ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت برقرار ہے۔

جواب نمبر ۳۰: (۱) شروع کے ۶ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ استحاضہ اور آخر کے ۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ حیض۔(۲) آئندہ عادت ۳۲ دن ۲۰ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر اور ۵ دن ۵ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۳۱: (۱) شروع کے ۶ دن ۱۰ گھنٹے ۷ منٹ استحاضہ اور آخر ۴ دن ۱۹ گھنٹے ۸ منٹ حیض۔

(۲) آئندہ عادت ۲۸ دن ۱۵ گھنٹے ۱۰ منٹ طہر اور ۴ دن ۱۹ گھنٹے ۸ منٹ حیض ہوگی۔

جواب نمبر۳۲: (۱) شروع کے ۵ دن ۱ گھنٹہ ۶ منٹ حیض اور آخر کے ۷ دن ۱۰ گھنٹے ۴ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۴۷ دن ۲ گھنٹے ۵ منٹ طہر اور ۵ دن ۱ گھنٹہ ۶ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر۳۳: (۱) شروع کے۳ دن ۱۹ گھنٹے ۵۲ منٹ حیض اور آخر کے ۸ دن ۷ گھنٹے ۱۲ منٹ

استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۲۶ دن ۴ گھنٹے ۸ منٹ طہر اور ۳ دن ۱۹ گھنٹے ۵۲ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۳۴: (۱) شروع کے ۵ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ حیض اور آخر کے ۷ دن ۸ گھنٹے ۷ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۳۰ دن ۴ گھنٹے ۳ منٹ طہر اور ۵ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۳۵: (۱) شروع کے ۳ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ حیض اور آخر کے ۸ دن ۵۸ منٹ استحاضہ۔

(۲) آئندہ عادت ۱۸ دن ۳ گھنٹے ۲۰ منٹ طہر اور ۳ دن ۴ گھنٹے ۵ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۳۶: (۱) شروع کے ۹ دن ۲۲ گھنٹے ۵۸ منٹ حیض اور آخر کے ۲ دن ۵ گھنٹے ۶ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۵۸ دن ۵ گھنٹے ۳۰ منٹ طہر اور ۹ دن ۲۲ گھنٹے ۵۸ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۳۷: (۱) شروع کے ۴ دن ۲۰ گھنٹے ۱۲ منٹ حیض اور آخر کے ۸ دن ۱۰ گھنٹے ۵۶ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۳۵ دن ۴ گھنٹے ۴۰ منٹ طہر اور ۴ دن ۲۰ گھنٹے ۱۲ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۳۸: (۱) شروع کے ۵ دن ۳ گھنٹے ۲ منٹ حیض اور آخر کے ۴ دن ۲۲ گھنٹے ۵۹ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۲۸ دن ۲ گھنٹے ۳ منٹ طہر اور ۵ دن ۳ گھنٹے ۲ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۳۹: (۱) شروع کے ۵ دن ۴ گھنٹے ۳ منٹ حیض اور آخر کے ۷ دن ۶ گھنٹے ۲ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۳۶ دن ۲ گھنٹے ۵۰ منٹ طہر اور ۵ دن ۴ گھنٹے ۳ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۴۰: (۱) شروع کے ۴ دن ۱۸ گھنٹے ۳۵ منٹ حیض اور آخر کے ۸ دن ۲ گھنٹے ۵ منٹ استحاضہ۔(۲) آئندہ عادت ۲۵ دن طہر اور ۴ دن ۱۸ گھنٹے ۳۵ منٹ حیض کی ہوگی۔

جواب نمبر ۴۱: ۲۲ ط ۶ ح

طہر فاسد	دم	استحاضہ	حیض	استحاضہ	آئندہ عادت
۲۰	۱۲	۲	۶	۴	۲۲ ط ۶ ح
۲۵=۲۱+۴	۱۴	۰	۳	۱۱	۲۲ ط ۳ ح
۲۹=۱۸+۱۱	۱۳	۰	۳	۱۰	برقرار
۲۵=۱۵+۱۰	۱۲	۰	۳	۹	برقرار

جوابات تمرین سبق نمبر ۹

جواب نمبر۱ : ابتدائی ۳۰ دن نفاس ہے۔

جواب نمبر۲ : پورے ۴۰ دن نفاس کے ہوں گے۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۰

تنبیہ : حلِ تمرینات میں غسل اور لفظِ اللہ کے لیے پندرہ منٹ کو مدار بنایا گیا ہے۔

جواب نمبر۱ : اگر مسلمہ ہو تو (۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے البتہ اس پر مزید ایک دن (ایامِ عادت کے اختتام) تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا واجب ہے اور ایامِ عادت کے بعد مزید پانچ دن صرف مستحب ہے۔

(۲) اگر نماز کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ غسل ولفظِ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت مل گیا تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہے، جس کی قضا لازم ہے ورنہ نہیں۔

(۳) اگر ماہِ رمضان ہو اور صبح صادق کا وقت ختم ہونے سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ جس میں غسل ولفظِ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت مل گیا تو روزہ رکھے درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) اگر اکثرِ مدت (حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن) کے اندر دوبارہ خون نظر آجائے تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاعِ حیض ونفاس کے لیے سفید سیلان ضروری ہے۔

(۶) مزید ایک دن (ایامِ عادت ختم ہونے تک) وطء حرام ہے خواہ مسلمہ ہو یا کتابیہ، اس کے بعد جائز ہے۔

جواب نمبر۲: (۱) غسل کر کے فوراً نماز شروع کر دے، اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا نہ واجب ہے نہ مستحب۔

(۲) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی۔ اس کی قضا لازم ہے، ورنہ نہیں۔

(۳) (اگر ماہِ رمضان ہو تو) صبح صادق سے ایک لمحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے اگر صبح صادق کے ساتھ یا اس کے بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(۴) بدوں غسل وطء جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

(۵) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروری نہیں۔ (صرف بند ہو جانا کافی ہے)۔

جواب نمبر۳: (اگر مسلمہ ہو)......(۱) فوراً غسل کر کے نماز شروع کر دے اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا دس دن پورا ہونے تک صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

(۲) نماز کے وقت میں سے مقدار غسل ولفظ ''اللہ'' کہنے اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم ولفظ ''اللہ'' کہنے کا یا اس سے زیادہ وقت ہے تو یہ نماز اس پر قرض ہوگئی جس کی قضا ضروری ہے اگر اس سے کم وقت ہے تو قضا ضروری نہیں۔

(۳) (اگر ماہِ رمضان ہو تو) صبح صادق سے پہلے اگر اتنا وقت ملے جس میں غسل ولفظ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم ولفظ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیے۔

(۴) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۵) مزید تین دن اگر ایک قطرہ بھی خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۶) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز وطء کے لیے ان امور ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کا پایا جانا ضروری ہے: ☆ غسل کرے اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔ ☆ پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم کرے، تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا

اصح ہے۔ ☆ کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہو جائے۔

(۷) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لیے وطء جائز ہے۔

جواب نمبر۴: (۱) بغیر غسل کے نماز شروع کر دے البتہ اس پر مزید چار دن نماز کو مستحب وقت کے آخری حصہ تک موخر کرنا واجب ہے، پھر چار دن تاخیر مستحب ہے۔

(۲) (اگر ماہِ رمضان ہو تو) اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی اور ابھی تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو نیت کر کے روزہ رکھے ورنہ (یعنی اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک نہیں ہوئی یا کچھ کھا پی لیا تو) تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیے۔

(۳) مزید چار دن وطء حرام ہے، اس کے بعد حلال ہے۔

(۴) مزید آٹھ دن ایک قطرہ بھی خون نظر آئے تو نماز روزہ وغیرہ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاع دم کے لیے سفید سیلان ضروری نہیں۔

جواب نمبر۵: (۱) فوراً غسل کر کے عشاء سے نماز شروع کر دے، اس پر بروز پیر عشاء سمیت تمام نمازوں کو مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کرنا صرف مستحب ہے۔

(۲) مغرب کی نماز اس کے ذمے قرض نہیں۔

(۳) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۴) بروز پیر صبح 05:10 تک اگر خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) غسل کرنے یا پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں (اصح قول کے مطابق صرف) تیمّم کرنے (اور احوط قول کے مطابق تیمّم کر کے نماز پڑھنے) یا عشاء کی نماز کے ذمہ پر قرض ہونے کے بعد وطء جائز ہے۔

جواب نمبر۶: (۱) بدوں غسل نماز شروع کر دے، البتہ اس پر بارہ تاریخ رات ۹ بجے تک ہر نماز کو مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کرنا واجب ہے، اس کے بعد ۱۳ رتاریخ رات نو بجے تک ہر نماز کو مؤخر کرنا صرف مستحب ہے۔

(۲) ۱۳؍ تاریخ رات ۹ بجے سے پہلے خون نظر آجائے تو نماز، روزہ وغیرہ چھوڑ دے۔

(۳) انقطاعِ حیض کے لیے سفید سیلان ضروری نہیں۔

جواب نمبر۷ :(۱) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ اس پر بروز جمعرات کی عشاء سمیت تمام نمازوں کو مستحب وقت کے آخر تک مؤخر کرنا واجب ہے، اور اس کے بعد مزید پانچ دن (آئندہ منگل کی عشاء تک) نمازوں کو مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کرنا صرف مستحب ہے۔

(۲) عشاء کی نماز اس کے ذمہ لازم ہے۔ (۳) روزہ رکھے۔

(۴) اگر بروز منگل صبح ساڑھے چار بجے تک خون نظر آجائے تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاعِ حیض ونفاس کے لیے سفید سیلان ضروری ہے۔

جواب نمبر۸: (۱) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے، اس پر پانچ تاریخ کی عصر تک ہر نماز مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کرنا واجب ہے، اس کے بعد دس تاریخ کی عصر تک تاخیر مستحب ہے۔

(۲) تشبہ بالصائمین کرے۔

(۳) پانچ تاریخ کے غروبِ آفتاب تک وطء حرام ہے، اس کے بعد رات کو جائز ہے۔

(۴) دس تاریخ شام سات بجے تک اگر خون نظر آجائے تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاعِ حیض کے لیے سفید سیلان ضروری ہے۔

جواب نمبر۹: (۱) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے، البتہ اس پر ۱۴؍ تاریخ کی ظہر تا عشاء نمازوں کو مستحب وقت کے آخری حصہ تک مؤخر کرنا واجب ہے، البتہ مزید ۳ دن ایک گھنٹہ ہر نماز کو مستحب وقت کے آخر تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

(۲) تشبہ بالصائمین کرے۔

(۳) ۱۴؍ تاریخ رات ۱۲:۰۲ تک وطء حرام ہے، اس کے بعد حلال ہے۔

(۴) مزید ۳ دن ایک گھنٹے کے اندر اگر خون نظر آجائے تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) انقطاع دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری ہے (بوقتِ ضرورت)۔

جواب نمبر۱۰: (۱) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ ۱۵؍ تاریخ کو عشاء کی نماز سمیت تمام

نمازوں کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔

(۲) ظہر کی نماز اس کے ذمہ لازم ہے۔

(۳) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(۴) ۱۵/تاریخ صبح پانچ بجے تک اگر خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(۵) امورِ ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کے بعد وطء جائز ہے۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۱

جواب نمبر۱ :ابتدائے دم سے دس دن حیض، پھر بیس دن طہر ہوگا۔ پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۲ :ابتدائے دم سے دس دن حیض، پھر بیس دن طہر ہوگا۔ پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۳ :ابتدائے دم سے دس دن حیض، پھر بیس دن طہر ہوگا جس میں اولِ استمرار سے ۲ دن ۲۲ گھنٹے شامل کیے جائیں گے۔ پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۴ :ابتدائے دم سے دس دن حیض، پھر ۳۴ دن ۱۲ گھنٹے ۳۲ منٹ طہر ہوگا۔ پھر اولِ استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۵ :شروع کے ۹ دن ۹ گھنٹے حیض، پھر ۳۲ دن ۱۲ گھنٹے طہر ہوگا۔ پھر اول استمرار سے ۹ دن ۹ گھنٹے حیض اور ۲۰ دن ۱۵ گھنٹے طہر کا حساب چلتا رہے گا۔ (یہ صرف دم کے اعتبار سے معتادہ ہے)

جواب نمبر۶ :شروع کے ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ حیض، پھر ۳۲ دن ۱۵ گھنٹے طہر ہوگا۔ پھر اولِ استمرار سے ۶ دن ۶ گھنٹے ۶ منٹ حیض اور ۲۳ دن ۱۷ گھنٹے ۵۴ منٹ طہر کا حساب چلتا رہے گا۔ (یہ صرف دم کے اعتبار سے معتادہ ہے)

جواب نمبر۷ :شروع کے ۱۰ دن حیض، پھر ۲۰ دن طہر ہوگا جس میں اولِ استمرار سے ۷ دن ۱۰ گھنٹے شامل کیے جائیں گے۔ پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۸ :شروع کے ۱۰ دن حیض، پھر ۲۰ دن طہر ہوگا جس میں اولِ استمرار سے ۱۰ دن ۲۰ گھنٹے شامل کیے جائیں گے۔ پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۹ :شروع کے ۳۰ دن نفاس، پھر ۲۵ دن طہر ہوگا۔اولِ استمرار سے ۱۰ دن حیض ۲۵ دن طہر کا حساب چلتا رہے گا۔(یہ صرف نفاس اور طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے)

جواب نمبر۱۰ :شروع کے ۴۰ دن نفاس (جس میں اولِ استمرار سے ایک دن شامل کیا جائے گا) پھر ۲۰ دن طہر اور ۱۰ دن حیض۔پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۱۱ :شروع کے ۱۰ دن نفاس پھر ۳۰ دن طہر اور ۱۰ دن حیض۔پھر دس تیس کا حساب چلتا رہے گا۔(یہ صرف نفاس اور طہر کے اعتبار سے معتادہ ہے)

جواب نمبر۱۲ :شروع کے ۴۰ دن نفاس (جس میں اولِ استمرار سے ۴ دن شامل کیے جائیں گے) پھر ۲۰ دن طہر اور ۱۰ دن حیض۔پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۱۳ :شروع کے ۴۰ دن نفاس، پھر ۲۷ دن طہر۔اولِ استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۱۴ :شروع کے ۴۰ دن نفاس، پھر ۲۰ دن طہر (جس میں اولِ استمرار سے ۳ دن ۴ گھنٹے شامل کیے جائیں گے) اور دس دن حیض۔پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۱۵ :شروع کے ۴۰ دن نفاس، پھر ۲۰ دن طہر اور ۱۰ دن حیض۔پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جواب نمبر۱۶ :شروع کے ۴۰ دن نفاس، پھر ۲۰ دن طہر اور ۱۰ دن حیض۔پھر دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۲

جواب نمبر۱ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۲ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۳ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۴ : اس کا حیض وطہر عادت کے مطابق ہوں گے۔

جواب نمبر۵ : اس کا حیض ۵ دن اور طہر مفتیٰ بہ قول کے مطابق ۲ ماہ ہوگا۔

جواب نمبر۶ : اس کا حیض ۷ دن اور طہر مفتیٰ بہ قول کے مطابق ۲ ماہ ہوگا۔

جواب نمبر۷ : اس کا حیض ۷ دن اور طہر مفتیٰ بہ قول کے مطابق ۲ ماہ ہوگا۔

جواب نمبر۸ : اس کا حیض ۷ دن اور طہر مفتیٰ بہ قول کے مطابق ۲ ماہ ہوگا۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۳

جواب نمبر۱ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۲ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۳ : سبق ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر۴ :اگر ہندہ ظن غالب سے عدد اور مکان متعین کرسکتی ہے تو اس کے مطابق عمل کرے اس صورت میں اس کے تمام احکام معتادہ کے ہوں گے لیکن اگر ظنِ غالب سے عدد اور مکان متعین نہیں کر سکتی تو اس صورت میں اس کا تعلق "ضالہ بالعدد والمکان کلیھما" سے ہوگا، پس اس قسم کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

جواب نمبر۵ :اگر ہندہ ظنِ غالب سے عدد اور مکان متعین کرسکتی ہے تو اس کے مطابق عمل کرے اور اس صورت میں اس کے تمام احکام معتادہ کے ہوں گے۔

جواب نمبر۶ :شوہر کو اس سے رجوع کا حق ۱۰/شوال دن تین بجے تک ہے۔(اگر رمضان ۳۰ دن کا ہو، ورنہ ۱۱/شوال دن تین بجے تک ہوگا)۔عدتِ طلاق: ایک لحہ کم سات ماہ دس دن

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۴

جواب نمبر۱: ہمارے مذہب کے مطابق ۴۰ دن کی نمازوں کی قضاء کرے، جبکہ امام احمد رحمہ اللہ کے مذہب کے مطابق کسی نماز کی قضاء نہیں، البتہ اگر ۴۰ دن کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو جتنے دن بغیر غسل کے نمازیں پڑھتی رہی ان نمازوں کا اعادہ سب کے نزدیک ضروری ہے۔

جواب نمبر۲: ہمارے مذہب کے مطابق ۴۰ دن گزرنے کے بعد ۱۰ دن کی نمازوں کی قضاء کرے اور قضاء نمازوں کی ابتداء عصر سے کرے۔ جبکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق کسی نماز کی

قضاء نہیں، البتہ اگر ۴۰ دن کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو جتنے دن بغیر غسل کے نمازیں پڑھتی رہی ان نمازوں کا اعادہ سب کے نزدیک ضروری ہے۔

جواب نمبر۳: ہمارے مذہب کے مطابق ۴۰ دن گزرنے کے بعد ۱۰ دن کی نمازوں کی قضاء کرے اور قضاء نمازوں کی ابتداء مغرب سے کرے۔ جبکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق کسی نماز کی قضاء نہیں، البتہ اگر ۴۰ دن کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو جتنے دن بغیر غسل کے نمازیں پڑھتی رہی ان نمازوں کا اعادہ سب کے نزدیک ضروری ہے۔

جواب نمبر۴: ہمارے مذہب کے مطابق ۴۰ دن گزرنے کے بعد ۲۵ دن کی نمازوں کی قضاء کرے اور قضاء نمازوں کی ابتداء ظہر سے کرے۔ جبکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق کسی نماز کی قضاء نہیں، البتہ اگر ۴۰ دن کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو جتنے دن بغیر غسل کے نمازیں پڑھتی رہی ان نمازوں کا اعادہ سب کے نزدیک ضروری ہے۔

جواب نمبر۵: ہمارے مذہب کے مطابق ۴۰ دن کی نمازوں کی قضاء کرے اور قضاء نمازوں کی ابتداء فجر سے کرے۔ جبکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق کسی نماز کی قضاء نہیں، البتہ اگر ۴۰ دن کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو جتنے دن بغیر غسل کے نمازیں پڑھتی رہی ان نمازوں کا اعادہ سب کے نزدیک ضروری ہے۔

جواب نمبر۶: ہمارے مذہب کے مطابق ۴۰ دن گزرنے کے بعد ۳۰ دن کی نمازوں کی قضاء کرے اور قضاء نمازوں کی ابتداء ظہر سے کرے۔ جبکہ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق کسی نماز کی قضاء نہیں، البتہ اگر ۴۰ دن کے بعد اس نے غسل نہیں کیا تو جتنے دن بغیر غسل کے نمازیں پڑھتی رہی ان نمازوں کا اعادہ سب کے نزدیک ضروری ہے۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۵

جواب نمبر۱: صرف فجر کی نماز غسل کرکے پڑھے اور باقی نمازیں وضو سے پڑھے، بشرطیکہ عشاء کی نماز ۳ بجے سے پہلے پڑھے اور جس رات عشاء کی نماز ۳ بجے کے بعد پڑھے تو اس کے لیے غسل کرے گی اور باقی نمازوں کے لیے غسل نہیں کرے گی۔

جواب نمبر۲،۴،۷،۸ : ہر نماز غسل کرکے پڑھے اور ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے۔

جواب نمبر۳ :(۱) فجر سے پہلے غسل کر کے اس غسل سے فجر وظہر اور عصر سے پہلے غسل کر کے اس غسل سے عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھے۔

(۲) ہر ہفتہ کو عصر سے مغرب کے درمیان وطء جائز ہے۔

جواب نمبر۵ :اگر ظہر کی نماز ۳ بجے سے پہلے پڑھتی ہے تو صرف عصر غسل کر کے پڑھے گی پھر باقی تمام نمازیں وضو سے پڑھے گی اور جب کبھی ظہر ۳ بجے کے بعد پڑھے گی تو اس روز صرف ظہر کی نماز غسل کر کے پڑھے گی اور باقی ساری نمازیں وضو کر کے پڑھے گی۔

جواب نمبر۶: اس کا تعلق ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر سے ہے اس کو عدد حیض یاد ہے اور طہر کا عدد یاد نہیں پس انقطاعِ رجعت میں پندرہ دن طہر کے ساتھ آٹھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا اور انقضاءِ عدت میں دو ماہ یا کچھ کم چھ ماہ علی اختلاف القولین اور آٹھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا۔

حساب کا طریقہ برائے انقضاء عدت : انقضاءِ عدت کے لیے ایامِ حیض کا ایک لمحہ گزرنے کے بعد طلاق متصور ہوگی لہٰذا اس حیض کے بعد تین حیض اور تین طہر گزرنا ضروری ہیں۔ پہلا حیض محسوب نہیں ہوگا۔

بقول ۲ ماہ طہر کل مدتِ عدت :

ایک لمحہ کم آٹھ دن حیض + دو ماہ طہر + آٹھ دن حیض + دو ماہ طہر + آٹھ دن حیض + دو ماہ طہر + آٹھ دن حیض = ایک لمحہ کم سات ماہ ۲ دن (۶ ماہ ۳۲ دن)

بقول لمحہ کم ۶ ماہ طہر کل مدتِ عدت :

ایک لمحہ کم آٹھ دن حیض + لمحہ کم ۶ ماہ طہر + ۸ دن حیض + لمحہ کم ۶ ماہ طہر + ۸ دن حیض + لمحہ کم ۶ ماہ طہر + ۸ دن حیض = ۴ لمحات کم ۱۹ ماہ ۲ دن

جواب نمبر۷ : انقطاعِ رجعت میں طہر ۱۵ دن لیا جائے گا اور طہر کے آخری لمحہ میں طلاق متصور ہوگی اور صرف تین حیض اور ۲ طہر کا حساب کیا جائے گا

انقطاعِ رجعت کی کل مدت :

۳ دن حیض + ۱۵ دن طہر + ۳ دن حیض + ۱۵ دن طہر + ۳ دن حیض = ایک ماہ ۹ دن = ۳۹ دن

پس ۲۵ رجب کے بعد سے ۳۹ دن تک شوہر رجوع کر سکتا ہے۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱٦

تنبیہ: تردد فی الدخول کے ایام میں ہر نماز وضو کر کے پڑھے گی، اور تردد فی الخروج کے ایام میں ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی اور ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے گی، اور یقینی حیض کے ایام میں نماز وغیرہ چھوڑے گی اور یقینی طہر کے ایام میں نماز وغیرہ پڑھے گی۔

جواب نمبر۱: تردد فی الدخول: یکم تا ۵/تاریخ۔ یقینی حیض: ٦، ۷/تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۸/تا ۱۲/ تاریخ۔ یقیناً طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔ آسان نقشہ ملاحظہ ہو:

۱	۲	۳	۴	۵	٦	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

اس نقشے میں یکم تا ۵/تاریخ دخولِ حیض کا تردد ہے، پھر ٦ اور ۷ دن یقینی حیض کے دن ہیں، پھر ۸/تاریخ سے ۱۲/تاریخ تک خروجِ حیض کا تردد ہے۔

جواب نمبر۲: تردد فی الدخول: ۱ تا ۷/تاریخ۔ یقینی حیض: ۸/تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۹/ تا ۱۵/ تاریخ۔ یقیناً طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۳: تردد فی الدخول: ۱۱ تا ۱٦/تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۱۷ تا ۲۲/تاریخ۔ یقیناً طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۴: تردد فی الدخول: ٦ تا ۱۱/تاریخ۔ یقینی حیض: ۱۲، ۱۳، ۱۴/تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۱۵ تا ۲۰/تاریخ۔ اِن ایام میں رات دس بجے غسل کر کے عشاء کی نماز پڑھے اور بقیہ نمازیں وضو سے پڑھے۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۵: تردد فی الدخول: پہلے ٦ دن، تردد فی الخروج: ۷ تا ۱۵ دن، یقیناً طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر٦: تردد فی الدخول: ۱۳ تا ۱۸/تاریخ۔ یقینی حیض: ۱۹/تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۲۰ تا

۲۵/تاریخ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۷: تر ددفی الدخول:۳،۴،۵،/تاریخ۔یقینی حیض:۶/تاریخ۔تر ددفی الخروج:۷،۸،۹/تاریخ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۸: تر ددفی الدخول:۶،۷،۸،۹،/تاریخ۔یقیناً حیض:۱۰،۱۱/تاریخ۔تر ددفی الخروج: ۱۲،۱۳،۱۴،۱۵/تاریخ۔یقیناً طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۹: حل کا طریقہ : اس قسم کے سوال (اگر مکانِ اضلال عدد کے دوگنا سے کم ہو) کے حل کے لیے تین کام ضروری ہیں:

(۱) عددِ حیض کو دُگنا کیا جائے:

	دن	گھنٹے	منٹ
عددِ حیض	۷	۱۴	۱۵
عددِ حیض	۷	۱۴	۱۵ +
مجموعہ	۱۴	۲۸	۳۰

(۲) پھر اس مجموعہ سے مکانِ اضلال کے عدد کو منفی کر دیا جائے تاکہ یقینی حیض معلوم کیا جاسکے:

	دن	گھنٹے	منٹ
مجموعہ	۱۴	۲۸	۳۰
مکانِ اضلال	۱۲	۱۲	۲۰ −
یقینی حیض	۲	۱۶	۱۰

(۳) پھر عددِ حیض سے یقینی حیض کو منفی کیا جائے......یا......مکانِ اضلال سے عددِ حیض کو منفی کر دیں، جو جواب آئے گا وہی تر ددفی الدخول ہوگا اور اتنا ہی تر ددفی الخروج :

	دن	گھنٹے	منٹ
عددِ حیض	۷	۱۴	۱۵
یقینی حیض	۲	۱۶	۱۰ −
تر ددفی الدخول/الخروج	۴	۲۲	۵

	دن	گھنٹے	منٹ
مکان اضلال	۱۲	۱۲	۲۰
عددِ حیض	۷	۱۴	۱۵ −
تر ددفی الدخول/الخروج	۴	۲۲	۵

تر ددفی الدخول:۴دن ۲۲ گھنٹے ۵منٹ۔یقینی حیض:۲دن ۱۶ گھنٹے ۱۰منٹ۔تر ددفی الخروج:۴دن ۲۲ گھنٹے ۵منٹ۔

جواب نمبر۱۰: تر ددفی الدخول:۹دن ۹ گھنٹے ۸منٹ ۔یقینی حیض:۲منٹ ۔تر دد فی الخروج:۹دن ۹ گھنٹے ۸منٹ۔

جواب نمبر۱۱: تر ددفی الدخول:۴دن ۱۵ گھنٹے ۵۸منٹ ۔یقینی حیض:۲دن ۱۵ گھنٹے ۹منٹ ۔تر دد فی الخروج:۴دن ۱۵ گھنٹے ۵۸منٹ۔

جواب نمبر۱۲: تر دد فی الدخول :۳دن ۲۰ گھنٹے ۴۰ منٹ ۔یقینی حیض : ۸ گھنٹے ۔تر دد فی الخروج: ۳دن ۲۰ گھنٹے ۴۰منٹ۔

جواب نمبر۱۳: حل کا طریقہ : اس قسم کے سوال (اگر مکانِ اضلال عدد کے دوگنا یا اس سے زیادہ ہو) کے حل کا طریقہ یہ ہے:

عددِ حیض کو مکانِ اضلال سے منفی کر دیا جائے ۔عدد حیض کے بقدر تر دد فی الدخول ہوگا اور باقی تمام تر دد فی الخروج ہوگا ۔جیسے اس مثال میں:

	دن	گھنٹے	منٹ
مکانِ اضلال	۱۴	۱۴	۱۴
عددِ حیض (تر دد فی الدخول)	۷	۷	۷ –
تر دد فی الخروج	۷	۷	۷

جواب نمبر۱۴: تر دد فی الدخول:۸دن ۲۰ گھنٹے ۵۶منٹ ۔تر دد فی الخروج:۱۱دن ۱۰ گھنٹے ۸منٹ۔

جواب نمبر۱۵: تر دد فی الدخول:۵دن ۱۰ گھنٹے ۱۰منٹ ۔تر دد فی الخروج:۵دن ۱۰ گھنٹے ۱۱منٹ۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۷

جواب نمبر۱: یقینی حیض:۱۵،۱۶،۱۷ر تاریخ ۔تر دد فی الخروج:۱۸ر تا ۲۴ر تاریخ ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۲: یقینی حیض:۸،۹اور ۱۰ر تاریخ ۔تر دد فی الدخول:۱ر تا ۷ر تاریخ ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۳ : یقینی حیض:۱۰،۱۱،۱۲ یقینی حیض ۔تر دد فی الخروج:۱۳ر تا ۱۹ر تاریخ ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۴ : یقینی حیض:۱۸،۱۹،۲۰ ۔تر دد فی الدخول:۱۱ر تا ۱۷ر تاریخ ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۵: یقینی حیض:۱۷ر تاریخ دن ۱۵:۳ سے ۲۰ ر تاریخ دن ۱۵:۳ تک ۔تر دد فی الخروج: ۲۰ر تاریخ دن ۱۵:۳ سے ۲۷ر تاریخ دن ۱۵:۳ تک ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۶: یقینی حیض: ۲۱؍تاریخ رات ۱۰:۱۲ سے ۲۴؍تاریخ رات ۱۰:۱۲ تک۔ تردد فی الدخول: ۱۴؍تاریخ رات ۱۰:۱۲ سے ۲۱؍تاریخ رات ۱۰:۱۲ تک۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۷: یقینی حیض: ۱۰؍تاریخ دوپہر ۱:۳۰ سے ۱۳؍تاریخ دوپہر ۱:۳۰ تک۔ تردد فی الدخول: ۳؍تاریخ دوپہر ۱:۳۰ سے ۱۰؍تاریخ دوپہر ۱:۳۰ تک۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۸: یقینی حیض: ۷؍تاریخ دوپہر ۴:۳۰ سے ۱۰؍تاریخ دوپہر ۴:۳۰ تک۔ تردد فی الخروج: ۱۰؍تاریخ دوپہر ۴:۳۰ سے ۱۷؍تاریخ دوپہر ۴:۳۰ تک۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۹: یقینی حیض: ۱۸؍تاریخ دوپہر ۲:۴۵ سے ۲۱؍تاریخ دوپہر ۲:۴۵ تک۔ تردد فی الخروج: ۲۱؍تاریخ دوپہر ۲:۴۵ سے ۲۸؍تاریخ دوپہر ۲:۴۵ تک۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۱۰: یقینی حیض: ۱۹؍تاریخ صبح ۸:۰۰ سے ۲۲؍تاریخ صبح ۸:۰۰ تک۔ تردد فی الدخول: ۱۲؍تاریخ صبح ۸:۰۰ سے ۱۹؍تاریخ صبح ۸:۰۰ تک۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

﴿جوابات متفرق سوالات برائے ضالہ﴾

جواب نمبر۱: اگر اس عورت کو معمول بگڑنے سے پہلے کے حیض اور طہر کی تاریخیں اور دن یاد ہیں تو انہی کے مطابق حیض اور طہر کا دور چلے گا۔ حیض کے دنوں میں حیض اور طہر کے دنوں میں طہر کے احکام جاری ہوں گے۔ اگر یاد نہیں تو احناف کے ہاں اس پر ضالہ باضلالِ عام کے احکام جاری ہوں گے اور امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ سے پانچ دن حیض اور باقی ماہ طہر کے احکام جاری ہوں گے۔

جواب نمبر۲: یقینی حیض: ۴، ۵، ۶ ؍تاریخ۔ تردد فی الدخول: ۲، ۳؍ تاریخ ۔ تردد فی الخروج: ۷، ۸؍تاریخ۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۳: تردد فی الدخول: ۳ تا ۹ تاریخ۔ یقینی حیض: ۱۰، ۱۱، ۱۲ تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۱۳ تا ۱۹ تاریخ۔ یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۴: یقینی حیض: ۲۰؍تاریخ۔ تردد فی الدخول: ۱۱؍تا ۱۹؍تاریخ۔ تردد فی الخروج: ۲۱؍تا ۲۹؍ تاریخ۔

جواب نمبر۵: تردد فی الدخول:۱،۲،۳/تاریخ۔تردد فی الخروج:۴تا۱۰/تاریخ۔یقیناً طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۶: تردد فی الدخول:۱،۲،۳/تاریخ۔تردد فی الخروج:۴تا۱۵/تاریخ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۷: مہینے کے آخری ۱۰دنوں میں سے ابتدائی ۳دن دخول فی الحیض میں تردد پھر ۷دن خروج من الحیض میں تردد کے ہوں گے اور مہینے کے بقیہ ایام طہر کے ہوں گے۔

جواب نمبر۸: تردد فی الدخول: یکم تا۵/تاریخ۔تردد فی الخروج،۶تا۱۵/تاریخ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۹: تردد فی الدخول:۴تا۱۳/تاریخ۔تردد فی الخروج:۱۴تا۲۳/تاریخ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جواب نمبر۱۰: تردد فی الدخول:۹تا۱۸/تاریخ۔تردد فی الخروج:۱۹تا۲۹/تاریخ۔یقینی طہر: مہینے کے بقیہ ایام۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۸

سبق ملاحظہ ہو۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۱۹

جواب نمبر۱ : سبق کے تحت ملاحظہ ہوں۔

جواب نمبر۲ : حیض مخل تتابع نہیں ہے۔

جواب نمبر۳ : طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اس طلاق کو بدعی کہا جاتا ہے۔

جواب نمبر۴ : حیض سے۔

جواب نمبر۵ : کیوں کہ نفاس سے قبل حمل کی وجہ سے حکم بلوغ لگ چکا ہے۔

جواب نمبر۶ : صرف آخری روزے کی قضاء کرے۔

جواب نمبر۷ : نہیں! نفاس کے بعد ایک حیض کا گزرنا حلت وطی کے لیے شرط ہے۔

جواب نمبر۸ : وضع حمل سے ختم ہو گی۔

جوابات تمرین سبق نمبر ۲۰

سبق ملاحظہ ہو۔

﴿مسائلِ حیض، نفاس واستحاضہ کی اہمیت وضرورت اور شرعی حکم﴾

(علامہ برکوی اور علامہ ابن عابدین رحمہما اللہ تعالیٰ کی عبارت کا حاصل)

(۱) علمِ حال (زندگی گزارنے میں روزمرہ پیش آمدہ مسائل کا علم) حاصل کرنا تمام فقہاء کرام اور مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض ہے۔

(۲) حیض، نفاس واستحاضہ کے احکام کا سیکھنا عورتوں پر اور ان کے شوہروں پر اور ان کے اولیاء پر فرض ہے۔

(۳) شوہروں اور اولیاء پر فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جن مسائل کی ضرورت عورتوں کو ہے اگر شوہروں اور اولیاء کو وہ معلوم ہیں تو انہیں سکھائیں...... معلوم نہیں تو ان کو مسائل سیکھنے کے لیے نکلنے کی اجازت دیں، ورنہ ایسی خواتین بغیر اجازت کے یہ علم حاصل کرنے چلی جائیں۔

(۴) بقول علامہ برکوی رحمہ اللہ تعالیٰ: یہ فرض علم اس زمانے (۹۸۱ھ) سے لوگوں نے ایسا چھوڑ دیا ہے کہ وہ گرد وغبار کی طرح متروک ہو چکا ہے۔

(۵) نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ نہ کوئی حیض ونفاس اور استحاضہ میں فرق پر قادر ہے...... نہ ہی دمِ صحیح، دمِ فاسد اور طہرِ صحیح، طہرِ فاسد میں تمیز کر سکتا ہے۔

(۶) مشہور اور نامور علماء بھی صرف متونِ مشہورہ کے دیکھنے پر قناعت و کفایت کیے ہوئے ہیں، جبکہ ان میں بہت سے مسائل نہیں ہیں اور جن کتب میں یہ مسائل ہیں ان کا یا تو وجود ہی کم ہے، یا دستیاب نہیں، یا قیمت اتنی زیادہ ہے کہ ہر کوئی خرید نہیں سکتا، اور جن کے پاس ہیں ان میں سے بھی اکثر مطالعہ کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۷) مسائل حیض ونفاس واستحاضہ نہایت کثرت سے پیش آتے رہتے ہیں۔

(۸) مسائل حیض ونفاس واستحاضہ مشکل ہیں۔

(۹) مسائل حیض و نفاس و استحاضہ اہم ترین مسائل میں سے ہیں، کیونکہ ان پر بے شمار احکام کا مدار ہے، جیسے طہارت، نماز، روزہ، اعتکاف، حج، قراءۃ قرآن، طلاق، عدت وغیرہ وغیرہ۔

(۱۰) مسائل حیض و نفاس و استحاضہ کا جاننا من جملہ واجبات اور فرائض میں سے نہایت اہم واجب اور فرض ہے کیونکہ کسی چیز کے علم کا مقام، عظمت اور مرتبہ اس کی جہالت پر مرتب ہونے والے ضرر سے معلوم ہوتا ہے اور حال یہ ہے کہ ان مسائل سے جہالت و ناواقفیت کا ضرر دوسرے مسائل سے جہالت و ناواقفیت کے ضرر سے بہت زیادہ ہے۔

(۱۱) جس کے دل میں احکام شرعیہ سیکھنے اور فرض عین علم حاصل کرنے کا جذبہ ہوگا وہ خوب شوق اور جذبہ کے ساتھ ان مسائل کو سیکھنے میں محنت کرے گا اور اس کی خاطر مشقت اٹھائے گا جبکہ سستی کرنے والوں کی سستی اور کم ہمتی کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ملخص از رسائل ابن عابدین ۱/۶۹، ط: سہیل اکیڈمی)

یاد داشت

مصنف کی چند دیگر کتابیں

- پانچ مسائل (متعلق بریلویت)
- غیر مقلدین کا اصلی چہرہ ان کی اپنی تحریرات کے آئینہ میں
- تراویح، فضائل، مسائل، تعدادرکعت
- حیلۂ اسقاط اور دُعا بعد نمازِ جنازہ
- اولاد اور والدین کے حقوق
- قربانی اور عیدین کے ضروری مسائل
- امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
- احکام حیض ونفاس واستحاضہ مع حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ
- درس ارشاد الصرف
- طلاق ثلاث
- منفرد اور مقتدی کی نماز اور قرآءۃ کا حکم
- خواتین کا اصلی زیور ستر اور پردہ ہے

ناشر جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی

فون: 021-2352200, 021-8440963 موبائل: 0333-2226051